تقاریر معراج ربانی سیریز

چار امام اور عقیدہ امام ابو حنیفہؒ

تقریر
مولانا سید معراج ربانی حفظہ اللہ
سعودی عرب

اعداد وترتیب
سمیع اللہ انعامی فیضی

ادارہ دعوۃ الاسلام
مئو ناتھ بھنجن، یوپی (انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

تقاریر معراج ربانی سیریز

چار امام
اور
عقیدۂ امام ابوحنیفہ رح

تقریر
مولانا سید معراج ربانی حفظہ اللہ
سعودی عرب

اعداد و ترتیب
سمیع اللہ انعامی فیضی

ادارہ دعوۃ الاسلام مئوناتھ بھنجن

نام کتاب: .... چار امام اور عقیدۂ امام ابوحنیفہؒ

تقریر: .... مولانا سید معراج ربانی

اعداد وترتیب: .... سمیع اللہ انعامی فیضی

سن اشاعت: .... جون ۲۰۰۸ء

تعداد اشاعت: .... ایک ہزار ایک سو

طابع وناشر: .... ادارہ دعوۃ اسلام، مئو ناتھ بھنجن

کمپوزنگ: .... جمال کمپیوٹر، ڈومن پورہ، مئو Mob. 9236733457

صفحات: 96

قیمت: .... =/48 روپئے

ملنے کے پتے

فہیم بک ڈپو

ریحان مارکیٹ ڈھوبیا املی روڈ، صدر چوک، مئو

مکتبہ ترجمان، اہل حدیث منزل جامع مسجد دہلی

الکتاب انٹرنیشنل مرادی روڈ بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر دہلی

چار مینار بک سینٹر، چار مینار مسجد شیواجی نگر، بنگلور

الاثر اسلامک بک سینٹر، پرانی حویلی حیدر آباد

مکتبہ معاذ، منڈی میر عالم پتھر گٹی روڈ، حیدر آباد

مکتبہ مسلم، جمعیت بلڈنگ بربرشاہ، سری نگر، کشمیر

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰه نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰه مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ:

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم.

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (آل عمران ۳:۱۰۲)

و قال تعالى

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا. (آل عمران ۳:۱۰۳)

و قال تعالى في مقام آخر

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا. (الاعراف ۷:۱۵۸)

وقال في مقام آخر.

إِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ. (الانبياء ۲۱:۹۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

تمام قسم کی حمد وثنا کبریائی و بڑائی لائق و زیبا ہے اس اللہ عزوجل کے لئے جس نے ہمیں

اور آپ کو پیدا فرمایا۔ اور بیش بہا درود وسلام نازل ہو اس ذات مقدسہ مبارکہ پر جو ساری کائنات کے لئے رشد وہدایت بنا کر کے بھیجے گئے۔

حضرات گرامی قدر معزز دوستو بزرگو اور بھائیو! آج بتاریخ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۴ جولائی ۲۰۰۰ء کو ''جدہ دعوت سنٹر'' میں جس موضوع پر گفتگو کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں وہ موضوع ہے چار امام۔ اللہ وحدہ لاشریک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کہنے اور سننے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امت محمدیہ ﷺ کو صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

حضرات! اللہ رب العزت کا بے حد شکر اور اس کا احسان ہے کہ اس اللہ وحدہ لاشریک نے ہمیں جہاں بہت ساری نعمتیں عطا فرمائی ہے۔ وہاں سب سے بڑی نعمت اللہ وحدہٗ لاشریک نے ہمیں اسلام کی شکل میں عطا فرمائی ہے۔

اسلام ایک بہت بڑی نعمت ہے، جسے اللہ وحدہ لاشریک نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اور پھر اس نعمت کی، اس دولت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اللہ وحدہ لاشریک نے خود قبول فرمائی ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک کا فرمان ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ.

ہم نے اس دین کو اتارا ہے، ہم نے اس ذکر کو اتارا ہے، اس شریعت کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اسی طرح اللہ وحدہ لاشریک کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے اس دین کو اپنے نبی کے ذریعہ کامل ومکمل فرمادیا ہے۔ رب کا ارشاد ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيناً

کہ اے لوگو! آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں دین اسلام سے راضی اور خوش ہو گیا یعنی میرا پسندیدہ دین اسلام ہے۔

اسی طرح اللہ وحدہٗ لاشریک کا ہمارے اوپر یہ بھی احسان ہے اور بڑا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں سب سے عظیم رہنما، سب سے عظیم قائد، سب سے بڑا امام عطا فرمایا

جو صرف کسی قبیلے کا نہیں

جو صرف کسی خاندان کا نہیں

جو صرف کسی ملک یا بستی کا نہیں

جو صرف کسی علاقے کا امام نہیں

بلکہ امام الثقلین امام العرب والعجم سید الانس والجن سید المرسلین ہے جس کی شان رب ذوالجلال نے قرآن کریم میں یوں ارشاد فرمایا:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

اے کائنات کے لوگو! اے دنیا کے لوگو!

چاہے تم کسی بھی ملک اور دیس سے تعلق رکھنے والے ہو۔

کسی بھی خاندان، کسی بھی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ہو۔

کسی بھی دھرم اور کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہو۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

میں تم سب کا رسول بنا کر کے بھیجا گیا ہوں اور میں تم سب کا پیغمبر ہوں، میں تم سب کا معلم ہوں، میں تم سب کا امام ہوں، میں تم سب کا بڑا ہوں۔

اللہ وحدہٗ لاشریک نے اسی وجہ سے اس نبی کی شان ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

مومنوں پر اللہ کا بڑا احسان اور اس کا کرم ہے کہ اس نے انھیں مومنوں میں سے ایک رسول بھیجا انھیں لوگوں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے اوپر رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے تلاوت کرتا ہے وَيُزَكِّيهِمْ اور انھیں شرک وکفر اور دنیا کی تمام قسم کی غلاظتوں اور گندگیوں

سے انھیں پاک وصاف کرتا ہے اور ان کو صاف اور ستھرا کرتا ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے بھلے وہ اس سے پہلے کھلی گمراہیوں میں تھے۔

تو اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے حبیب کی شان میں یہ آیتیں ارشاد فرمائیں۔ یہ اللہ وحدہٗ لاشریک کا فضل وکرم ہے اور اسی طرح یہ بھی اللہ وحدہٗ لاشریک کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک امت بنایا ہے اس نے ہمیں مختلف جماعتوں اور ٹولیوں میں نہیں بنایا، بلکہ ہمیں ایک امت کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

کہ اے کائنات کے لوگو تم ایک امت ہو، تم ایک گروہ ہو، تم ایک جماعت ہو۔

وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ.

اور میں تم سب کا رب ہوں اس لئے تم میری عبادت وبندگی کرو۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

اے لوگو تم ایک بہترین امت ہو تمہیں اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو بھلائیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا.

اور اے لوگو اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ بنو اور مختلف جماعتوں اور مختلف ٹکڑیوں میں نہ بٹو۔

اسی طرح یہ بھی اللہ وحدہ لاشریک کا احسان اور اس کا بڑا کرم ہے کہ اس نے ہماری ہدایت کے لئے، ہماری رہنمائی کے لئے، ایک کتاب قرآن کریم کی شکل میں نازل فرمائی، جس کی شان یہ ہے کہ

الم. ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ.

یہ وہ کتاب ہے جس میں شک اور شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ جو متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے سراپا ہدایت اور رہنمائی ہے۔

اسی طرح اللہ وحدہٗ لاشریک کا یہ بھی بہت بڑا احسان اور کرم ہمارے اوپر ہے کہ اس نے ایک قبلہ اور ایک کعبہ ہمیں عطا فرمایا ہے اس نے ایک مرکزِ وحدت ہمیں بخشا ہے اور ارشاد فرمایا:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

کہ اے دنیا کے لوگو! تم جس طرف بھی نکلو جس سمت بھی تمہارا رخ ہو، اللہ کی عبادت و بندگی، نماز کے لئے اگر کھڑے ہو تو اپنے رخ کو قبلہ کی طرف پھیر لو، حرمِ کعبہ کی طرف اپنے رخ کو اپنے چہروں کو پھیر لو۔ اللہ اکبر

مسلمانو! اللہ وحدہٗ لاشریک کی اس سے کہیں زیادہ نعمتیں ہمارے اوپر موجود ہیں یہ تو میں نے چند آپ کے سامنے بیان کی ہیں اللہ اکبر! ذرا غور کریں آپ، ذرا سوچیں آپ، اللہ کی اس عظیم نعمت پر ذرا غور کریں کہ وہ تن تنہا اکیلا اللہ ہے۔ وہ ایک ہے وہ بے مثال ہے اس نے اپنے بندوں کو بھی یکتائیت کا حکم دیا ہے اپنے بندوں کے اندر بھی یگانگت کا حکم دیا ہے جس طرح وہ اکیلا ہے تمام بندوں کو ایک شکل وصورت میں دیکھنے اور اکٹھا رہنے کی اس کی یہ حکمت تھی، اس نے ایک رسول بھیجا اس کی یہ حکمت تھی اسی لئے اس نے ایک قرآن دیا اس کی یہ حکمت تھی اسی لئے اس نے ایک قبلہ عطا فرمایا اس کی یہ حکمت تھی اسی لئے اس نے ہم سب کو ایک امت قرار دیا کیونکہ وہ اکیلا ہے اس لئے وہ ہمارے درمیان اتحاد چاہتا ہے کہ ہم بھی ٹکڑے ٹکڑے نہ رہیں بلکہ ہم سب اکٹھا رہیں صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً حکم دیا کہ اے لوگو! اللہ کا رنگ اختیار کرو اور بھلا بتاؤ اللہ کے رنگ سے بہتر اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے تو یہ اللہ کا رنگ ہے کہ وہ اکیلا ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ وہ بے عیب ہے، تو تم بھی اے لوگو اکٹھا رہو ایک بن کے رہو، اتحاد پیدا کرو، اللہ ایک ہے اس کا بنایا ہوا پسندیدہ قبلہ بھی ایک ہے، اس کی بھیجی ہوئی کتاب بھی ایک ہے، اس کا بھیجا ہوا رسول بھی بے مثال اپنی مثال ایک ہے۔ اس کا پسندیدہ دین بھی ایک ہے، اس کے اوپر ایمان لانا ہے تو مسلمان بھی ایک ہیں، مسلمانوں کو بھی ایک ہی رہنا ہے۔ إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ.

تو تم اے لوگو! ایک امت ہو اور میں تم سب کا رب ہوں اس لئے تم میری عبادت و بندگی

کرو۔ اللہ وحدہٗ لاشریک یہ نہیں چاہتا کہ تم ٹکڑے ٹکڑے بنو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم بکھر بکھر کر رہو بلکہ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ:

أَطِيعُواْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ.

کہ اے میرے بندو تم اللہ کی اطاعت کرو اس کے رسول کی اطاعت کرو و لا تنازعوا اور آپس میں جھگڑے نہ کرو، آپس میں اختلاف نہ کرو، آپس میں لڑائی نہ کرو، فَتَفْشَلُواْ کیوں لڑائی کرو گے، اختلاف کرو گے، تم کیا ہو جاؤ گے، تم فیل ہو جاؤ گے تم بکھر جاؤ گے، تم ناکام ہو جاؤ گے وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ تمہارا رعب، تمہارا دبدبہ، تمہاری سطوت اور تمہاری جلالت جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوگی تمہارے اتحاد کے پارہ پارہ ہونے سے، منتشر ہونے سے، تمہارے درمیان اختلاف ہونے سے، بکھر جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، یہی وہ بنیادی تعلیم تھی یہی وہ اساسی تعلیم تھی کہ پہلے زمانے کے مسلمان سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے اور محبت و یگانگت کی اور یکتانیت کی ایک عظیم الشان مثال بپا کی، یہی وہ فکر اور یہی وہ روح تھی جو محمد ﷺ نے ان درندہ صفت لوگوں کے دلوں کے اندر پھونک دی تھی، اور وہ قیصر و کسریٰ کے ملک کے مالک بن گئے تھے ان کے تاج ان کے قدموں میں آ گئے تھے اور وہ اطاعت رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار تھے۔ اللہ اکبر!

ان کے اندر محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت اس قدر موجزن تھی کہ نبی کریم ﷺ کے لعاب دہن کو لینے کے لئے وہ مقدس ہستیاں ٹوٹ پڑتی تھیں اور ان تھوکوں کو اپنے جسموں کے اوپر ملنا فخر اور تبرک سمجھتے تھے، نبی رحمت انھیں ہٹاتے تھے، لیکن وہ دوڑ کر اپنے جسموں کے اوپر مل لیا کرتے تھے۔

اور میرے عزیز دوستو! جب ہم ان کی سیرت و تاریخ پڑھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیسے لوگ تھے، جنھوں نے آپ کے پیچھے چلنا گوارہ کر لیا اور آپ کے پیچھے چلنے میں نہ انھوں نے جان کو جان سمجھا، نہ مال کو مال سمجھا، بلکہ جان و مال، عزت و آبرو، اولاد و پدر، اعزاء و اقارب سب کچھ آپ ﷺ پر قربان کر دیا اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنا باپ اور اپنا رشتہ دار اگر محمد ﷺ کا مخالف مل گیا اور میدان جہاد میں سامنے آ گیا اللہ اکبر۔ اس قدر ان کے اوپر محبت

رسولؐ غالب تھی کہ باپ کو باپ نہ سمجھا اور نہ اسے معاف کیا بلکہ میدان جہاد میں اس کے سر کو تن سے جدا کر دیا۔ عجیب لوگ تھے کہ سب کو چھوڑ کر، دنیا جہاں کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگ گئے تھے، انھیں سب کچھ گوارہ تھا مگر آپ کی فرمانبرداری ان سے چھوڑی نہ گئی، سخت سے سخت مصیبتیں جھیل رہے تھے۔ مہینوں بھوکوں رہتے تھے، کئی کئی دنوں تک ایک ایک کھجور پر ان کا گزارہ ہوتا تھا، پتے کھا کھا کر انھوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلایا۔ ارے ان سے پوچھو کہ بھوک کی شدت انسان کو کس قدر پاگل بنا دیتی ہے۔ میرے عزیز دوستو وہ صحابہ کا ایمان تھا کہ وہ ایسی حالت میں بھی ذرا بھی پریشان نہ ہوتے تھے۔ ایک صحابی آئے، اللہ کے رسول صحابۂ کرام کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، جب اس صحابی کی آپ سے گفتگو شروع ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے رُخ انور کو ان سے پھیر لیا اور فرمایا مسواک کر لیا کرو، تمہارے منھ سے بد بو آرہی ہے، تو وہ صحابی رو پڑے اور انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی میں مسواک کرتا ہوں، اور میں نے ایسی چیز بھی نہیں کھائی ہے کہ منھ سے بد بو آرہی ہو، اے اللہ کے نبی ﷺ میں کئی دنوں کا بھوکا ہوں بھوک کی وجہ سے یہ بد بو آرہی ہے، وہ عجیب وغریب لوگ تھے، جنھیں اللہ نے اپنے نبی کا ساتھی بنایا تھا اور آپ کی فرمانبرداری کے لئے انھیں چُن لیا تھا، وہ عجیب وغریب لوگ تھے کہ اپنے ذاتی آرام کو، اپنی منفعت کو، اپنے مفاد کو سب کچھ قربان کر دیتے تھے، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی صحبت نہیں چھوڑتے تھے، ان کے دل کی تمنا آخرت تھی، انھیں رب کی مرضی مطلوب تھی۔ جبھی تو اللہ نے ان کے لئے عرش سے آواز دی:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله ورضواناً.

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے جو صحابہ ہیں وہ آپس میں بہت ہی نرم ہیں آپس میں محبت سے گھل مل کے رہتے ہیں، لیکن کفار ومشرکین کے لئے بہت ہی سخت ہیں ان کی نشانیاں یہ ہیں کہ تراهم ركعاً سجداً وہ ہمیشہ رب کی بارگاہ میں رکوع اور سجدوں میں رہتے

ہیں یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا وہ اللہ کی رضا اور خوشنودی ڈھونڈ ھتے ہیں نہ جانے محمد رسول اللہ ﷺ نے ان درندہ صفت انسانوں کے اندر کیا روح پھونک دی تھی۔

وہ اتنا پتھر دل تھے کہ ننھی منھی بچیوں کو لے جا کر زمین کے اندر زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ ایک بار ایک صحابی آپ کے پاس آئے کہنے لگے اللہ کے نبی میرے پاس آٹھ لڑکیاں تھیں اور میں نے انھیں اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کیا ہے، اللہ کے نبی ﷺ رونے لگے ایک صحابی پہونچے کہنے لگے اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک ننھی منی بچی تھی وہ مجھ سے گھل مل گئی تھی وہ ہمیشہ میرے پاس رہا کرتی تھی وہ میری ایک آواز پر دوڑ کر آتی تھی، اے اللہ کے حبیب ایک دفعہ میری غیرت نے برداشت نہیں کیا میں نے اپنی بچی کو لیا اور صحراء کی طرف گیا اور ایک اندھے کنویں کے قریب پہونچا تو میں نے اپنی بچی کو اس کے اندر دھکہ دیدیا وہ بچی چیختی رہی ہائے ابا جان یہ کیسا ظلم آپ نے کر دیا لیکن اس کی چیخ پر بھی میرا دل نہیں پسیجا۔ یہ واقعہ صحابی رسول بیان کر رہے ہیں اور آنسو محمد اکرم ﷺ کے چہرۂ انور پر اس قدر بہے کہ داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ وہ اتنے وحشی تھے کہ اپنی عورتوں کو کرائے پر دیا کرتے تھے۔ وہ کون سی روح تھی جس نے ان وحشیوں کو دنیا کی سب سے عظیم ترین شائستہ اور مہذب قوم بنا دیا تھا۔ وہ روح تھی قرآن وحدیث کی، کتاب وسنت کی، وہ روح تھی رب کے پیغام کی اور محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اخلاق و کردار سے ان کو اس طرح مسخر کر دیا تھا کہ وہ دنیا کو چھوڑنا گوارا کرتے تھے لیکن نبی کی صحبت کو چھوڑنا گوارا نہیں کرتے تھے۔

وہ اس قدر اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پہن لی تو تمام صحابۂ کرام کے ہاتھوں میں دوسرے دن انگوٹھیاں نظر آنے لگیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کیوں انگوٹھیاں پہن لی ہے، کہنے لگے ہمیں کیا معلوم ہم نے آپ کو دیکھا ہم نے انگوٹھیاں پہن لیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انگوٹھی اتار کے پھینک دی دوسرے دن سارے صحابہ کی انگلیاں ننگی نظر آئیں، سبھوں نے نکال کر کے پھینک دی۔ نبی کو دیکھ رہے ہیں، اپنے عمل کو سنوار رہے ہیں نہ چوں نہ چرا نہ حیلہ نہ حجت، نہ اس لئے کہ، نہ اس لئے، نہ فلانے نہ ڈھکانے کچھ نہیں،

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں عین نماز کی حالت میں جبریل آئے اور کہا آپ کے جوتے میں گندگی لگی ہے جوتا نکال دیجئے نبی نے جوتے نکال دیئے، جب جوتے نکال دیئے تو جب صحابۂ کرام نے دیکھا کہ نبی نے جوتے نکال دیئے سارے لوگوں نے جوتے نکال دیئے، سلام پھیرا نبی نے پوچھا ہم نے جوتے نکالے جبریل نے آکے بتایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہے جوتے نکال دو میں نے جوتے نکالے تم نے کیوں نکالے؟ انھوں نے کہا ہمیں کیا معلوم ہم نے دیکھا کہ ہمارے نبی نے جوتے نکالے ہیں ہم نے بھی جوتے نکال دیئے، ہمیں کیا پتہ اس کا سبب کیا ہے، صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہؓ، مسجد نبوی میں اللہ کے نبی خطبہ دے رہے ہیں ایک شخص کو حکم دے رہے ہیں اجلس اے فلاں بیٹھ جاؤ، ان کے کان میں آواز پڑی جوتوں میں بیٹھ گئے دروازے پر بیٹھ، گئے نبی رحمت ﷺ کی نگاہ پڑی آپ ﷺ نے کہا ابو ہریرہ تم کیوں وہاں بیٹھ گئے، تم اندر آؤ ہم نے تم کو بیٹھنے کے لئے نہیں کہا تھا، حضرت ابو ہریرہ کہنے لگے اللہ کے نبی آپ کی آواز کان میں پڑی کہ بیٹھ جاؤ ہمیں کیا معلوم آپ کس کو حکم دے رہے ہیں میں فوراً بیٹھ گیا، میرے دل میں خیال آیا کہ ابو ہریرہ انھیں جوتوں میں بیٹھ جا کیونکہ نبی کا حکم ہے بیٹھ جا، اگر اگلا قدم اٹھے گا تو نبی کی مسجد کی طرف نہیں بلکہ جہنم کی طرف اٹھے گا، تمہیں کیا معلوم ہے کیسے وہ لوگ تھے، اتباع اور پیروی کے کن جذبوں سے وہ معمور تھے۔ ایک نہیں سیکڑوں مثالیں مل جائیں گی، میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ یہ طرز عمل تھا ان مقدس صحابہ کا، نبی کے ساتھیوں کا اور آپ کی وفات کے بعد بھی ان کا یہی طرز عمل رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں حضرت ابو سعید خدریؓ سلام کر رہے ہیں السّلام علیکم، السلام علیکم السلام علیکم کوئی جواب نہیں آیا ابو سعید خدری واپس ہو گئے عمر فاروقؓ سمجھ گئے کہ کوئی آیا ہے جواب نہیں پایا پلٹ کے جا رہا ہے، باہر نکلے، کہنے لگے ادھر آؤ کیا بات ہے اندر کیوں نہیں آئے ابو سعید کہنے لگے ہم نے اللہ کے نبی ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے اور وہ یہ کہ جس کے دروازے پہ جاؤ تین دفعہ سلام کرو، اگر اندر آنے کی اجازت ملے تو اندر چلے جاؤ ورنہ پلٹ جاؤ۔ کہنے لگے۔ اگر یہ اللہ کے نبی کا فرمان

ہے اور تو اس پر گواہ نہیں لایا تو عمر کے دُرّے تجھے پیٹ کر چپ کر دیں گے۔ جاؤ اس کی شہادت لاؤ، گئے صحابۂ کرام بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے عمر نے یہ بات کہی ہے ہمیں گواہی کی ضرورت ہے۔ ایک صحابی رسول غالباً محمد بن مسلم کہنے لگے ہم نے بھی نبی کی زبان سے نبی کی باتوں کو اپنے کانوں سے سنا ہے چلو ہم عمر کو بتلائے دیتے ہیں، عمر کے پاس آئے گواہی دی کہنے لگے بھائی معاف کرنا مجھے علم نہیں تھا یہ بات وہیں پہ ختم ہوگئی۔ نبی کا فرمان آ جاتا نبی کی بات آ جاتی تو اپنی رائیں اپنی باتیں سب کچھ واپس لے لیتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت ۱۱ھ سے لے کر ۱۳ھ تک رہی دو برس تین ماہ نو دن کی مدت خلافت رہی حضرت عمرؓ کی مدت خلافت ۱۳ھ سے لے کر ۲۳ھ تک رہی مدت خلافت دس سال پانچ ماہ چار دن تھی اور اسی طرح سے عثمان ذی النورینؓ کی خلافت ۲۳ھ سے لے کر ۳۵ھ تک رہی مدت خلافت بارہ برس تھی، حضرت علیؓ کی خلافت ۳۵ھ سے لے کر ۴۰ھ تک تھی مدت خلافت چار برس نو ماہ تھی یعنی کل مجموعی دور خلافت ۲۹ رسال پانچ مہینے تیرہ دن کی تھی، ان کے دور خلافت میں مکمل طور پر قرآن وسنت کا غلبہ تھا اور صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کے فرمودات کو سنتے اور اس کے اوپر عمل کرتے تھے۔ خلفاء راشدین کے بعد دوسرے صحابہ کا دور آتا ہے یعنی ۴۰ھ سے لے کر ۱۰۰ھ تک یعنی مکمل ساٹھ سال تک صحابہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس ساٹھ سال کے زمانے میں سب سے آخری صحابہ حضرت سعد بن سھلؓ جو مدینے کے اندر ۸۸ھ یا ۱۰۰ھ کے اندر وفات پاتے ہیں۔ اسی طرح بصرہ اور کوفہ کے اندر سب سے آخری صحابی حضرت انس بن مالکؓ، جن کی سن وفات تقریباً ۹۰ھ ۹۳ یا ۱۰۳ سال کی عمر پا کر وفات پاتے ہیں، اور مکہ کے سب سے آخری صحابی ابوطفیل عامر ابن واثلہ، جو ۱۰۰ھ یا ۱۱۰ھ کے اندر وفات پاتے ہیں، غرض زیادہ سے زیادہ ۱۱۰ھ تک آخری صحابہ موجود تھے، ان زمانوں میں صحابہ کرام کا عمل یہ تھا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمودات پر عمل کیا کرتے تھے۔ سب کے اعمال ایک تھے، سب کے عقائد ایک تھے اور پھر کبھی صحابہ میں جزوی اختلاف پیدا ہوا مگر جب حدیث رسول پہونچی تو سب صحابہ نے اپنی رایوں سے دستبردار ہو کر اس حدیث پر عمل کیا جو ان تک پہونچی تھی۔ کوئی فرقہ یا کوئی جماعت کوئی تنظیم

یا کوئی تحریک نہ تھی بلکہ وہ سب مسلمان تھے۔ اور سب احادیث رسول پر عمل پیرا تھے۔ البتہ جب حضرت عثمان غنیؓ کا دور آیا تو اس دور عثمانی کے اندر فتنوں کا دروازہ کھلا، عبداللہ بن سبا نامی ایک شخص پیدا ہوا جو یہودی تھا وہ مسلمانوں کو خراب کرنے کے لئے، ان کے ایمان وعقائد کو بگاڑنے کے لئے اس ابن السوداء نے، اس بہروپئے نے ایمان واسلام قبول کیا اور اسی نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے امت کے اندر فتنہ پیدا کیا اور کہا حضرت عیسیٰ جن کو تم اپنا نبی مانتے ہو جن کا تم کلمہ پڑھتے ہو، وہ تو زندہ ہیں اور تمہارے نبی مر گئے، یاد رکھو وہ بھی نہیں مرے ہیں جب عیسیٰ آئیں گے تو تمہارے نبی بھی آئیں گے کیونکہ وہ تو سب سے افضل ہیں۔

حضرت علیؓ کے تعلق سے اس نے بدعقیدگی پھیلانا شروع کی کہ دیکھو ہر نبی کا کوئی نہ کوئی وصی ہوتا ہے اور حضرت علیؓ پیارے نبی ﷺ کے وصی ہیں، اس لئے خلافت کا حق انھیں کو زیادہ تھا۔ یہ ابوبکر وعمر نے عثمان نے ناحق طور پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس طرح کے فتنے کوفہ، بصرہ اور شام کے اندر پھیلانا شروع کیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عثمانؓ کے سینے پر چڑھ کر کے مدینے کے اندر ان کو ذبح کر دیا گیا، انھیں شہید کر دیا گیا اور اس کے بعد بلوائیوں کے فتنوں کا وہ دور شروع ہوا جس نے اسلام کے دلفریب چہرہ کو داغدار بنا دیا اور وہیں سے رافضی شیعوں کے عقیدے شروع ہوئے پھر قرآن وسنت سے جو پہلا فرقہ دور ہوا وہ رافضی ہے پھر اس کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان حضرت عثمان غنی کے قصاص کو لے کر لڑائی ہوئی اور پھر حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان صلح ومصالحت ہوئی اس مصالحت کے بعد حضرت علی کی پارٹی میں ایک جماعت نکلی اور اس نے کہا کہ جو لوگ بھی اس مصالحت کے اندر شریک ہیں علی ہوں یا معاویہ صحابہ ہوں یا تابعین یا جو بھی مجاہدین ہیں یہ سارے کے سارے کافر ہیں، نعوذباللہ کیوں اس لئے کہ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ حکم صرف اللہ کا چلے گا، حاکمیت اللہ کی ہے۔ اور انھوں نے آپس میں ایک دوسرے کو حاکم بنا کرکے صلح ومصالحت کی ہے یہاں سے خارجی پیدا ہوئے جن کے بارے میں نبی رحمت نے پہلے ہی پیشین گوئی فرمائی تھی کہ

لئن وَجَدتُّهم لاقتلنهم قتل عادٍ

یہ وہ لوگ ہوں گے کہ نمازیں پڑھیں گے، اے میرے صحابہ جب تم ان کی نمازوں کو دیکھو گے تو اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے ان کے تقویٰ وطہارت کو دیکھو گے، ان کے قرآن کو دیکھو گے تو تم اپنے آپ کو حقیر سمجھو گے لیکن یہ ایسے لوگ ہوں گے کہ

یمرقون من الإسلام کما یمرق السھم من الرمَّیة.

اسلام سے یہ ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے،

اگر میں ان کو اپنے زمانے میں پا گیا **لاقتلنهم قتل عادٍ** تو میں اس جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا قوم عاد کی طرح ان سے جہاد کروں گا وہ قرآن پڑھنے والے، نماز پڑھنے والے لوگ ہوں گے لیکن وہ اسلام سے بالکل نکل گئے ہوں گے یہی خارجی پارٹی تھی جس سے حضرت علی ابن طالب نے جہاد کیا تھا اور ان کو مقام نہروان کے اندر قتل کیا تھا، سمجھانے بجھانے کے بعد اس طرح سے یہ دوسری پارٹی خارجیوں کی نکلی پھر عبدالملک بن مروان کی خلافت آئی پھر اس کے اندر بگاڑ ہوا تو شیعوں رافضیوں کے ذریعے اب تقدیر کا انکار ہونے لگا، ایک فرقہ نکلا جہمیہ، معبد ابن خالد جہمی پیدا ہوا۔ قدریہ نے تقدیر کا انکار کیا اور کہا تقدیر وقدر کوئی چیز نہیں ہے۔

۸۰ھ کے اندر حجاج بن عبدالملک نے اسے سولی دی مگر تب تک ان کا عقیدہ پوری دنیا کے اندر پھیل چکا تھا، ۱۰۰ھ کے آخر میں چلتے چلتے مسلمانوں کے اندر ایک فرقہ جہمیہ وجود میں آیا۔ ایک آدمی جہم بن صفوان پیدا ہوا جس نے صفات اللہ کا انکار کیا اور اس نے کہا موسیٰ سے اللہ نے کوئی گفتگو نہیں کی ہے مکمل صفات کا اس نے انکار کیا تو اس دور کے امیر المومنین نے عید الاضحیٰ کے دن اس کو گرفتار کروایا اور اپنے منبر کے کھمبے سے اس کو باندھا اور اعلان کیا کہ اے لوگو جاؤ تم اللہ کی راہ میں قربانیاں کرو اللہ تمہاری قربانیوں کو قبول کرے آج میں جہم بن صفوان کو ذبح کروں گا، اس کو قربان کروں گا، اس لئے کہ یہ کہتا ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے گفتگو نہیں کی اللہ کی صفات کا انکار کرتا ہے، چنانچہ امیر المومنین نے اسی منبر کے پاس اپنی تلوار سے اس کو ذبح کر دیا۔

اس کے بعد جناب عالی انٹوٹ وان گنت فرقے پیدا ہوئے۔ قدریہ، مرجیہ، معتزلہ،

اشعریہ کی بھرمار ہوگئی اورامت واحدہ ٹوٹتی رہی بکھرتی رہی، بدعقیدگیوں کے جھگڑے چلتے رہے امت کے درمیان نہ جانے کیا کیا کیسے کیسے فرقے پیدا ہوتے رہے لیکن قرآن وسنت کے عاملین قرآن وسنت کا جھنڈا اپنے ہاتھوں میں لئے ان تمام طوفانوں کے سامنے ڈٹ کران کا مقابلہ کرتے رہے۔ پھر اس کے بعد کوفہ کے اندر اہل الرائے کا مدرسہ قائم ہوا اور انھوں نے کتاب وسنت کو خلط ملط کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کی ذمے داری لی ہے اس لئے اپنے دین کو لوگوں تک پہونچانے کے لئے ہر دور کے اندر ائمہ، محدثین اور علماء دین کو اللہ نے پیدا فرمایا اور اللہ کے فضل وکرم سے ہزاروں کی تعداد میں امت محمدیہ کے اندر ائمہ پیدا ہوئے اور ہر میدان میں الحمدللہ انھوں نے دین کی خدمت کی، اتنے ائمہ پیدا ہوئے کہ اللہ اکبر اگر ان کی میں فہرست بیان کروں تو بہت کافی وقت چاہئے، اور وہ لوگ جنھوں نے دین کی خدمت کی اور بے نام ہوکر مر گئے ان کی فہرست الگ رہی، آج بھی بہت سے ائمہ ہیں جو دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اے دنیا کے مسلمانو! اللہ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے جتنے بھی خادموں کو پیدا کیا جتنے بھی امام اور علماء کو پیدا کیا ان سب کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھتے ہوئے تم ان کی باتوں کو قبول کرو جن کی باتیں تمہیں مدینے والے سے ملانے والی ہوں، جو نبی کی سنتوں کو تم تک پہونچانے والی ہوں تو تم ان سب کی باتوں کو لے لو، قبول کرلو اور جن کی باتیں تمہیں نبی تک نہ پہونچانے والی ہوں وہ کوئی بھی ہو ان کی باتوں کو ان کے اوپر ٹال دو ان کے اوپر چھوڑ دو، تعصب اگر کرنا ہے تو اس مدنی تاجدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو ساری کائنات کا امام بن کرکے آیا ہے اس ایک نام سے تعصب کرو، جس امام کے پیچھے چلنے پر تمہاری نجات موقوف ہے تم جنت میں جاسکتے ہو جس کے اوپر قرآن شاہد ہے۔ جس امام کی پیروی سے تم اللہ کی رضا اور خوشنودی پاسکتے ہو اس کے پیچھے چلو اس کی ضمانت اللہ نے لی ہے تعصب اگر کرنا ہے تو رسول کی احادیث سے کرو اور کسی امتی کے قول سے تم کو کچھ نہیں مل سکتا ہے قرآن وسنت کو لازم پکڑو مگر ہائے افسوس شیطان کامیاب ہوا، معاملہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ سب کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلنا چاہئے تھا مگر معاملہ الٹا نظر آیا

آج بھی دنیا کا عجیب وغریب حال ہے، بالخصوص ہمارے ملکوں کے اندر چاہے وہ ہندوستان ہو یا پاکستان ہو یا بنگلہ دیش ہو، وہ مولوی ہو چاہے وہ شیخ الحدیث ہو، پیر ہو کہ سجادہ نشین ہو سب چلا رہے ہیں مگر انھیں نماز کا طریقہ نہیں معلوم، انھیں طہارت کا طریقہ نہیں معلوم، شریعت میں کیا حلال ہے اور کیا حرام ہے، اسے پتہ نہیں ہے عقیدے میں شرک کیا ہے، بدعت کیا ہے، اس کے ملاؤں نے انھیں نہیں بتلایا۔

ہاں اسے یہ ضرور معلوم ہے کہ چارامام برحق ہیں، چار مصلی برحق ہے، لیکن اس کی حقیقت کیا ہے اس کی کیفیت کیا ہے، ان بے چارے عوام کو نہیں بتلایا گیا، میں سوچنے لگا کون ہے چار امام برحق، کہنے لگے حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ہم نے کہا استغفر اللہ، امام ابوحنیفہ سے پہلے حضرت امام مالک، حضرت امام مالک سے بھی پہلے حضرت امام شافعی اور امام شافعی سے بھی پہلے امام احمد بن حنبل اور امام احمد بن حنبل سے بھی پہلے مدینے کے اندر فقہاء مکہ یا امام تسعہ موجود تھے ان کے وجود سے پہلے ان کا وجود تھا انھیں کیوں نہیں مانا گیا، ایک سے بڑھ کر ایک فقیہ تھے اور پھر یہی چار امام تو امت کے اندر نہیں ہیں بلکہ امت کے اندر سیکڑوں امام ہوئے ہیں

کیا امام بخاری امام نہیں؟

کیا امام مسلم امام نہیں؟

کیا امام ترمذی امام نہیں؟

کیا امام نسائی امام نہیں؟

کیا امام ابوداؤد امام نہیں؟

کیا امام ابن ماجہ، امام نخعی، امام علی بن مدینی امام نہیں؟

کیا امام حاکم امام نہیں؟

بے شمار امام ہوئے ہیں جنھوں نے دین اسلام کی خدمت کی ہے۔ کسی نے اینٹ رکھی کسی نے بنیاد بنائی۔ کسی نے گارے بنائے۔ کسی نے قلعی کی، کسی نے کچھ کیا کسی نے کچھ کیا،

سب نے خدمت کی، لیکن برحق صرف چار ہی امام ہیں۔ یہ عجیب وغریب فیصلہ ہے یہ میری سمجھ ہی میں نہیں آیا میں نے کہا کہ جب چاروں امام برحق تو اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی سب ناحق، اگر چار ہی امام برحق تو سارے ائمہ جو ان کے بعد تھے یہ تمام کے تمام سب ناحق ہے کہ نہیں

امام بخاری ناحق امام مسلم ناحق سارے ناحق یہی چار برحق

میں نے کہا ٹھیک ہے جاؤ ہم مان لیتے ہیں کہ اگر یہی چار امام حق پر ہیں تو میرے عزیزو میں مانتا ہوں

حضرت امام ابوحنیفہ برحق

حضرت امام شافعی بھی برحق

حضرت امام مالک بھی برحق

حضرت امام احمد بن حنبل بھی برحق

اور ہمارا تو عقیدہ یہی نہیں کہ چار برحق بلکہ ہمارے عقیدے کے مطابق جنھوں نے بھی سنت رسول ﷺ اور اللہ کے قرآن کی خدمت کی ہے سارے بے چارے حق پر تھے، جتنے بھی مجتہدین تھے سارے حق پر تھے سب حق پر تھے لیکن ان کے حق پر ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ آنجناب بھی حق پر ہوں، بات سمجھ میں نہیں آئی۔

اگر یہ چاروں حق پر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر اس میں یہ لازم کہاں آتا ہے کہ آنجناب جو ان کی طرف نسبتیں کررہے ہیں آپ بھی حق پر ہوں، یہ کہاں لازم آتا ہے۔ اگر کہتے ہو بیشک لازم آتا ہے کہ جب ہم ان کو مانتے ہیں تو ہم بھی یقیناً حق پر ہیں تو میں کہوں گا کہ عیسائی بھی حق پر، کیوں؟ اس لئے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں اور جناب عالی عیسائی تو اپنے نبی کے نام کی طرف نسبت کرکے اپنے کو عیسائی کہتے ہیں تم نے تو اپنے نبی کا نام بھی لینا گوارا نہ کیا، اپنے نبی کے نام کی طرف بھی نسبت نہ کی بلکہ کسی امتی کی طرف نسبت کرلی، تو تم سچے یا عیسائی سچا۔ ہے کہ نہیں۔ ارے تم نے اپنے کو حنبلی کہا، شافعی کہا، مالکی کہا، فلاں کہا فلاں کہا تم نے

اپنے آپ کو محمدی نہیں کہا، تم نے تو اپنے نبی کے نام کی طرف اپنی نسبت بھی نہ کی بلکہ امتیوں کی طرف اپنی نسبت کی اور اگر نسبتوں کی وجہ سے تم حق پر ہو تو پھر تو مجھے کہنے دو پھر رافضی شیعہ بھی حق پر ہیں کیوں؟ رافضی شیعہ بھی اپنے اپنے اماموں کی طرف نسبت کرتے ہیں، بھئی جعفری فقہ پانچویں فقہ ہے کہ نہیں؟ اگر فقہ ابوحنیفہ حق پر، فقہ شافعی حق پر، فقہ مالکی حق پر تو فقہ جعفری کیوں نہیں حق پر۔ امام صادق بھی امام تھے بھائی، جعفر بھی حق پر تھے، ان کو کیوں آپ نے چھانٹ دیا وہ تو حضرت حسین کے نام پر حضرت علی کی محبت کے دعوے کرتے ہیں، اپنے سینے پیٹتے ہیں سب کچھ کرتے ہیں وہ اپنی نسبت حضرت علی کی طرف، وہ بھی صحابی کی طرف کرتے ہیں تو مجھے بتاؤ کہ حضرت علیؓ ہمارا اور تمہارا، جتنے یہ اپنے آپ کو حنفی شافعی کہنے والے ہیں میں سب سے مخاطب ہوں مجھے بتاؤ کہ جب حضرت علی جنت میں جائیں گے تو کیا یہ شیعہ، رافضی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے؟ ہمارا تو عقیدہ ہے کہ ہرگز نہیں جائیں گے۔ کہ جائیں گے...... ہاں نہیں جائیں گے اگر حضرت عیسیٰ جنت میں جائیں گے تو ان کے نام کی طرف نسبت کرنے والے عیسائی بھی جنت میں جائیں گے؟ ہرگز نہیں جائیں گے وہ اپنے آپ کو عیسائی ہی نہیں اپنے آپ کو ان کے نام پر قربان کرلیں پھر بھی جنت میں نہیں جائیں گے اور تو اور ہمارے اس دور کا جو بڑا فتنہ پرور مانا جاتا ہے وہ مرزائی مانا جاتا ہے، کیوں کہ بہت سارے اس کے عقیدے پر ہیں لیکن انھیں مانا نہیں جاتا ہے اس لئے وہ چور چھپے ہوئے ہیں، میں ان سب کو چور سمجھتا ہوں۔ ان سب چوروں نے ایک چور بتادیا کہ یہ چور ہے باقی سب چھپ چھپا کے بیٹھے ہیں۔ ایک بڑھیا کا واقعہ ہے کہ اس کے گھر میں چور پہونچے شور ہوا تو سارے چور ادھر ادھر کونوں میں بکھر گئے ایک اوپر جاکے لکڑی کے ڈھابے پہ بیٹھ گیا جب گاؤں والے محلے والے آئے اور انھوں نے کہا کہ اماں جی کیا ہوا کہنے لگی بیٹا اوپر والا جانے۔ کہا اماں کیا چوری ہوا، کہا بیٹا اوپر والا جانے، کہا اماں کیا ہوا، کہا بیٹا اوپر والا جانے، اوپر والا سن سن کے تنگ آگیا نیچے کود پڑا، کہا سب اوپر والا ہی جانے وہ نہ جانے جو کونے میں بیٹھا ہے، وہ نہ جانے جو تیری چارپائی کے نیچے چھپا ہوا ہے، وہ نہ جانے جو اُدھر بیٹھا ہوا ہے۔ سب اوپر والا جانے، اوپر والا

جانے ،سب میرے سر پر رکھ دیا۔تو بات ایسی ہی ہے سارے چور ہیں اوران چوروں نے ایک کو چور ثابت کر کے کہا کہ یہ کافر،تو یہ مرزا غلام احمد قادیانی کافراوراپنے آپ کو عالمِ انٹرنیٹ میں دیکھو یا کتابیں کھول کے دیکھو۔

اپنے آپ کو مرزائی نہیں یہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں کیا کہتے ہیں نبی کی طرف اپنی نسبت کی ہے احمدی ،کافر ہوکر کے اپنی نسبت احمدی کرتے ہیں اورتو مسلمان ہوکر نبی کا کلمہ پڑھ کر اپنی نسبت محمدی نہ کر سکےتو حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی ،قادری ،چشتی ،سہروردی کے چکروں میں پڑا رہے،کہاں گئی تمہاری غیرت ،میں نے کہا نا کہ اگرنسبتوں کی وجہ سے لوگ جنت میں جاتے تو احمدی جنھوں نے نبی کی طرف اپنی نسبت کی ہے وہ بھی جنت میں جاتے ،عیسائی بھی جنت میں جاتے حضرت حسن اور حضرت حسین جب جنت میں جائیں گےتو ان کے نام لیوا تعزیئے بنانے والے بھی جنت میں جائیں گے؟

تو میرے عزیزو!میں نے کہا کہ اگر چار برحق ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ جو ان کے دم چھلے ہیں وہ بھی برحق ۔معاف کرنا کہ ان کی نام کی نسبتیں کرنے والے بھی برحق ہیں ہرگز نہیں ،میرے عزیز میرے دوست ہم آگے بڑھتے ہیں ۔اللہ سے ڈرواور آؤ میں بتلاؤں یہ کتنا عظیم فتنہ ہے۔

ہمارے ملکوں میں چارامام کے تعلق سے لوگوں کے ذہن ودماغ کے اندر ہوا کھڑا کیا گیا ہے اور ایک قسم کا تصور قائم کردیا گیا ہے کہ جو ان کے دائروں سے نکلے وہ کافراور جو ان کے دائروں میں رہے وہی مومن ،وہی سب سے بڑا مسلمان ،میں نے کہا میاں تم تو ایک تھالی میں بیٹھ کر کے کھانا نہیں کھاتے ہو ہم حنفی بھی بن جائیں تب بھی ہمارے لئے مصیبت اور مشکل ہے اور تم ہمیں اپنی تھالیوں میں نہیں بٹھاؤ گے،ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام اہل السنۃ ہیں،ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ جوان کی خطائیں ہیں اللہ انھیں معاف کرے گا اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے ان کی خطاؤں کو معاف فرمائے وہ جب جنت میں جائیں گےتو (میں حنفی حضرات سے ہمارے ہندوستان ،پاکستان کے علماء،بے

چارے عوام کی بات میں نہیں کر رہا ہوں عوام تو بھولے ہیں ان کو تو پتہ ہی نہیں ہے یہ مولوی اس امت کے بُرے علماء جنھوں نے ان کو گمراہ کیا ہے) ذرا ہمیں بتاؤ حنفیوں کو جنت میں لے کے جائیں گے؟ اگر آپ کہتے ہیں ہاں جی! ہر امام کے ساتھ ساتھ ان کی امت بلائی جائے گی تو میں کہوں گا کہ ٹھیک ہے اپنے اپنے امام کے پیچھے لگو گے تو پھر پہلے دنیا ہی میں فیصلہ کرلو، تم ایک امام کے ماننے والے ضرور ہو لیکن تم آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہو، مرزائی بھی حنفی ہے، وہ بھی کافر، بریلوی بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں، دیوبندی کے نزدیک وہ کافر اور دیوبندی بھی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں، بریلویوں کے نزدیک وہ کافر تو ۷۰% نہیں بلکہ احمد رضا خان نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر ان کے کفر میں کوئی شک کرے وہ بھی کافر تو بتاؤ امام صاحب کس کو لے کے جنت میں جائیں گے، میں کہتا ہوں دونوں کو دھکے دے کے خود نکل جائیں گے۔ اور نہ تم جنت میں جاؤ گے نہ وہ جنت میں جائیں گے کیونکہ دونوں ایک ہی طرف کے ہو اللہ سے توبہ کرو۔ بہر حال میں آگے بڑھتا ہوں

اور آؤ میں تمہیں بتاؤں تقدیرِ امم کیا ہے ہم نے نبی کا ذکر کیا نبی کے صحابہ کا ذکر کیا، ان کے بعد تابعین کے دور کا ذکر کیا اب سلسلہ ہم ائمہ تک پہونچاتے ہیں اس دور کا ذکر کرتے ہیں جس دور کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا:

خیر القُرونِ قرنی ثُمَّ الذین یُلونهم ثم الذین یلونهم

سب سے بہترین زمانہ میرا ہے اس کے بعد وہ زمانہ جو اس سے ملا ہوا ہے پھر اس کے بعد وہ زمانہ جو اس سے ملا ہوا ہے۔

تین زمانوں کی خوشخبری سب سے افضل دور کی ہی ہے اور آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کس سن کے اندر پیدا ہوتے ہیں ان کا نام کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کا نام نعمان بن ثابت ہے اور ان کی ولادت ۸۰ھ کے اندر ہوتی ہے اور سن وفات ۱۵۰ھ ہے ستر برس کی عمر انھوں نے پائی ہے اور کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان کی لکھی ہوئی تاریخ کے اندر کوئی کتاب نہیں ہے جسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے لکھی ہو، اس کے

بعد دور آتا حضرت امام مالک کا ان کا نام مالک ابن انس ہے سنِ پیدائش ۹۳ھ ہے اور آپ کی وفات ۱۷۹ھ کے اندر ہوئی آپ نے ۸۶ برس کی عمر پائی ہے، آپ امام دارُالہجرۃ کہلاتے ہیں، مدینہ کے امام کہلاتے ہیں، آپ کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب موطا امام مالک ہے جو صحیح بخاری کے مقام پر ہے یعنی صحیح کتابوں میں سب سے پہلے دنیا کے اندر جو تصنیف ہوئی وہ موطا امام مالک ہے۔ جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی، جس کو اس دور کے بادشاہ نے ان سے درخواست کی تھی کہ آپ اس کتاب کو دے دیں میں اسے مسلمانوں کا ایک قانون بنادوں گا۔ حضرت امام مالک نے فرمایا نہیں اللہ کے نبی کے صحابہ دنیا کے اندر پھیل چکے ہیں اور اس میں میری رائیں بھی ہیں اس میں صرف نبی کی باتیں ہی نہیں بلکہ میری رائیں بھی ہیں، اگر یہ رائیں غلط ہوئیں تو اللہ کے سامنے امام مالک کیا جواب دے گا۔ اس لئے میں اس کتاب کو دنیا کا قانون، حکومت کا قانون، عدالت کا قانون بننے نہیں دوں گا۔ نبی کی احادیث سے دنیا کو آباد رہنے دو، اللہ کے نبی کی حدیثوں پہ عمل کرو۔ اللہ اکبر، اس کے بعد دور آتا ہے امام شافعی کا وہ حضرت امام مالک کے خاص شاگرد تھے، وہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے یعنی امام ابوحنیفہ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے سال امام شافعی پیدا ہوئے ہیں اور ۲۰۴ھ کے اندر ۵۴ برس کی عمر میں مصر میں وفات پاتے ہیں اور آپ کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی مُسند الامام شافعی موجود ہے، یہ کتاب اور اسی طرح سے حضرت امام احمد بن حنبل جنھیں امام اہل السنۃ کہا جاتا ہے جو ۱۶۴ھ میں دمشق کے اندر پیدا ہوئے، وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی مسند احمد ان کی بڑی معرکۃ الآراء کتاب ہے، یہ ۷۷ برس کی عمر پا کر وفات پا گئے۔

میرے عزیز دوستو! یہ ائمہ کرام ہیں جو نبی کی پیدائش سے لے کر ڈھائی سو برس کی مدت کے اندر تمام کے تمام پیدا بھی ہو رہے ہیں لکھ بھی رہے ہیں اور اس دنیا سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں انھوں نے کیا بیان دیا ہے یہ میں ابھی بتاتا ہوں یہاں پر سوال یہ ہے کہ کس نے یہ کہا کہ حق ان چار اماموں کے اندر منحصر ہے۔ بات سمجھیں ذرا یہ چار ائمہ انھوں نے ایک دوسرے کا بہت کم دور پایا ہے، حضرت امام ابوحنیفہ نے امام مالک کا دور ایک دفعہ، بس وہ بھی

چلے گئے صرف ملاقات ثابت ہے، حضرت امام شافعی کو امام ابوحنیفہ کا دور نہیں ملا، امام احمد بن حنبل کو امام ابوحنیفہ کا دور نہیں ملا، یعنی کہیں کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا کہ یہ چاروں ایک ٹیبل پر جمع ہوئے ہوں بلکہ کوئی مر رہا ہے تو کوئی پیدا ہو رہا ہے، حالات اپنے ذہن میں رکھو۔ یہ پچویشن ہے ائمہ کی۔

ایک صاحب کہنے لگے کہ جب حضرت ابوحنیفہ پیدا ہوئے تو ان کے باپ ثابت اپنے بیٹے کو لے کر حضرت علی کے پاس پہونچے اوران سے برکت کی دعا کروائی اور حضرت علی نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا، میں نے کہا یار حیرت کی بات ہے، امام ابوحنیفہ کب پیدا ہوئے پھر ہم نے کہا امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت علی ۴۰ھ کے اندر وفات پا چکے ہیں۔ چالیس برس کے بعد کیا زندہ تھے یا قبر کے اندر سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے کے لئے آ گئے۔ ارے ایک سال کی بات ہو تو چلو کھینچ تان کر صحیح کر لیں، کہنے لگے تم لوگ کیا جانو تم لوگ جھگڑا کرتے ہو ہم نے کہا حق بتاؤ تو جھگڑے کی بات ہے۔ تم جھگڑا کرو، تم انتشار کرو، تم گالیاں بکو، تمہارا وجود خود فتنہ، تمہارا وجود خود اس دنیا کے اندر فرقہ واریت کی دلیل، خود انتشار کی علامت تم ہو، ہم نے کہا عقل کی بات کرو، حضرت علی مر چکے تھے ۴۰ھ میں اور چالیس برس کے بعد ابوحنیفہ پیدا ہوئے تو کہاں سے ان کے باپ حضرت علی کے پاس لے کے گئے، گپ بھی چھوڑو تو ذرا سوچ سمجھ کر، کہنے لگے چلو یار چھوڑو یہ بات بتاؤ کہ کس نے کہا کہ حق انھیں چاروں کے اندر موجود ہے اس لئے ان میں سے کسی ایک کی اتباع کرو یہ بات کس نے کہی یہ بات ذرا آپ لوگ بھی سوچیں یہ بڑی اہم بات ہے، یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ چاروں امام برحق ہیں، تو ایک کی اتباع کرنا واجب ہے، یہ بات کوئی مائی کا لال نہیں بتا سکتا ہے، میں بتا رہا ہوں آپ کو کہ یہ کس نے کہی ہے کہ ایک امام کی اتباع واجب ہے علماء نے کہا ہے، فقہاء نے فرمایا ہے، ارے فقہاء کے کوئی نام و دھرم ہیں اگر آپ سے کوئی کہے کہ آپ کا بیٹا آپ کے ملک میں مر گیا آپ کہیں گے کہ بھئی کس نے کہا، اہل جدہ کہہ رہے ہیں ارے بھئی یہ کوئی بات ہے آپ یہ سن کر رونے لگو گے کہ میرا بیٹا مر گیا، آپ جاؤ گے، گھر پہ فون کرو گے، پوچھو گے، کس نے کہا اگر

وہاں سے اطلاع صحیح ملی تو ٹھیک نہیں ملی تو جھوٹ ہے، ایسے ہی آؤ پوچھیں یہ کس نے کہا اللہ نے کہا نبی نے کہا۔ ہمارے یہاں مفتی لوگ اپنی کتابوں کے اندر لکھتے ہیں کہ اللہ کا بڑا کرم ہوا کہ اللہ نے دین کو اس امت کے چاروں اماموں پر جمع کیا، ہم نے کہا کہنا بڑا آسان ہے ہم نے کہا کچی گولیاں نہ کھیلو بیٹا یہ کہہ کر تو تم عوام کو پاگل کر سکتے ہو لیکن جب علمی میدان میں آؤ گے تو وہاں تمہارے چھکّے چھڑا دئے جائیں گے

کیا اللہ وحدہ لاشریک نے فرمایا ہے؟

قرآن کریم کے اندر موجود ہے؟

جاؤ دنیا بھر کو چیلنج ہے ـــــ نہیں موجود ہے۔

کیا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟

جاؤ دنیا بھر کو چیلنج ہے ـــــ نہیں موجود ہے۔

کیا حضرت ابوبکرؓ نے کہا، حضرت عمرؓ نے کہا، حضرت عثمانؓ نے کہا، حضرت علی نے کہا سلف صالحین نے کہا، صحابہ نے کہا، جاؤ دنیا کے اندر نہیں موجود ہے تو پھر کہا کس نے، آؤ میں تمہیں چھوٹ دیتا ہوں کہ تم اپنے اپنے اماموں کا کوئی ضعیف قول ہی دکھلا دو کہ انھوں نے کہا ہو کہ لوگو میری اتباع کرو، میری پیروی کرو، میری تقلید کرنا۔ ہم نے کہا اپنی گند بچانے کے لئے وہ چور والی بات ہوگئی کہا کس کا آدمی ہے کہا میں منموہن سنگھ کا آدمی ہوں، مشرف کا آدمی ہوں، بچ گیا، چوری کریں نام کسی کا لیں، صدر مملکت کا وزیر اعظم کا بچتے رہو کبھی نہ کبھی تو پھنسے گی مچھلی جال میں، کب تک بڑوں کے سہارے لیتے رہو گے یہ بے چارے ائمہ مظلوم یہ تو ہمارے ہیں، ہمارے امام اعظم کے سب پیرو کار لوگ ہیں، امام ابوحنیفہ ہوں، امام شافعی ہوں، امام مالک ہوں، امام احمد بن حنبل ہوں، میں ابھی بتاؤں گا یہ مناقب کیا بیان کریں گے یہ تو ہمیں گالیاں دے دے کے اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ پوری دنیا کے سامنے ہمیں گالیاں دے دے کے دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ آج سے نہیں یہ بہت پہلے سے گالیاں دے رہے ہیں، ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ کہتے ہیں۔ یہ مرزائی اور رافضیوں سے نکلے ہوئے ہیں، کوئی کہتا ہے ڈیڑھ سو برس

پہلے پیدا ہوئے ہیں، ارے یہ تو خود ڈیڑھ سو برس کی پیداوار ہیں، انیسویں صدی میں ہندوستان میں دو عظیم فتنے پیدا ہوئے، میں نام نہیں لوں گا ایک دیوبند سے نکلا اور ایک بریلوی سے نکلا یہ دونوں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے کٹر مرید ہیں۔اور حاجی امداد اللہ مہاجر پکا مشرک، کہاں کہاں ذکر کروں چھوڑو بات آئی ائمہ کی، اپنی گندان بے چارے ائمہ میں نہ لگاؤ، ان ائمہ کو اپنی گند سے پاک رکھو، تم ائمہ کو اپنی گندی زبانوں پہ نہ لاؤ، تم ان کے سہارے لے لے کر امت میں گمراہیاں نہ پھیلاؤ، بدکاریاں، بے حیائیاں، فحاشیاں پھیلا رہے ہو امام صاحب رحمۃ اللہ کا نام لے کر، ـــــ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

آؤ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ رسول ﷺ نے بھی کسی کو اپنا امام بنایا تھا۔

بخاری کی روایت ہے حضرت علی راوی ہیں کہتے ہیں کہ بَعثَ النبی ﷺ سَرِيَّةً و استعمل علیھا رجُلاً من الانصار اللہ کے نبی ﷺ نے ایک سریہ بھیجی اور ایک انصاری صحابی کو اس کا امیر بنادیا کہ لوگو دیکھنا اس کی اطاعت و پیروی کرنا جاؤ میدانِ جہاد میں جاؤ امَرَ و امُرَھُم تطیعوہ نبی نے حکم دیا کہ ان کی اطاعت کرنا فغضِبَ میدان میں گئے کسی بات پر غصہ ہو گئے۔انسان ہے امتی سیدھے راستے بھی بتلا سکتا ہے اور گمراہ بھی کرسکتا ہے۔لیکن نبی کبھی گمراہیت کی راہ نہیں بتلاسکتا ہے نبی کبھی گمراہیت کی دعوت نہیں دے سکتا ہے۔فقال امرکُمُ النبی ﷺ أن تطیعونی سب کو جمع کیا اور کہا سنو کیا نبی نے تم لوگوں کو حکم نہیں دیا ہے کہ تم لوگ میری بات ماننا میرے پیچھے پیچھے چلنا قالوا بلیٰ صحابہٴ کرام نے کہا کیوں نہیں؟ آپ کی اطاعت و پیروکاری کا نبی نے ہمیں حکم دیا ہے فقال فاجمعوا لی حطَباً کہنے لگے لکڑیاں جمع کرو فجمعوا تو صحابہ نے جمع کیا فقال اوقِدُوا ناراً کہنے لگے اب اس میں آگ لگاؤ فاوقدوھا فادخلوھا کودو فھَمُّوا و جعَلَ بعضھم یمسک بعضاً وہ نبی کے ماننے والے تھے نبی کے پکے ماننے والے تھے لیکن بعض نے اپنے دل میں خیال کرلیا کہ کودو کیونکہ امیر کا حکم ہے وجعل بعضھم یمسک بعضاً لیکن بعض بعض کو پکڑنے لگے کہ نا نا کودنا نہیں، آگ کے اندر نہ کودنا اب دیکھو اللہ بھلائی چاہتا ہے تو کیسی بصیرتیں عطا فرماتا ہے:

ففررنا الیٰ النبی ﷺ من النار تم ہمیں ابھی آگ میں جلنے کا حکم دو گے اسی آگ سے تو ہم بھاگے ہیں اور آج تم اس آگ میں ہمیں جلنے کا حکم دے رہے ہو فمازالوا بار بار کہتے رہے حتی خمدتِ النار یہاں تک کہ آگ ٹھنڈی ہوگئی فسکن غَضَبُهٗ تو صحابی کا غصہ ٹھنڈا ہوگیا فبلغ النبی ﷺ یہ خبر نبی تک پہونچی فقال آپ نے فرمایا لو دخلوھا ماخرجوا منھا الی یوم القیامة اگر وہ لوگ اس آگ میں اس امیر کے کہنے پر داخل ہو جاتے تو قیامت تک ان کو چھٹکارا نہ ملتا۔ یہ کس کا امام ہے یہ کس نے سرٹیفکٹ دی ہے بولو اس نبی نے جو اگر آسمان کی طرف چہرۂ مبارک اٹھالے تو قبلہ بدل جائے، اس نبی نے جس کے اشارۂ ابرو پر قرآن اترتا تھا اس نے امیر بنایا کس کو سب سے مقدس لوگوں میں سے اپنے ایک دوست کو، ایک صحابی کو یہ بتاؤ جب نبی کا بنایا ہوا امیر اور امام غلطی کرے اور لوگ اس کی غلطی کے اوپر عمل کریں اور انھیں چھٹکارا نہ ملے تو ہم نے ،تم نے جس کو امام بنایا ہوا ہے جس کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے سوچو ذرا امّت کے لوگو تم خود فیصلہ کرو ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ مولوی فرقہ پرست اور قوم کے ہدایا وتحائف کھا کھا کر کے امت کو لڑانے والا مولوی، جس کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا: لا یبقی من الاسلام إلا اسمه

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ صرف اسلام کا نام باقی رہے گا وما یبقی من القرآن إلاّ رسمه قرآن کے حروف باقی رہیں گے اس پہ عمل کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا، علماء مسجدوں کے اندر بھرے رہیں گے لیکن دنیا میں وہ اس امت کے بدترین لوگ ہوں گے اس دور کے علماء بدترین لوگ ہوں گے۔ نبی کی تعلیمات کہاں اپنے اپنے گھروں کی بنائی ہوئی ہے اس نقطے کو ذہن میں رکھنا۔

سنو! جس کو نبی نے امام بنایا جب اس کا فتویٰ نہیں چل سکتا تو یہ بتاؤ جس کو تم نے امام بنایا جس کا کوئی اتہ پتہ نہیں جس کا تقویٰ طہارت ٹھیک ہے مسلّم ہے، میں مانتا ہوں لیکن جنت کی سند تو نہیں آئی صحابی کے بارے میں تو جنت کی سند آئی، اس کی بات نہ چلے تو کس کی بات چلے، سنو ہم آگے بڑھتے ہیں میرے عزیز دوست! سوال یہ ہے کہ آخر ان ائمہ اربعہ ان

چاروں اماموں کے پیچھے چلنے کا حکم کس نے دیا آؤ یہ دیکھتے ہیں کیا امام ابوحنیفہؒ یا ائمہ نے دیا ہے، ظاہر ہے قرآن جواب نہیں دیتا حدیث جواب نہیں دیتی، صحابہ کی سیرت ان کے فرمودات جواب نہیں دیتے آؤ خود ائمہ کرام سے پوچھتے ہیں کہ اے ابوحنیفہؒ کیا آپ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ میرے پیچھے پیچھے چلو، امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ وہ پرلے درجے کے بیوقوف لوگ ہیں جو بغیر دلیل جانے ہوئے میری باتوں کو لوگوں کے اندر بیان کرتے پھرتے ہیں۔ وہ اس امت کے چور ہیں، ان کے بھی استاد تھے کہ نہیں تھے۔ ہمارے یہاں ایک مولوی نکلا ہے وہ ہمیں غیر مقلد کہتا ہے ہمیں یہ بے چارے غیر مقلد کہتے ہیں اللہ ان جاہلوں کو ہدایت عطا فرمائے جب کچھ نہیں ملتا تو یہی سب کہتے ہیں، خوشبو کا الٹا غیر خوشبو نہیں ہوتا ہے۔ بدبو کا الٹا غیر بدبو نہیں ہوتا، بدبو کا الٹا خوشبو تو خوشبو کہوا ہے تم بدبودار ہو تو ہمیں کیوں کہہ رہے ہے غیر بدبو لیکن ان کو نہ حیا آتی ہے نہ شرم آتی ہے۔ بہر حال شیخ عبدالقادر جیلانی نے یہی علامت بتلائی ہے کہ یہ اہل سنت والجماعت جن کا دوسرا نام اہل حدیث ہے ان کو یہ طرح طرح کے نام دیتے ہیں۔

بہر حال آؤ امام صاحبؒ سے پوچھتے ہیں امام صاحبؒ کیا کہتے ہیں، امام صاحبؒ کہتے ہیں **اذا صح الحدیث فھو مذھبی** اے لوگو سنو جب کوئی صحیح حدیث مل جائے وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول میری بات اس سے ٹکرائے صحیح حدیث کو لے لینا وہی میرا مذہب ہے۔ اب بتاؤ صحیح حدیث موجود ہے پھر بھی تم وہی رٹتے جا رہے ہو۔ آگے بڑھو حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ **لَمْ یَزَلِ النّاسُ فی صلاحٍ ما دام فیھم مَن یَّطْلُبُ الحدیث**. وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان اس وقت تک خیر اور بھلائی باقی رہے گی جب تک لوگ حدیث کو پڑھتے رہیں گے اور پڑھاتے رہیں گے **فاذا طَلَبُوا العلم** پھر جب لوگ حدیث کو چھوڑ کر دوسرے علم حاصل کرنے لگیں گے تو ہلاک و برباد ہو جائیں گے بے کار ہو جائیں گے اسی طرح **ردُّالمحتار شرح الدُرُّ المختار** میں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے

ضعیفُ الحدیثِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ آراء الرجال کہ کمزور حدیث پر عمل کرنا میرے نزدیک بہتر ہے لوگوں کی رائے سے، جو امام اس طرح کی باتیں کرتا ہو جو امام اتنا متقی اور پرہیز

گار وہ امام جو تم نے بنائے ہیں جس کی طرف تم نے اُلم گلم نسبتیں کی ہیں اور ان کی جانب سے مسئلے بنائے ہیں وہ امام بری ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ:

لایحِلُّ لأحدٍ اَن یا خُذا بقولنا مالمْ یعْلمْ منْ ایْنَ أخذناہ حلال ہی نہیں ہے کسی شخص کے لئے کہ وہ ہماری کوئی بات بغیر دلیل کے بیان کرے اس کے لئے حلال ہی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

اذا قلت قولا یخالف کتاب اللہ و خبر رسول اللہ جب میں کوئی بات کہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے خلاف ہو فاترکُوا قولی تو اے لوگو میرے قول کو چھوڑ دینا اور اللہ اور اس کے رسول کی بات کو پکڑ لینا یہ حضرت امام ابوحنیفہ کا فرمان ہے تو بتاؤ جب بلا دلیل ان کا قول واجب العمل نہیں ہوسکتا ہے تو جب ان کے خلاف دلیل موجود ہو تو کیسے ان کے قول پر فتویٰ دینا جائز ہے۔ان کو عقل نہیں آئی۔لھم قلوب لایفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا ان کے دل ہیں لیکن یہ سمجھتے نہیں آنکھیں ہیں دیکھتے نہیں،کان ہیں سنتے نہیں اولٰئک کالانعام یہ تو جانور ہیں جب بلا دلیل ان کا کوئی قول واجب العمل نہیں ہے تو ہمیں بتاؤ جب ان کے قول کے خلاف دلیل موجود ہو تو کیسے ان کے قول کے اوپر فتویٰ دینا جائز ہے یا اس کے اوپر عمل درست ہوسکتا ہے؟ اور اتنی صراحت کے باوجود ائمہ کے اقوال پر عمل کیا جارہا ہے اور حیرت ہے کہ یہ عمل امام ابوحنیفہؒ کی باتیں ہیں جو تقلید کے پرخچے اڑاتی ہیں، ہے کہ نہیں! کیا امام صاحب نے کہیں فرمایا، کہ میرے پیچھے چلنا ،میری تقلید کرنا اور جاؤ میں کہتا ہوں کہ اپنے امام کا کوئی ضعیف قول ہی دکھادو کہ انھوں نے اپنی تقلید کا حکم دیا ہو۔

حضرت امام مالک کہتے ہیں انما انا بشرٌ میں ایک بشر ہوں مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے اور درستگی کو بھی پاتا ہوں فانظروا فی رائی تو اے لوگو میری رائے کے اندر غور کرلیا کرو فکل ما وافق الکتاب والسنۃ تو جو بھی کتاب وسنت کے موافق ہو فخذوہ اس کو پکڑلو کُلّ مالم یوافق الکتاب والسنۃ اور جو کتاب وسنت کے موافق نہ ہو فاترکوہ اس کو چھوڑ دو

اس کے اوپر عمل نہ کرنا۔

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں :اذا قلت قولاً اگر میں کوئی بات کہوں اور نبی نے کوئی بات کہی ہو اور میری بات نبی کی بات کے خلاف ہو، تو اے لوگو جو نبی کی حدیث سے ثابت ہے وہ بہتر ہے فلا تُقَلِّدُونی تم میری تقلید نہ کرنا میری بات کو نہ ماننا۔امام شافعی کہتے ہیں اذا صحح الحدیث فھو مذھبی جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔امام شافعی فرماتے ہیں :اذا رأیتَ الکلام یُخالِفُ الحدیث فاعمل بالحدیث میری بات اگر حدیث کے مخالف ہے تو حدیث کو پکڑو واضربوا بکلامی الحائط اور میری بات کو دیوار پر ماردو، (ان باتوں کو ذہن میں رکھو ابھی میں بتاتا ہوں۔)

امام شافعی فرماتے ہیں اجمع المسلمون علی اَنَّ من اِستُبانَتْ لَہٗ سُنَّۃ رسولِ اللّٰہ. تمام امت کے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس کے سامنے بھی نبی کی حدیث ظاہر ہو جائے لم یحلّ لَہٗ ان یدعُھا بقولِ اَحدٍ اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ اس حدیث کو کسی امتی کے قول کے بالمقابل چھوڑ دے۔

اسی طرح امام احمد بن حنبل کہتے ہیں لا تقلدونی اے لوگو میری تقلید نہ کرنا و لا تُقَلِّدُنَّ مالکاً نہ مالک کی تقلید کرنا و لا الاوزاعی اور نہ امام اوزاعی کی تقلید کرنا و لا النخعی اور نہ امام نخعی کی تقلید کرنا و لا غیرھم اور نہ ان کے علاوہ کسی کی تقلید کرنا خُذوا الاحکام مِنْ حیثُ اخذوا من الکتاب و السنۃ اور قرآن وحدیث سے انھوں نے دلیل لی ہے تم بھی انھیں سے دلیل لینا۔

میرے عزیزو! یہ ائمہ اربعہ کے بیانات ہیں۔ یہ چار اماموں کے فرمودات ہیں۔ ذرا ہمیں بتلاؤ اور جاؤ دنیا کا کوئی مولوی بھی میں یہ کہتا ہوں مجھے ایک حوالہ دے دو قرآن سے نہیں دے سکتے، حدیث سے نہیں دے سکتے، صحابہ سے نہیں دے سکتے، تابعین، تبع تابعین سے نہیں دے سکتے، آؤ تم اپنے اپنے اماموں کی جانب سے ایک بات بتلا دو کہ انھوں نے یہ کہا ہو کہ میرے پیچھے پیچھے چلو، ارے جب انھوں نے کہا نہیں تو تمہیں کیا حق ہے ان کے پیچھے لگنے کا۔

اللہ نے اپنے بارے میں کہا اطیعوا اللہ اللہ کی اطاعت کرو۔ اللہ نے رسول کے بارے میں کہا واطیعوا الرسول اور رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے: لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به آدمی مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اپنی مرضی کو میرے حکم کے مطابق نہ کرلے۔ اے لوگو میرے پیچھے چلو لو کان موسیٰ حیًا لما وسعه إلا اتباعی لوگو اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور اگر وہ بھی زندہ ہو کر کے آجائیں تو انھیں بھی میرے پیچھے چلنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا وہاں تو اللہ ورسول دونوں نے اپنے اتباع کی بات کی ہے، تم ان کی اتباع کو چھوڑ کر کے یہ بے چارے جنھوں نے برملا ہے ہرگز ہرگز حرام ہے میرے قول کے اوپر عمل کرنا، حرام ہے، نبی کے قول کے بالمقابل ہمارے قول کے اوپر عمل کرنا، تم ان کی فقہ بنا بنا کرکے عمل کر رہے ہو شرم نہیں آرہی ہے یہ تو ایسے ہی ہوا نہیں بھائی نہیں میں تم کو اپنے پیچھے نہیں لگاؤں گا اور زبردستی ان سے چمٹے جارہے ہو وہ دھتکار رہے ہیں اور تم ان چمٹے جارہے ہو۔

مولانا یوسف لدھیانوی جو پاکستان کے اندر قتل کردیئے گئے ان کی ایک کتاب ہے۔ کسی زمانے میں لکھی تھی اس کے اندر لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہیں کہ چاروں ائمہ جن باتوں کے اوپر متفق ہو جائیں ان باتوں سے منھ موڑنا امت کے لئے حرام ہے بلکہ یہ پوری امت کے اجماع کی طرح ہے۔ اس لئے ہم اپنے اپنے اماموں کی تقلید کرتے ہیں یہ وہ کہتے ہیں! ہم نے کہا اجی تم تو سب سے پہلے چور ہو، کہنے لگے کیوں؟ میں نے کہا چاروں ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ میری تقلید نہ کرو اور تم نے تقلید کرلیا، سب سے پہلے حرام کام کیا حرام کام کیا کہ نہیں؟ بولو! جب تم کہتے ہو کہ چاروں جس بات پر متفق ہوں ان سے نکلنا حرام ہے تو تو پہلا چور ہے جو نکلا ہے اور تو پہلا حرام کار ہے جس حرام کام کیا ہے۔ کیا ہے کہ نہیں؟

جاؤ اپنے مولویوں کو بتاؤ، عوام تو بے چارے بھولے بھالے ہیں، ان کی بات چھوڑ دو ان غریبوں کو تو دنیا ہی کمانے سے فرصت نہیں ہے اس لئے گمراہ ہو رہے ہیں۔ میں مولویوں کو دعوت دیتا ہوں ہمارے ملکوں میں جو تم نے ادھم مچا رکھی ہے اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، ہم

تمہیں تمام رشتوں سے توڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے طریق اور راہ کی دعوت دے رہے ہیں، اور ہمیں تم کہتے ہو کہ یہ لا مذہب ہے، بد دین ہے، اللہ سے ڈرو، اللہ کا خوف کھاؤ، میں نے کہا تو تم پھر سب سے پہلے حرامی ہوئے، کیوں؟ اس لئے کہ حرام کام تم نے پہلے کیا، اجماع ہے تمام ائمہ کا کہ میری تقلید نہ کرنا، امام شافعی تو کہہ رہے ہیں کہ تمام امت کا اجماع ہے، مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی ﷺ کی سنت کے مقابلے میں کسی کی نہیں چلے گی، تو تو سب سے پہلے اجماع کو توڑنے والا ہوا، تو تو سب سے پہلا مجرم ہوا مجرم ہوا کہ نہیں ہوا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

میرے عزیزو! پھر یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ یہ بے چارے چاروں امام نے جنھوں نے علم کا ذخیرہ چھوڑا، دین کی خدمت کی، تو پھر ان کو تقسیم کس نے کیا، اس کو بانٹا کس نے، کس نے ابھارا اس تقلید کے کیڑے کو، اس سانپ کے پھن کو کس نے اٹھایا، امت کو کس نے ڈسا، کس نے ابتدا کی۔

میرے عزیزو! اگر نام ڈھونڈو گے، نام تو کہیں نہیں ملے گا بس میں نے کہا اہل جدہ نے فرمایا ہے، علماء نے فرمایا، امت کا اجماع ہے، ہم نے کہا اعوذ باللہ یہ تو نہ ہوا کچھ معاملہ کہیں نہیں ملے گا دین کے نام سے تم پر کس نے ڈاکے ڈالے اس کا نام نہیں ملے گا، اس کا نام نہیں ظاہر کیا گیا ہے چاروں امام تو بے چارے قرون مفضل میں نکل گئے آؤ میں بتلاؤں چوتھی صدی میں اس فتنے نے سر اٹھایا چار سو برس کا وہ زمانہ جسے رسول ﷺ نے بدترین زمانہ قرار دیا ہے۔ تین سو وہ برس جو نبی کے بتائے ہوئے گزر گئے، چوتھی صدی میں یہ بدعت پیدا ہوئی کہ چاروں اماموں کی تقلیدیں شروع ہوگئیں، میں پہلے بتلا چکا ہوں کہ کس نے شروع کی اس کا کوئی نام پتہ نہیں ہے اب یوں سمجھ لو جس کی لاٹھی اس کی بھینس، جس نے جس کو تھاما اس نے اس کو اس امت کے پیچھے لگا دیا، چوتھی صدی میں اس کی بنیاد ڈال کر کے اس طرح سے شروع ہوئی۔

علامہ ابن قیم جوزی فرماتے ہیں کہ تقلید نہ تو تابعین کے زمانے میں نہ تبع تابعین کے

زمانے میں نہ صحابہ کے زمانے میں تھی۔

مجھے کوئی مقلد بتادو ایک مقلد جو نبی کے تین سو برس کے بعد تک کسی ایک کی تقلید کی ہو، یہ کس نے چیلنج کیا ہے؟ ہم جیسے کم علموں نے نہیں بلکہ علامہ ابن القیم جوزیؒ نے جو ساتویں صدی کے امام تھے اور آج اتنا عرصہ گزر چکا، انھوں نے کہا ایک آدمی بتادو کہ کسی نے ان زمانوں میں کسی کی تقلید کی ہو، جن کی تعریف رسول ﷺ نے کی ہے یعنی تین سو برس میں بلکہ فرماتے ہیں إنّما حَدَثَتْ هذهِ البدعةُ فی القرن الرابع یہ بدعت چوتھی صدی میں پیدا ہوئی اور وہ چوتھی صدی علیٰ لسانِ رسول اللہ ﷺ جس کی برائی رسول ﷺ نے کی ہے فالمقلدون یقلدون متبوعهم ما قالهٗ تو کہتے ہیں کہ یہ مقلد جو ہیں یہ اپنے متبوع اپنے اماموں کی باتوں کو اپنے سر آنکھوں پہ لیتے ہیں اور انھیں کی باتوں پہ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہیں حرام کو حلال کرتے ہیں۔خونوں کو حلال کرتے ہیں اور مال و دولت لوٹتے ہیں ویُحرّمُونهَا اور جس کو چاہتے ہیں حلال اور حرام کرتے ہیں، لا یَدْرونَ اور انھیں پتہ نہیں ہے اَذٰلک صوابٌ ام خطأ یہ درست ہے یا غلط ہے، انھیں کچھ پتہ نہیں ہے

(اعلام الموقعین جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۵)

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے نام پہ ہمارے ملکوں میں وظیفے پڑھتے ہیں کہ سب سے پہلے وہ موحد ہیں وہ محدث ہیں ان کا بھی حجۃ اللہ البالغہ میں بیان ہے یہ پتہ چل گیا چار سو برس پہلے کوئی بھی مقلد اس دنیا کے اندر نہیں تھا فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون قرآن کی روشنی میں حدیث کی روشنی میں مسئلہ کو کسی بھی عالم سے پوچھ لیا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں عمل کرنا شروع کر دیا۔

اب آیئے ذرا یہ دیکھئے کہ جب تقلید شروع ہوئی جب یہ خانہ سازی جھگڑے شروع ہوئے تو کیا ہوا میں کہتا ہوں کہ یہ تفرقہ بھی دشمنان اسلام کی ایک سازش رہی ہے، جو صحابۂ کرام کے زمانے سے چلی آرہی تھی، بالآخر دشمنانِ اسلام [illegible] صدی میں کامیاب ہوئے، امت کے اندر تفرقے ڈال کر کے امت کے اندر ان چار فتنوں کو جنم دیا اور انکا ائمہ رحمہم اللہ سے

کوئی رشتہ یا تعلق نہیں تھا، یہ بات کان کھول کر کے سن لو اب کیا ہوا، اب یہ ہوا، ہم امام ابوحنیفہ کے ماننے والے، ہم نے اپنا ہیرو چن لیا، انھوں نے اپنا ہیرو چن لیا، انھوں نے اپنا ہیرو چن لیا اور مسئلے بنانا شروع کر دیئے، مسئلے بنائے اور اپنے اپنے اماموں کی مدح وستائش شروع کی اور کہنے لگے ذرا امام ابوحنیفہ کی تعریف سنو، امام ابوحنیفہؒ کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مجتہد تھے، وہ دین کے خادم تھے وہ نبی نہیں، وہ رسول نہیں، بلکہ وہ امتی ہیں، ان سے غلطی بھی ہوئی اور خطائیں بھی، اللہ ان کی غلطیوں کو معاف فرمائے اور ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ لیکن نہیں اپنے اپنے بزرگوں کو بڑا بنانے کے لئے کیا کیا گل کھلائے گئے۔

ذرا اس کی بھی ایک جھلک دیکھو حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں کہا گیا دُرِّ مختار ج اص نمبر ۲۲ میں۔ہے سیکون في امتی إسمُهُ ابو حنیفة هو سراجُ هٰذه الاُمّة.

میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا وہ میری اس امت کا چراغ ہوگا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا سنو: من کذب علیٰ متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار.

جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

امام ابوحنیفہ کے بارے میں اللہ کے نبی کو پتہ تھا؟ کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا۔

سنو آگے امام ابوحنیفہ کا ایک مقلد کہتا ہے کہ نبی نے فرمایا اور یہ بات دُرِّ مختار میں ہے جو فقہِ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے یہ کوئی معمولی کتاب نہیں: ج اص ۲۲ کے اندر ہے:

''اللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ تمام نبی میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابوحنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہوں۔'' استغفر اللہ اعوذ باللہ

سنو جُرجانی کہتے ہیں یہ بھی بڑے پکے حنفی ہیں بالکل قلعہ بند اور مہر بند حنفی ہیں یہ کہتے ہیں اگر امتِ موسوی اور عیسوی کے اندر ابوحنیفہ جیسا عالم موجود ہوتا تو لوگ نہ یہودی بنتے نہ نصرانی بنتے۔ اعوذ باللہ. دیکھو یہ بھی درمختار میں ہے۔

اسی طرح فتاویٰ قاضی خان اور درِّ مختار کے اندر کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ نے اللہ کو

سو(۱۰۰)بار دیکھا ہے۔

اللہ کے نبی نے تو بتلایا کہ میں نے ایک بار دیکھا ہے،معراج میں بھی اللہ کے نبی نے نہیں دیکھا ہے پوچھا گیا اللہ کے نبی آپ نے اللہ کو دیکھا کہنے لگےنور ہے وہ کہاں دکھائی دیتا ہے۔اللہ اکبراور امام ابوحنیفہ کتنی بار دیکھ رہے ہیں اس لئے ان کے یہاں نبی ﷺ سو بار نہیں ہزاروں بار آرہے ہیں تھوک کے بھاؤ، ایک چلے مارو، دو چلے مارو، مراقبے مزاروں پر کرلو، چادریں چڑھالو، یاغوث یاعلی کے وظیفے پڑھ لو، رسول ﷺ آرہے ہیں، بالکل ایسا لگ رہا ہے، جیسے کھیل رہے ہیں اور سنو وفائے ابوحنیفہ، ابوالحقانی صاحب کی کتاب ہے۔میرے پاس موجود ہے اس میں کہتے ہیں سو بار اللہ کو دیکھا سویں بار اللہ سے پوچھا کہ میری نجات کا کوئی وظیفہ بتاؤ اللہ نے ایک وظیفہ بتلایا وہ شعر ہیں میرے پاس نہیں ہیں اس وقت وہ شعر پڑھو اس میں قیامت کے دن تیری نجات ہوجائے گی۔استغفر اللہ

سنو، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے امام صاحب حج کرنے گئے کعبہ کے اندر پہونچ گئے اندر پہونچے تو انھوں نے ایک ٹانگ کے اوپر آدھا قرآن پڑھا میں نے کہا یہ کون سی عبادت ہوئی یار، ایک ٹانگ اٹھا کر قرآن پڑھنا کیا یہ اللہ کے نبی سے ثابت ہے۔کہنے لگے آدھا قرآن ایک ٹانگ پر اور پھر دوسری ٹانگ پر ایک ٹانگ کھڑی کرکے آدھا قرآن پڑھا اور جب فجر کا وقت ہوا سحر کا وقت ہوا تو غیب سے ایک ندا آئی کعبے کے ایک کونے سے ایک ندا آئی کہ ابوحنیفہ ہم تیری عبادت سے خوش ہوئے اور ہم نے تجھ کو بخش دیا اور جو تیرا تابعدار ہوگا اور جو تیرے مذہب پر قیامت تک باقی رہے گا ہم نے ان سب کو بھی بخش دیا۔

حوالہ غلط ہو تو جو چاہو سزادو، یہ درمختار فقہِ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔

ان لوگوں نے اپنے اپنے اماموں کی شان میں غلو کئے انھوں نے ان کی شان کو بڑھایا دُرِ مختار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب قیامت قریب آئے گی حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے تو جب دنیا میں آئیں گے تو ابوحنیفہ کے مذہب کے اوپر ہوں گے۔استغفر اللہ

وہ نبی بھی ان کے امام کا مقلد ہوگا وہ نبی نبی نہ ہوا کوئی امتی ہوا۔اور اسی لئے مولانا حالی

نے کہا تھا کہ

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

یہی وہ لوگ ہیں جواماموں کا رتبہ نبی سے بڑھاتے ہیں۔ کہتے ہیں خضر نے ۳۰ برس تک امام ابوحنیفہ سے علم حاصل کیا، ہم نے کہا موسیٰ علیہ السلام والے خضر وہ تو مر گئے یہ کون سا خضر ہے یہ تو شیطان تھا جو امام ابوحنیفہ کی شاگردی میں بیٹھتا تھا اور جس نے یہ فتنے پھیلائے اور آج بھی ان کی جماعتوں میں خوب خضر آرہے ہیں بھئی خضر باقاعدہ جماعتوں میں آرہے ہیں تبلیغی جماعتوں میں چلّوں میں بھی جارہے ہیں باگڑ بلّے بھی لارہے ہیں سب کچھ کررہے ہیں خضر ہاں مردہ عورت کے اوپر ہاتھ پھیر رہے ہیں، سود کھانے والے کا ہاتھ منھ کالا ہوجائے، اعوذ باللہ میں کیا کیا ان لوگوں کے واہیے بتلاؤں

سنو! کہتے ہیں کہ حضرت خضر نے تیس برس حضرت ابوحنیفہ سے علم حاصل کیا، پھر ہزاروں کتابیں انھوں نے لکھی، اب کوئی پوچھ سکتا ہے، ذرا ایک بھی کتاب دکھادو تو کیا کہا، کہا انھوں نے لکھ کر ایک صندوق میں بند کردیا اور دریائے جیحون کے اندر امانت رکھ دیا جب حضرت عیسیٰ آئیں گے تو انھیں دریا سے نکال کر انھیں کو نافذ کریں گے، ہاں! جاؤ ڈھونڈو، گواہی لاؤ سات سمندر پار کی، وہ مرگیا جاؤ لاؤ، وہ گواہی کہاں سے لاؤ گے اور کہا گیا نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

میرے عزیز دوستو! رہی امام ابوحنیفہ کی تعریف اور اپنے اماموں کے مقابلے میں دوسرے اماموں کی برائی تو احناف کہتے ہیں اور اس دور کے تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس دور کے تو اور زیادہ خطرناک بنے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے ماننے والے کس طرح دوسرے اماموں کی توہین کرتے ہیں، ارے آؤ ہمیں گستاخ کہنے والے کہتے ہو نا کہ یہ بزرگوں کو نہیں مانتے، اولیاء کو نہیں مانتے، یہ غیر مقلد ہیں، یہ بد مذہب ہیں، یہ بے دین ہیں، بے غیرت ہیں، ارے تو بدمذہب کس کو کہہ رہا ہے، جنھوں نے اماموں کی توہین کو کفر سمجھا ہو اور تم کیا کہتے ہو۔ سنو

یکون فی امتی رجل یقال لہ محمد بن ادریس کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے

فرمایا کہ میری امت میں ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا، یکون أحمر علی امتی، من ابلیس جو میری امت کے اندر ابلیس سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا یہ محمد بن ادریس کون ہیں؟

مسلمانو! یہ حضرت امام شافعیؒ ہیں، بتاؤ توہین کون کرتا ہے، گستاخی کون کرتا ہے، تم کہتے ہو کہ یہ بددین ہیں، یہ غیر مقلد لوگ ہیں، بددین تو تم لوگ ہو، آج ہمیں برا کہہ کر تم اپنی روٹیاں سینک رہے ہو اور اپنی جہنم بھر رہے ہو اور اے دنیا کے مسلمانو! تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا، تمہارے ایمان کو کیا ہو گیا کہ جس نبی ﷺ نے تمہیں دین دیا تھا قرآن وسنت دیا تھا تم نے اس کو چھوڑ کر ان شکم پرور جھوٹے عیار و مکار مولویوں کے چکروں میں پھنس کر قرآن وسنت کو کدھر پھینک دیا، اللہ سے توبہ کرو۔

سنو صاحب نور الانوار کیا کہتے ہیں والجهل في نحوه كجهل الشافعي في جواز القضاء بشاهدٍ و يمين کہتے ہیں امام شافعی جاہل تھے جاہل۔ استغفر اللہ

ہم نے تو امام شافعی کو جاہل نہ کہا اور انھوں نے امام شافعی کو جاہل کہا اور میرے عزیز یہیں پر بس ہوتی تو ہوتی بحر الرائق کے حوالے سے میں بات کر رہا ہوں جو فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔

کہتے ہیں کسی حنفی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی شافعی کو اپنی بیٹی دے، ہاں شافعیوں کے یہاں سے ان کی بیٹی لانا حنفیوں کے لئے جائز ہے، ایسے ہی جیسے یہودیوں اور نصرانیوں کی بیٹیوں کو لانا جائز ہے اور انھیں اپنی بیٹیاں دینا حرام ہے۔

ہم نے کہا کہ ایک طرف تو چاروں امام برحق اور دوسری طرف تم نے شافعیوں کو یہود و نصاریٰ کی صف میں لا کھڑا کیا ہے توبہ کرو توبہ اور اس دوغلی دورنگی کو چھوڑ دو

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا تو خالص موم ہو یا سنگ ہوجا

اس دورنگی کے اوپر لعنت ہو سنو اور بس اسی پر بس نہیں کیا جب دیکھا کہ امام شافعی ہم سے ہر میدان میں آگے جا رہے ہیں، مناظرہ کے دن اگر رمضان میں ہوتے تھے تو رب ذوالجلال

کی قسم ہے، رمضان کے روزے چھوڑ چھوڑ کر پانی پی پی کر شافعیوں سے یہ حنفی مناظرہ کرتے تھے کہ اگر روزے رکھیں گے تو طاقت وقوت کم ہو جائے گی بول نہیں پائیں گے اور شافعی جیت جائیں گے اس لئے روزہ چھوڑنا جائز قرار دے دیا۔ یہ مفتیانِ احناف ہیں۔

اور یہی نہیں آج تجھ کو بتاؤں تاریخ کیا ہے تم صرف لوگوں کو ڈھول دھڑکے میں رکھ کر چاروں امام برحق، چاروں امام برحق کہہ کر اپنے الّو سیدھے کرتے ہو لیکن اندر کی گندگی جو تم نے سینوں کے اندر چھپائی ہے اس کو نہیں کھولتے ہو اس کو میں بتلاتا ہوں سنو! ۵۷۸ھ میں عیسیٰ ابن مالک جو حنفی المذہب بادشاہ تھا اس نے شافعیوں کے قتل عام کا حکم دے دیا تھا، اور تعصب کی بنا پر تمام حنفیوں نے شافعیوں کو قتل کرنا شروع کیا تھا، اور ان گنت شافعیوں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ (تاریخ ابن خلدون)

اور سنئے بغداد کے اندر تاتاریوں کو حنفیوں نے باقاعدہ دعوت دی کہ آؤ ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اور جب تاتاری آئے تو تاتاریوں نے کیا کیا آپ کو پتہ ہے؟ تاتاری جب بغداد کے اندر آئے تو اس کا قلعہ انہی حنفی مقلدوں نے اپنے شافعیوں کو قتل کرنے کروانے کے لئے تعصب کی وجہ سے ان تاتاری کافروں کے لئے کھولا اور جب وہ تاتاری بغداد کے اندر داخل ہوئے تو مسلمانوں کے خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی کہ بہتوں کی عزت وآبرو لوٹی گئی اس وقت انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ حنفی ہے یہ شافعی ہے انھوں نے دشمنی میں دروازہ تو کھلوا دیا تھا۔ لیکن کس طرح سے انھوں نے قتل عام کیا، تاریخ کے صفحات اس سے لبریز ہیں، مسلمانوں کی تحریر اور ان کی کتابیں اور حدیثیں جو لائبریریوں کے اندر موجود تھیں اس کو انھوں نے دریائے دجلہ کے اندر پھینک دیا، جس کی وجہ سے دجلہ کا پانی کالا ہو گیا، حنفیوں نے شافعیوں کو کٹوانے کے لئے یہ تمام کارروائی کی، پھر بھی چاروں مذہب برحق، بیٹا سب مذہب برحق تو یہ کیا ہے، یہ ہمیں بتلاؤ، یہ امت کے سامنے کیوں نہیں رکھے جاتے، اس لئے نا کہ اے لوگو ان زخموں کو نہ چھیڑو انھیں چھیڑو گے تو پھر دنیا تمہیں لعن وطعن کرے گی اس لئے یہ جیسے ہیں ویسے ان کو پوجتے رہو اور اسی کے اوپر چلتے رہو، لیکن مسلمانو! آنکھیں کھولو اور سنو محمد بن موسیٰ صفوانی

۵۰۲ھ کے اندر دمشق کے اندر حنفی قاضی تھے یہ کہتے ہیں لو کان لی امرٌ لأخذت الجِزیة مـن الشافعِی اگر میری حکومت ہوتی اور میں قابو پا تا تو ان شافعیوں سے جزیہ وصول کرتا، بتاؤ ٹیکس کس سے لیا جاتا ہے بولو مسلمانوں ہی سے ، کافروں سے ، کیا وہ شافعی کافر تھے بے چارے، بولو گستاخ کون ہے۔

اور کہتے ہیں سنو! مـن ارتحل الیٰ مذهب الشافعی یعزر جوشخص مذہب حنفی کو چھوڑ کر شافعیت کو قبول کرے اسے کوڑے مارے جائیں گے کوڑے بھری بازار میں اور سنو ولاتـقْبَلُ شهادَته اور اس کی گواہی بھی کبھی قبول نہیں کی جائے گی ،اور سنو کہتے ہیں کہ یہ خطرہ ہے کہ جب وہ مرے گا تو اس سے اس کا ایمان چھین لیا جائے گا پھر بھی چاروں امام برحق، ان شافعیوں نے کیا جُرم کیا ہے اور یہ کام صرف حنفیوں ہی نے نہیں کیا جب ان کا تعصب بڑھا بلکہ جب ان کا اس طرح غلو بڑھا تو حنفیوں کے خلاف شافعیوں نے بھی اپنی زبانیں دراز کیں، حنبلیوں نے بھی اپنی زبانیں دراز کیں، چنانچہ ایک حنبلی مذہب کا ماننے والا کہتا ہے امام حرمی بہت بڑے امام تھے، وہ کہتا ہے کہ مـن لَیس حنبلی فلیس بمُسلِم جو حنبلی مذہب قبول نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہے جو حنبلی نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے (تذکرالحفاظ)

اسی طرح ابوبکرالبکری نے کہا اس طرح کے بہت سارے اقوال ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب تم ہمیں گالیاں دو گے، تو ہم تمہیں چھوڑیں گے، تم ہمیں مارو گے تو ہم تمہیں چھوڑیں گے، اس طرح سے انھوں نے ننگا ناچ ناچا ہے۔ آج کفار ومشرکین نے انھیں پیٹا ہے اس لئے اب اس پر چپ ہیں اور کہتے ہیں چاروں برحق، اور دلوں کے اندر کفر پھیلائیں گے، ان کے دلوں کے اندر بغض ہے اور آج افغانستان کے اندر جو مسلمانوں کا قتل ہو رہا ہے اس میں کون شافعی ہے اور کون دوسرے مذہب کا یہ ذرا بتاؤ وہ بھی حنفی طالبان والے اور وہ بھی حنفی ہیں کہ نہیں ہیں اور یہ خواب دیکھ رہے ہیں کہ مذہب حنفی کا ایک ملک افغانستان میں بننے والا ہے وہاں ہم حنفی فقہ نافذ کریں گے، قرآن وسنت نہیں، حنفی فقہ ہاں ملے بیٹھے ہوئے ہیں وہاں ملاں فلاں، مُلّا فلاں اللہ ان کے خواب کو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ کرے۔ ان شاء اللہ نہیں ہوگی

اوراس وقت تک یہ کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک یہ عہد نہیں کرتے کہ قرآن وسنت کے پرچم کو لہرائیں گے کامیاب نہیں ہوسکتے اور کسی امتی کے فرمودات کے پرچم کو کبھی نہیں لہرا سکتے ہیں اور سنو یہ بھی اللہ کا عذاب ہے کہ جب یہ ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگیں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگیں اللہ نے خود ان کے اندر آپس میں اختلاف پیدا کردیا حنفی خود اب ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے ہیں،

بولو! من حفر بئراً لأخيه وقع فيه اللہ کے نبی نے فرمایا جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے وہ خود گرتا ہے، انھوں نے اپنے بھائی کے لئے خود کنویں کھودے تو اللہ نے خود ان کو آپس میں لڑا دیا آج حنفی حنفی سے لڑ رہے ہیں ہمارے ملکوں کے اندر مساجد ضبط ہو رہی ہیں وہ اس کی مسجد پہ قبضہ کر رہا ہے، وہ اس کی مسجد پہ قبضہ کر رہا ہے، وہ اس کے نیچے سے مصلی کھینچ رہا ہے، وہ اس سے مناظرہ کر رہا ہے، وہ اسے بم سے اڑا رہا ہے، عید میلاد النبی اس سے لڑائی فتنے ہو رہے ہیں کیوں ہو رہے ہیں یہ بھی حنفی، وہ بھی حنفی، یہ اللہ کا عذاب ہے جو ان کے اوپر مسلط کردیا گیا ہے۔

اور یہ اس وقت تک نہیں سنور سکتے ہیں جب تک کہ یہ قرآن وسنت ایک ہاتھ میں لے کر دنیا کے سامنے اعلان نہیں کریں گے کہ ہمارا دین، ہمارا مذہب وہی ہے جو صحابۂ کرام والا دین اور مذہب تھا، امتیوں والا مذہب نہیں ہے۔

میرے عزیز و دوستو! باتیں بڑی ہیں معلومات کے ذخیرے ہیں میں آپ کو کہاں تک بتلاؤں میں بھی تھک گیا اور وقت بھی نہیں ہے، ان تمام باتوں کا نچوڑ یہ ہے کہ اے لوگو! قرآن و سنت کو لازم پکڑو جتنے بھی ائمہ کرامؒ ہیں سب کی خدمات کو سرآنکھوں پہ رکھتے ہوئے ان کی عزت کرو لیکن اتباع اور پیروی صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی کرو۔ یہی ہماری دعوت ہے یہی ہماری درخواست ہے، اور یہی ہماری دعوت کا لبّ لباب ہے اور یہی ہماری آواز ہے اور یہی نگر نگر میں ہماری آواز ہے کہ اے لوگو! سب سے رشتے توڑ کر جس طرح صحابۂ کرام نے اپنے اعزاء، اپنے اقارب، اپنے وطن، اپنے مال، اپنی دولتوں کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن

سے چمٹ گئے تھے۔اے امت کے لوگو اگر خیر چاہتے ہو،فلاح چاہتے ہو،تو صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے چمٹ جاؤ کہ

نہ تم میں کوئی حنفی ہو

نہ تم میں کوئی شافعی ہو

نہ تم میں کوئی مالکی ہو

نہ تم میں کوئی تیجانی ہو

نہ تم میں کوئی قادری ہو

نہ تم میں کوئی نقشبندی ہو

نہ تم میں کوئی چشتی ہو

نہ تم میں کوئی دیوبندی ہو

نہ تم میں کوئی بریلوی ہو

نہ تم میں کوئی نسبت ہو

نسبت ہو تو صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت ہو۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں   ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

اگر تم ایک ہو جاؤ گے تو دنیا تمہارے سامنے سر جھکا دے گی، گھٹنے ٹیک دے گی ورنہ یہ انتشار رہے گا تو اسی طرح سے اللہ کا عذاب آتا رہے گا۔

اللہ وحدہ لاشریک سے دعا ہے کہ اللہ ہمارے ان ٹوٹے پھوٹے کلمات کو قبول فرمائے، اللہ ہم سب کے دلوں میں محبت واخوت پیدا فرمائے اللہ ہماری صفوں میں اتحاد عطا فرمائے اور ہم سب کو کتاب وسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو قرآن وسنت کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین،

و صلی اللہ علیٰ نبینا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین و السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ.

☆☆☆

عقیدۂ امام ابو حنیفہؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَمَّا بَعْدُ!

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ .

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِہِ الْمَجِیْدِ:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم.

قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ. (آل عمران: ٣/ ٦٤)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

تمام قسم کی حمد وثنا کبریائی و بڑائی لائق وزیبا ہے اس اللہ رب العالمین کے لئے جس نے ہمیں اور آپ کو پیدا فرمایا۔ اور بیش بہا درود وسلام اس ذات مقدسہ مبارکہ پر جو ساری کائنات کے لئے رشد وہدایت بنا کر کے بھیجے گئے۔

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر

کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی
انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

برادران اسلام! نوجوان دوستو! بزرگو اور بھائیو اور قابل احترام ماؤں اور بہنوں!

آج بتاریخ ۲۹/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۳ فروری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ ''الحرمین دعوۃ سنٹر'' کے زیر اہتمام جو اجلاس عام منعقد ہوا ہے اس میں مجھے جس موضوع پر خطاب کرنے کی دعوت دی گئی ہے وہ موضوع ہے ''عقیدۂ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ''

ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ اس موضوع پر میں مختصر اور نہایت ہی جامع گفتگو کرنا چاہوں گا کیونکہ موضوع بڑا وسیع ہے اور بہت ساری چیزیں اس میں ہیں اور سب سے پہلی چیز یہ کہ میں نے اس موضوع کو منتخب کیوں کیا؟ اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے؟ اس ٹاپک پر بولنے کی وجہ کیا ہے؟ داعیہ کون سی چیز بنی جس کی وجہ سے میں نے آپ کے سامنے عقیدۂ امام ابوحنیفہ کے تعلق سے اس موضوع کو منتخب کیا اس طرح سے اس موضوع کی مختصر سی تشریح ہوگی اس کے بعد قرآن کریم کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ بیان کروں گا اس کے بعد یہود ونصاریٰ کے جو معتقدات ہیں کفارِ مکہ کے حضرت ابراہیمؑ کے تعلق سے جو معتقدات تھے اس کو بالکل اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا اور انھیں کے پس منظر میں۔ موجودہ حالات اور عالمِ اسلام نہیں بلکہ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش کے جو مسلمان ہیں بالخصوص میں ان کا ایک نقشہ آپ سامنے رکھنا چاہوں گا اس کے بعد کچھ دلائل اور کچھ شواہد ایسے ہوں گے جو امام ابوحنیفہؒ کو ایک طرف رکھتے ہوئے اور ان شواہد کو ایک طرف رکھتے ہوئے ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں کچھ ایسی باتیں رکھنا چاہوں گا

جو آپ کی عدالت میں ہوں گی، فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا

اصل میں آپ کو اس بات کا علم ہے کہ اس پرفتن دور میں سیکڑوں مصائب اور سیکڑوں آلام اور ہجوم غم مسلمانوں کے اوپر پل پڑے ہیں اس طرح سے سمجھئے کہ پریشانیوں کے جُھرمُٹ میں

عالمِ اسلام پھنسا ہوا ہے ہر طرف پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں، اگر ایک بات ہو تو کہی جائے چاروں طرف سے امتِ مسلمہ مختلف قسم کے مصائب اور فتنوں کے اندر گھری ہوئی ہے۔ ہر طرف سے فتنوں کے جھکڑ چل رہے ہیں۔

دینی فتنے ہوں، دنیاوی فتنے ہوں، معاشرتی ہوں، اقتصادی ہوں، اخلاقی ہوں، سیاسی ہوں، غرض ہر میدان میں ہر طرح کے مشکلات ہیں جن میں ہم مسلمان گھرے ہوئے ہیں اور ان میں کچھ فتنے ایسے ہیں جو خارجی ہیں، خارجی یعنی غیر مسلموں کی پیداوار ہیں اور غیر مسلموں کی طرف سے لائی ہوئی یہ مصیبتیں اور پریشانیاں ہیں اور وہ اپنے تئیں مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف پہونچاتے رہتے ہیں اور کچھ فتنے ایسے ہیں جو اندر سے تعلق رکھتے ہیں، رہے خارجی فتنے تو الحمد للہ میں کہوں گا کہ تقریباً ۹۰ فیصد مسلمان ان خارجی فتنوں کو سمجھتے ہیں آگاہ ہیں اور اسے جانتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً پچاس ساٹھ فیصد مسلمان ان فتنوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ بیس، تیس فیصد مسلمان جہالت کی یا اپنے باغیانہ خیالات یا اپنی ایمانی کمزوری کی وجہ سے ان فتنوں کے شکار ہیں۔

لیکن پھر بھی وہ فتنوں کو غلط سمجھتے ہیں

شراب پینے والا شراب پیتا ہے لیکن اس کو غلط سمجھتا ہے

اور فلم دیکھنے والا فلم دیکھتا ہے لیکن وہ اس کو سمجھتا ہے کہ یہ غلط ہے

تو مسلمان الحمد للہ جو خارجی فتنے ہیں، غیر مسلموں کے فتنے ہیں ان کو وہ جانتے ہیں، سمجھتے ہیں، پھر بھی اپنی ایمانی کمزوری کی وجہ سے دس بیس فیصد مسلمان پھنسے ہوئے ہیں لیکن جہاں یہ خارجی فتنے ہیں۔ وہیں پر کچھ داخلی فتنے بھی ہیں، داخلی کا مطلب یہ ہے کہ اندرونی فتنے ہیں، ہمارے فتنے ہیں، ہمارے اپنے مسلمانوں کے ہاتھوں سے وہ فتنے بنائے گئے ہیں، گھڑے گئے ہیں اور ہر دور میں ہمیشہ ان داخلی فتنوں نے اسلام کو نقصان پہونچایا ہے۔ اگر آپ تاریخ اٹھائیں گے تو پتہ چلے گا کہ اسلام کے بعد جب سے انشقاق وافتراق شروع ہوا ہے اس کے پیچھے پر سبائی گروپوں، رافضیوں، شیعوں اور دوسرے اپنے ہی لوگوں کا ہاتھ تھا انھوں نے

ان فتنوں کو جگایا ہے اور ان فتنوں سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان ہوا ہے اور یہ وہ فتنے ہیں، جن سے میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً دس بیس فیصد مسلمان واقف ہیں، باقی اکثر مسلمان ان فتنوں سے ناواقف ہیں، بلکہ وہ ان فتنوں کو عینِ اسلام سمجھ کر انھیں فتنوں کی باتوں پہ عمل پیرا ہیں اور اس کو دین سمجھ رہے ہیں، ان فتنوں کے پس پردہ وہ علماءِ سُوء ہیں، ہوائے نفس کے غلام ہیں جو گمراہ ہیں خود بھی گمراہ اور غلط راہوں پہ چل رہے ہیں اور امت مسلمہ کو بھی وہ گمراہ کرر ہے ہیں اور ان بُرے علماء نے کچھ اس طرح کا خول پہنا ہوا ہے اور کچھ اس طرح کا لبادہ اوڑھ رکھا ہوا ہے کہ آدمی کے لئے ایسے لوگوں کو پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ یہ حضرات اتنے بڑے عالم جو تقویٰ و پرہیز گاری کے نمونے نظر آرہے ہیں، کیا یہ اتنے بڑے فراڈی، اتنے بڑے مکار، اور اتنے بڑے دشمنِ اسلام ہوسکتے ہیں؟

یہ علامہ ہیں یہ مفکرملت، اسوۃُ الفقہاء، فخر المحدثین کا لقب لئے ہوئے بیٹھے ہیں کیا اس طرح سے اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے انہیں بغض اور اس طرح کا حسد ہوسکتا ہے؟

مسلمان ان فتنوں کو سمجھنے سے قاصر اور مجبور ہیں اور ہمارے ماحول اور معاشرے میں کچھ ایسے بھی مناظر پہلوان اور مولوی نظر آتے ہیں جو خالی ہواؤں میں کود پھاند کرتے ہیں اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وقت پورا کر دیتے ہیں اور امت کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہ حضرات دیتے ہی نہیں ہیں اور اپنی اپنی سنا کر لفافے وصول کر کے چلتے بنتے ہیں۔ ہم اگر عقیدۂ توحید کی بات کرتے ہیں ہم اگر شرک کی بات کرتے ہیں اور ہم کھول کھول کر کتابیں دکھاتے ہیں اور پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں کہ دیکھو میرے بھائیو یہ تمام قسم کی برائیاں، بدعقیدگیاں، تمہارے اندر موجود ہیں، یہ بدعات وخرافات پر مبنی اعمال اور عقیدے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ان کو درست کرلو، ان کو صحیح کرلو، یہ حضرات جو ہواؤں میں اپنی تلواریں چلاتے ہیں نہ یہ کہ کبھی اس نقطے کی طرف دھیان نہیں دیتے ہیں بلکہ جان بوجھ کر پینترے بدل کر اِدھر اُدھر آمین کی بات چھیڑ دیتے ہیں رفع یدین کی بات چھیڑ دیتے ہیں کہ سینوں پہ نیت باندھو، کہ کمر پہ نیت باندھو، کہ ٹخنوں پہ نیت باندھو، کہ ہاتھ کہیں نہ باندھو۔ یعنی دنیا بھر کی باتیں کرتے ہیں، اصل چیز سے

امت کو پھیر دیتے ہیں اور جو اصل پوائنٹ ہے اس پر کبھی سوچنے کا موقع نہیں دیتے ہیں اور دنیا کے سامنے یہ شور کر دیتے ہیں کہ جناب عالی! نہیں، نہیں ہمارا اختلاف بس یہی آمین، رفع الیدین کا ہے بقیہ امت سب ایک ہی ہے اور حد ہو گئی اپنے افکار، اپنے مسائل، اپنے باطل خیالات اور باطل نظریات کو نہایت دیدہ دلیری کے ساتھ ہمارے غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، آپ کو یہاں جو میں نے ابھی ایک جملہ استعمال کیا ہے کہ ''غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ'' آپ کو عجیب سا لگا ہوگا یہ کیسے، یہ کیا، غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ کون سا نام ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت یہ کسی کے مقلد نہیں تھے، یہ بھی غیر مقلد تھے، یہ حنفی مالکی شافعی کچھ بھی نہیں تھے، نہ ان کے شاگرد، نہ ان کے شاگردوں کے شاگرد، یہ کچھ بھی نہیں تھے۔

امام ابوحنیفہؒ یہ غیر مقلد تھے اس لئے ان کو غیر مقلد ہی کہوں گا، ان کو غیر مقلد کہو، کیونکہ یہ غیر مقلد ہی ہیں، ہمارے ملک کے جو احناف مقلدین ہیں یہ اپنی بدعقیدگیوں کو غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ہم ان کو غلط کہیں، ہم ان کو بدعقیدہ کہیں، ہم ان کو اندھا مقلد کہیں، ان کو گمراہ کہیں، ان کو مشرکانہ عقیدہ رکھنے والا کہیں، ان کو مرجیہ ماتریدیہ کہیں، ان کو اشعریہ کہیں، ان کو قادریہ، نقشبندیہ چشتیہ کہیں، ان کو سہروردیہ، رفاعیہ کہیں، تو پھر یہ مقلدین چیخ پڑتے ہیں یہ اپنے آپ کو حنفی کہنے والے چلا پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ارے ارے دیکھو یہ ہمارے امام ابوحنیفہ کو برا کہہ رہا ہے۔

ہمارے اماموں کی شان میں گستاخی کر رہا ہے

ہمارے اماموں کی برائی کر رہا ہے

ہمارے اماموں کو بدمذہب کہہ رہا ہے (نعوذ باللہ)

مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہم بات ان مقلدین کی کریں جو امام ابوحنیفہ کی طرف اپنی نسبت کئے ہوئے ہیں، ہم ان کی بدعقیدگی کی بات کریں، ہم ان کی برائیوں کی بات کریں، ان کی غلاظتوں کی بات کریں، تو پھر یہ امام صاحب کی بات کیسے ہو جاتی ہے، یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اگر بیٹا برا ہے تو کیا باپ بھی برا ہو جائے گا، بیٹا برا نکل گیا تو پھر باپ کو کیوں گالیاں

دیتے ہو۔

میرے بھائی! حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان کفر کی حالت میں مرا غرق ہو گیا تو نعوذ باللہ ثمّ نعوذ باللہ حضرت نوحؑ کی نبوت پر اس سے کچھ حرف آئے گا؟ ہم کنعان کو برا کہیں تو پلٹ کر ہم سے یہ کہے کہ دیکھو یہ میرے باپ نوح کو گالیاں دے رہا ہے، ان کی برائی کر رہا ہے، اس میں نوح کی کیا خطا ہے؟ بات سمجھ میں آئی کہ نہیں آئی۔

میں سمجھتا ہوں کہ فیصلہ یہیں رکھا ہوا ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے، اگر ہم مقلدین احناف کو جو اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں موجودہ دور میں ان کی بدعقیدگیاں اور گمراہیاں جو حنفی مولویوں نے کتابوں میں لکھی ہیں، ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ غلط ہیں، یہ گندی باتیں ہیں، یہ غلیظ ہیں، اسلام سے ان کا کوئی تعلق اور رشتہ نہیں ہے، تو یہ ہمیں کہتے ہیں کہ

امام ابوحنیفہ کو گالی دے رہا ہے

امام ابوحنیفہ کو برا کہہ رہا ہے

امام ابوحنیفہ کا گستاخ ہے

اماموں کو نہیں مانتا ہے

اماموں کی توہین کرتا ہے

یہ معقول بات ہے یا نامعقول بات ہے؟

میرے عزیزو! میں نے مثال دی ہے کہ کنعان غلط ہے تو نوح غلط نہیں ہو سکتے ہیں ابوطالب اگر کفر کی حالت میں مرے ہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر اس سے کوئی حرف نہیں آئے گا، نہ ان کی شان میں کسی قسم کی کمی آئے گی، اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اگر مقلدین احناف کی یہ غلطیاں ہیں تو غیر مقلد امام ابوحنیفہ کی شان میں اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا ہے، نہ ہی ان کی کوئی توہین ہو سکتی ہے یہ تو صرف امت کو دھوکہ دینے کے لئے چوری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم وزیر اعظم کے آدمی ہیں، ہم راشٹر پتی کے آدمی ہیں، اب چوری کیا ہے، نسبتیں لگاتے ہیں، کیوں اس لئے تاکہ ہم بچ جائیں کہ ہم فلاں لیڈر کے آدمی

ہیں،لوگ ہمیں چھوڑ دیں گے۔

لوگ چونکہ اس کو مقدس سمجھ رہے ہیں اس لئے ہمیں بھی معاف کر دیں گے اور کہیں گے یہ صحیح کرر ہا ہے واقعی وزیر اعظم یا راشٹر پتی نے یا کسی بڑے لیڈر نے اس کو حکم دیا ہوگا،تبھی تو یہ کہہ رہا ہے (استغفر اللہ) اس طرح کا دھونس یہ امت میں جماتے ہیں میں نے اس موضوع کو منتخب کیوں کیا اس زُمرے میں سارے احناف بشمول اِن احناف کے جو مختلف فرقے ہیں

چاہے جہمیہ ہوں

مرجیہ ہوں

اشعریہ ہوں

ماتریدیہ ہوں

زیدیہ ہوں

معتزلہ ہوں

معذرت کے ساتھ سارے اس کے اندر شامل ہیں۔

میں عوام کی بات نہیں کرتا، کیوں؟ اس لئے کہ ان بے چاروں کو تو پتہ ہی نہیں ہے، ان کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میں علماء احناف کی بات کرتا ہوں جو بڑی بڑی کتابیں لکھتے ہیں اور امت کے سامنے اس کو پیش کرتے ہیں اور علماء احناف وہ بھی ہر جگہ کے نہیں بلکہ علماء احناف بھی مختلف مقامات پر، مختلف ملکوں میں، مختلف العقیدہ، مختلف الخیالات ہوتے ہیں، تمام ملکوں کی بات نہیں کرر ہا ہوں بلکہ برِصغیر چاہے وہ انڈیا ہو، پاکستان ہو، بنگلہ دیش ہو، افغانستان ہو، تُرکیہ ہو تمام ممالک میں جو احناف ہیں، ان کی بات کرر ہا ہوں اور جھوٹ (اعوذ باللہ اعوذ باللہ) یہ جو ہمارے ملکوں کے مقلدین علماء ہیں اللہ انھیں ہدایت عطا فرمائے تھوک کے بھاؤ جھوٹ بولتے ہیں، اللہ کی قسم بتلا رہا ہوں اتنا جھوٹ اتنا جھوٹ کہ یہ حضرات شاید جھوٹ بولنے کو بھی باعث اجر و ثواب سمجھتے ہوں، اتنا جھوٹ اتنا جھوٹ کہ مجھے رافضی اور قادیانی بھی اتنا جھوٹا نظر نہیں آتا جتنا یہ ہمارے ملکوں کے حنفی کہلانے والے بولتے ہیں اور میں نام نہیں لوں گا میں حنفی ہی کہوں گا

کیونکہ وہ اندر کے نام ہیں ان کے اپنے خاندان کے ہیں، میں سب کو ایک ہی بھائی سمجھتا ہوں، خان صاحب ہوں، یا شیخ صاحب ہوں، چاہے مرزا صاحب ہوں، کوئی بھی ہوں، سب بھائی بھائی ہیں، صرف حنفی کی بات کروں گا کیوں؟ جب نام لیتا ہوں تو لوگ چیں بجبیں ہوتے ہیں اس نے ہمارا نام لے لیا، خوشی کی بات ہے یا بُرائی کی، یہ بتاؤ آپ ہمارا نام لیں گے تو ہمیں خوشی ہوگی کہ نہیں، ماشاء اللہ آپ بھی ہمارا نام جانتے ہیں، وہ ہمارا نام جانتے ہیں، لیکن ان کو چڑھ ہوتی ہے۔ میں نے کہا تو پھر ایسا نام ہی کیوں رکھتے ہو کہ چڑھ ہو، نام بھی رکھتے ہو چڑھتے بھی ہو یہ تو بُری بات ہے نا، آپ ہمیں کہو یہ اہل حدیث ہیں۔ واللہ فخر سے خوشی سے مسرت سے ہمارا سینہ پھولتا جائے گا۔ الحمد للہ امت سمجھ رہی ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے یہ اہل حدیث ہے، ہمیں تو چڑھ نہیں ہوتی ہے، پتہ نہیں کیوں بے چارے نام رکھتے ہیں خود کہتے بھی ہیں لیکن اگر ہم کہہ دیں تو ان کو چڑھ ہوجاتی ہے پتہ نہیں کیوں یہ ہمارا نام لیتے ہیں چلو نام نہیں لوں گا لیکن غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا نام لینا تو کوئی جرم نہیں ہے، ان شاء اللہ میں ان کے واسطے سے بات کروں گا نام نہیں لوں گا اور بتایا میں نے کہ کیوں نہیں نام لوں گا اس لئے کہ میں تینوں چاروں بھائیوں کو ایک ہی سمجھتا ہوں، میں ان میں کوئی فرق کرنے کا عادی نہیں ہوں، میں علماء کی بات کرتا ہوں عوام کی نہیں کررہا ہوں، کیوں عوام تو بے چارے ایسے ہیں کہ اگر ان کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ جن کی طرف ہم اپنی نسبتیں کررہے ہیں یہ مولوی حضرات نے یہ گھوٹالے کئے ہیں رب ذوالجلال کی قسم ہے اگر اس کے دل کے اندر ذرہ برابر بھی ایمان کی غیرت ہے تو وہ لات ماردے گا، ایسے مولوی کو کبھی اس کی طرف ایسی نسبت کرنا گوارا نہیں کرسکتا ہے۔ یہ میں عوام کی بات کررہا ہوں لیکن علماء، اللہ انھیں ہدایت عطا فرمائے کہ بُرے علماء ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں۔

بات بالکل لپیٹ کر میں آگے بڑھنا چاہوں گا کہ آج جتنی بھی بدعقیدگی اور جتنی بھی بے ایمانی کا ننگا ناچ ہمارے ملکوں میں کھیلا جارہا ہے اور یہ مولوی حضرات جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سوادِ اعظم ہیں نوے فیصد ہماری آبادی ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش کی ہے یہ جو ننگا ناچ بے

ایمانی کا ناچ رہے ہیں جتنی بھی جھوٹ اور دغابازی ہمارے ملکوں میں چل رہی ہے سب کے سب غیر مقلد امام ابوحنیفہ کے نام پر چل رہی ہے ان کا نام لے کر یہ تمام دکانیں امت کے اندر بڑی تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں اور جتنی بدعقیدگیاں اور برائیاں ہیں جتنی غلطیاں ان احناف کی ہیں یہ سب غیر مقلد امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور اس بے چارے (امام ابو حنیفہ) کو اتنا مظلوم بنادیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی ہو اس کے سر پر ڈالتے چلے جاتے ہیں اس لئے میں نے یہ بات محسوس کی اور اس کی ضرورت پڑی اور میرے پاس کچھ حقائق آئے۔ایک پرچہ جو میرے پاس اس وقت موجود ہے۔

مولانا مرغوب الرحمن مہتمم دارالعلوم دیوبند مدیر مولانا حبیب الرحمٰن استاد دارالعلوم دیوبند اور یہ ماہ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ مطابق نومبر ۲۰۰۰ء کا شمارہ ہے۔

اس میں انھوں نے مکمل طور پر یہ ثابت کیا ہے

''کہ ہم لوگ امام ابوحنیفہ کی ایک ایک چیز کو مانتے ہیں اور ہمارا عقیدہ بالکل امام صاحب کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہے اور بالکل محمد بن عبدالوہاب وائمہ اربعہ کا جو عقیدہ ہے وہی ہمارا بھی عقیدہ ہے۔''

اس پرچہ کے اندر انھوں نے یہ تمام دعوے کئے ہیں جو ان لوگوں کے عقائد ہیں، ہم نے ضرورت محسوس کی کہ امت کے سامنے ذرا یہ رکھ دیا جائے کہ بھائیو یہ سچ ہے یا غلط ہے آیئے اس کو واشگاف کیا جائے، جو امت کو اس طرح دھوکہ دیا جارہا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ جس عقیدے کو جن بدعقیدگیوں کو انھوں نے امام ابوحنیفہؒ کا مذہب سمجھ رکھا ہے، بہتر یہ ہے کہ اس کو دنیا کے سامنے کھول کر رکھا جائے، تاکہ امت مسلمہ کے اوپر حجت قائم ہوجائے، کل کو یہ دنیا نہ کہہ سکے کہ اے اللہ مجھے کوئی بتلانے والا نہ تھا، حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا کوئی نہ ملا، اس لئے میں اس کو دین اسلام سمجھتا رہا اور میں ان باتوں پر عمل کرتا رہا، تو میں نے اسی لئے اس موضوع کو منتخب کیا تاکہ امت کو متنبہ کروں، آگاہ کروں، جو سورہے ہیں تو ان کو جگاؤں اور ان کو بتلاؤں کہ میرے عزیزو! دیکھو ان کا جو عقیدہ ہے یہ غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا

عقیدہ نہیں ہے، دھوکے میں نہ پڑو، چوروں، ڈاکوؤں کا علم رکھو اور فرق کرنا سیکھو کہ چور کون ہے، ڈاکو کون ہے، غیر مقلد ابوحنیفہ بدعقیدہ ہیں یا بدمذہب ہیں؟ (نعوذ باللہ) یا جن لوگوں نے ان کی طرف یہ بدعقیدگی اور یہ بدمذہبیت اور برائیاں منسوب کی ہیں وہ غلط اور بدعقیدہ ہیں؟

یہ تو صرف ان کا نام لے لے کر ان کی طرف اپنی نسبتیں کر کر کے امام صاحب کو بدنام کر رہے ہیں اور اپنی دکانیں چلا رہے ہیں غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا عقیدہ و منہج کیا تھا ان کی طرف نسبت کرنے والے ان نقشبندیوں، ان ابوالاعلائیوں، چشتیوں، قادریوں، قادیانیوں، سہروردیوں، مرزائیوں، بریلویوں اور دیوبندیوں کا عقیدہ کیا ہے؟ امت اس بات سے، اس حقیقت سے ناواقف ہے۔ لیکن میں ان شاء اللہ آپ کے سامنے کھول کے رکھوں گا میری گفتگو نہ آمین پہ ہوگی نہ رفع یدین پہ ہوگی نہ سورہ فاتحہ پہ ہوگی کیوں؟

اس لئے کہ میں عقیدۂ توحید کو نہایت ہی اہم اور بنیادی مسئلہ سمجھتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ ایک انسان کا اگر عقیدہ درست نہیں ہے اور وہ زور سے نہیں لاؤڈ اسپیکر لگا کر آمین بولے تو بھی اس کی آمین کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں ہے تو وہ نماز بھی پڑھے تو اس کی نماز کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس لئے میری عادت ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ میں عقائد پہ گفتگو کرتا ہوں مسائل نہیں چھیڑتا، مسائل جو امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب ہیں وہ ہمارے مولوی حضرات علماء حضرات بیان کرتے ہیں ان سے آپ سنتے رہتے ہیں لیکن میں عقائد کے مسئلے کو لے کے آیا ہوں مسائل کے اوپر میری قطعاً کوئی گفتگو نہیں ہوگی۔ ہم اکثر سائز کرتے ہیں عقائد پر، گفتگو عقائد پر ہوگی کیوں؟

ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ کے سامنے عقیدۂ توحید کو صاف اور شفاف طریقے سے رکھ دیا گیا اور امت مسلمہ نے اس عقیدے کو اختیار کر لیا تو ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ وہ متبع سنت بھی ہو جائے گی، اور وہ سب کچھ کرنے لگے گی جو اس کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کرتے تھے ان کو سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ امت کی صفوں میں اتحاد پیدا ہوگا، جب تک امت کے

دلوں میں توحید نہ ہوگی، تب تک ان کی صفوں میں وحدت پیدا ہوسکتی ہے؟ نہیں پیدا ہوسکتی ہے۔

اس لئے یہی ضرورت ہے کہ توحید کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے تا کہ اتحاد و اتفاق امت کے اندر پیدا ہو۔ یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے کچھ بدعقیدہ، گمراہ اور برے علماء، امت کے سامنے نہ جانے کیا کیا بات کرتے ہیں اخلاق و مروت اور رواداریوں کی بات کرتے ہیں، اتحاد و اتفاق کے نعرے لگاتے ہیں، لیکن جو اتحاد و اتفاق کی اساس اور بنیادیں ہیں وہ امت کے سامنے بیان ہی نہیں کرتے ہیں، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جو تم کررہے ہو وہ تم کرو اور جو ہم کررہے ہیں وہ ہم کریں تم جیسے کررہے ہو تم کرو اور آجاؤ ہم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں، یہ برے لوگ ہیں۔

کیوں؟ آگ اور پانی دونوں ایک جگہ اکٹھا ہوسکتے ہیں؟ نہیں ہوسکتے۔

مُلحِد اور مومن کبھی جمع نہیں ہوسکتے؟

کفر اور اسلام کبھی دونوں تفاہم نہیں کرسکتے۔

سنت اور بدعت کبھی جمع ہوسکتی ہے؟

اور شرک اور توحید کبھی جمع ہوسکتے ہیں؟

نہیں ہوسکتے۔ ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔

تو موحد اور مشرک دنوں کیسے جمع ہوسکتے ہیں؟

اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ عقیدۂ توحید کو امت کے سامنے بیان کیا جائے۔

اب آیئے قرآن کریم کی جس آیت کی تلاوت میں نے کی ہے اس کا ترجمہ سنئے، ترجمہ غور سے سنئے یہی ترجمہ تو میری پوری تقریر کا نچوڑ ہے ترجمہ آپ کی سمجھ میں آگیا، قرآن کی یہ بات سمجھ میں آگئی تو اللہ کی قسم پورا موضوع آپ کی سمجھ میں آجائے گا۔ نقشہ آپ کے سامنے ہے منظر آپ کے سامنے ہے۔

''کہ امام ابوحنیفہ اک ساحل سمندر پر کھڑے ہیں اور ان کی طرف نسبت کرنے والے ایک ہی ٹولی اور جماعت کے ہیں لیکن نام الگ الگ ہیں، میں نام نہیں لینا چاہتا، سب کہہ رہے

ہیں کہ وہ ہمارے امام ہیں، وہ ہمارے امام ہیں، وہ ہمارے امام ہیں، سب کہہ رہے ہیں وہ ہمارے امام ہیں، ایک طرف یہ لوگ چلاّ رہے ہیں، اس تناظر میں قرآن کریم کی جو آیت میں نے پڑھی ہے اس کا ترجمہ سنئے تب سمجھ جائیں گے، ان شاء اللہ، اگر میں تقریر بند بھی کردوں تو مجھے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، لیکن پھر بھی اس کو سمجھیں۔ اس موضوع سے قرآن کا بے حد تعلق ہے میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن کریم اسی موضوع کے لئے نازل ہوا ہے لیکن یہ میں ضرور کہوں گا کہ قرآن کریم قیامت کی صبح تک کے لئے نازل ہوا ہے اور یہ محمد رسول ﷺ کا زندۂ جاوید معجزہ ہے اور قیامت تک پیش آنے والے تمام فتنوں تمام فسادوں اور تمام قسم کی بیماریوں کا تریاق اور اس کی دوا ہے، امت محمدیہ کے اندر جتنے بھی فتنے پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کنایۃً اشارۃً وضاحۃً صراحۃً سب کا ذکر فرمادیا ہے سمجھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

قُلْ يَاۤأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ (آل عمران ۶۴)

اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ: اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی انصاف والی بات کی طرف جو ہم میں تم میں برابر ہے اور وہ انصاف والی بات کیا ہے؟ وہ انصاف والی بات یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔

بات سمجھ میں آرہی ہے؟ اہل کتاب کون ہیں؟ یہود و نصاریٰ

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ حکم دے رہا ہے کہ آؤ ایک ایسے انصاف والی بات پر جو ہمارے تمہارے درمیان برابر ہے۔ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت و بندگی نہ کریں، بات ختم ہوگئی لیکن آگے اللہ رب العزت ایک قید اور لگا رہا ہے و لا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا کا جملہ اس بات کی وضاحت کررہا ہے کہ بہت سارے عبادت گزار ایسے بھی ہوں گے جو اس برائی میں ملوث ہوں گے، ہوسکتا ہے جو برائی آگے آرہی ہے، اسی لئے اللہ نے اس کی قید لگائی ہے، صرف عبادت کے اوپر بات نہیں رکھا کہ عبادت کرتے جاؤ کرتے جاؤ،

اللہ کو مانو

ایشور کو مانو

رام کو مانو

رحیم کو بھی مانو

سیتا اور گرلیش کو بھی مانو

بھگوان بدھ کو بھی مانو

سب کو مانتے رہو اور عبادت اللہ کی کرتے جاؤ اور جب کبھی موقع پڑے تو مندروں میں سر بھی جھکا دو۔ اور کہو کہ ہم مسلمان ہیں، (نعوذ باللہ) اللہ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ صرف ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں

وَلاَ نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا.

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، گویا عبادت کرو گے اللہ ہی کے لئے رکوع سجدے طواف بھی کرو گے، لیکن اس کے ساتھ کسی کو شریک کرو گے تو یہ عبادت قابل قبول نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے عبادت بھی کرو اور رب ذوالجلال کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہ کرو

وَّ لا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تیسرا اصول اتحاد و اتفاق کا ہم میں یہ ہے کہ ہم میں ایک دوسرے کو کوئی رب نہ بنائے، یعنی ہم ایک دوسرے کی تقلید نہ کریں، ایک دوسرے کو ہم رب نہ بنائیں فَاِنْ تَوَلَّوْا اے نبی ان سے کہو یہ تین باتیں ہیں ان تین باتوں کے اوپر اور اگر یہ لوگ ان تین باتوں کو تسلیم کر لیتے ہیں پھر تو ٹھیک ہے۔ اور اگر ان تین باتوں کو نہیں تسلیم کرتے ہیں فَقُولُوا اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ ان سے کہو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں۔ ان یہود و نصاریٰ سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

آگے سنو! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِيْٓ اِبْرَاهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ. (آل عمران:٦٥)

اے یہودیو! اور اے نصرانیو! ابراہیم کے بارے میں تم لوگ کیوں جھگڑتے ہو۔

ذرا غور سے سنو میرے بھائیو! اللہ کی قسم بہت واضح آیتیں ہیں بہت صاف اور ستھری امت کی نشان دہی کر رہی ہیں یہ آیتیں، اللہ کا کلام ہیں، اس لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔

اگر اس کے مفہوم سے نام نکال کر موجودہ نام رکھ دیئے جائیں، یہ بات بالکل وہی کہی جارہی ہے جیسے اس دور کے لوگوں کے لئے کہی جارہی ہے بات وہی ہے منظر وہی ہے سب کچھ وہی ہے صرف نام کو ہٹا کر ہمارے دور کے نام کو رکھ دیا جائے بات بالکل وہی کہی جارہی ہے جھگڑا ہے ہی ابراہیم کی جگہ پر آپ سمجھ رہے ہیں؟ کس کو رکھ دیا جائے میں نہیں کہوں گا ابراہیم کے بارے میں، اے یہودیو! اے نصرانیو! کیوں جھگڑ رہے ہو حالانکہ تورات اور انجیل اس کے بعد نازل کی گئی ہیں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ہو؟

واللہ بتلا رہا ہوں میرے سامنے تو بالکل وہی منظر ہے، ایسا لگتا ہے جیسے اللہ اس دور کے مسلمانوں کو یہ سمجھا رہا ہو کہ وہ اہل کتاب تھے یہ بھی اہل کتاب کی طرح، کتاب قرآن ان کے پاس موجود ہے:

وقالتِ الیَهُودُ لَیْسَتِ النصاریٰ عَلٰی شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارىٰ لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ، كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ. (سورہ بقرۃ:۱۱۳)

یہودی کہتے ہیں نصرانی باطل، نصرانی کہتے ہیں یہودی باطل، وھم یتلون الکتاب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کتاب پڑھ رہے ہیں بالکل وہی منظر آج ہمارے ماحول میں ہے، ایک کہتا ہے وہ کافر ہے، ایک کہتا ہے یہ کافر ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہی امام کے ماننے والے ہیں۔

خان صاحب (مولانا احمد رضا خان بریلوی) کہتے ہیں، شیخ صاحب کافر ہیں، شیخ صاحب (مولوی اشرف علی) کہتے ہیں خان صاحب کافر ہیں، وھم یتلون الکتاب اللہ فرماتا ہے یہودی کہتے ہیں نصرانی کافر، نصرانی کہتے ہیں یہودی کافر، حالانکہ یہ دونوں کتاب پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہی امام ابوحنیفہؒ کو ماننے والے ہیں۔ میرے سامنے اللہ کی قسم منظر وہی ہے۔

نام اگر بدل دیئے جائیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے ابراہیم کے بارے میں تم دونوں کیوں جھگڑتے ہو، اے یہودیو! اے نصرانیو! وہ کہتے ہیں وہ ہمارے ہیں، وہ کہتے ہیں وہ ہمارے ہیں۔ جب ابراہیمؑ تمہاری توریت اور تمہاری انجیل سے بہت پہلے تھے، وہ تو اس وقت موجود بھی نہیں تھے، جب تم عدم سے وجود میں آئے ہو، جب توریت نازل ہوئی ہے، انجیل نازل ہوئی ہے، ابراہیم تو موجود بھی نہیں تھے، پھر ان کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔

سنو مقلدو! جب تم نے مذہب بنائے اس وقت بے چارے امام ابوحنیفہ موجود تھے؟ بولو! موجود تھے؟ نہیں، میں نے کہا منظر وہی ہے، بھائیو! سنو قرآن کی آیت کریمہ سے لفظ لفظ بالکل وہی صادق آرہا ہے، آگے بڑھتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ توریت اور انجیل تو ان کے بعد ہی نازل کی گئی ہیں کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ہو؟ سنو!

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (آل عمران:٦٦)

سنو! تم لوگ اس میں جھگڑ چکے جس کا تمہیں علم تھا، پھر اب اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ابراہیمؑ کی حقیقت کیا ہے؟ وہ کیا تھے؟ ان کا عقیدہ اور خیال کیا تھا؟ تمہیں پتہ کیا ہے؟ تمہیں تو علم ہی نہیں ہے، تو تم ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو؟ کیوں؟ یہ تو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے اور فرماتا ہے۔ سنو اب اللہ ایک اٹل فیصلے کی طرف آرہا ہے رب ذوالجلال نے یہودیوں اور نصرانیوں کے سامنے ایک اٹل فیصلہ رکھا ہے اور کیا فرمایا کہ:

مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (آل عمران:٦٧)

سنو! ابراہیم نہ تو یہودی تھے، نہ نصرانی تھے، بلکہ وہ یک طرفہ خالص مسلمان تھے وہ مشرک بھی نہیں تھے یہ ایک تیسرا جملہ ہے، وہ مشرک بھی نہ تھے، یہ تیسرے گروپ کو جواب دیا جارہا

ہے، جس کی وضاحت ابھی کروں گا، کہ یہ تیسرا گروپ کون سا تھا جو اپنی نسبت ابراہیم کی طرف کیا کرتا تھا۔

اللہ فرماتا ہے: ابراہیم نہ تو یہودی تھے، ابراہیم نہ نصرانی تھے بلکہ یک طرفہ خالص مسلمان تھے **وما كان من المشركين** وہ مشرک بھی نہیں تھے

اللہ اکبر! میں کہتا ہوں کہ ابراہیم کی جگہ پر امام ابوحنیفہ کو رکھ دیا جائے تو......

امام ابوحنیفہ نہ حنفی تھے

نہ چشتی تھے

نہ قادری تھے

نہ سہروردی تھے

نہ معتزلی تھے

نہ نقشبندی تھے

نہ صوفی تھے

نہ بریلوی تھے

نہ دیوبندی تھے

بلکہ وہ خالص مسلمان تھے، وہ مشرک بھی نہ تھے بات واضح ہے کہ نہیں؟ پھر کیوں جھگڑتے ہو امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں، اپنی ساری بدعقیدگیاں ساری غلاظتیں بے چارے امام ابوحنیفہ پر تم کیوں تھوپتے ہو، منظروہی ہے، بالکل منظروہی ہے۔ سنو! اللہ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران:٦٨)

لوگوں میں سب سے زیادہ ابراہیم سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنھوں نے ان کا کہنا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے، مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ ہی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا

﴿يَشْعُرُوْنَ﴾ (آل عمران:٦٩)

اے وہ لوگو جو ابراہیم کے نقش قدم پر چل رہے ہو، اے وہ لوگو جو محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چل رہے ہو، جو ایمان لا چکے ہو، سنو! سنو! اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں تمہیں راہِ ہدایت سے ہٹادیں، دراصل وہ خود اپنے آپ کو گمراہ کررہے ہیں اور سمجھتے نہیں، لیکن اہل کتاب کی ایک جماعت جو اپنی نسبت عیسیٰ کی طرف کررہی ہے۔ جو اپنی نسبت موسیٰ کی طرف کررہی ہے، ان میں سے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں سیدھے راستے سے ہٹادیں، گمراہ کردیں، دراصل وہ خود اپنے تئیں گمراہ کررہے ہیں، اپنے آپ کو گمراہ کررہے ہیں اور انھیں علم نہیں ہے، وہ سمجھتے نہیں ہیں۔ اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿يَآهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴾ (آل عمران:٧٠)

اے اہل کتاب تم جان بوجھ کر یہ کفر کیوں کررہے ہو تم جانتے ہو کہ یہ غلط ہے تم جانتے ہو کہ یہ نبی صحیح ہے یہ نبی صحیح دین لے کر آیا ہے، پھر بھی تم کفر کیوں کررہے ہو۔

يَآهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (آل عمران:٧٠)

اے اہل کتاب کیوں تم حق کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر کے حق اور باطل کو خلط ملط کررہے ہو کیوں حق کو چھپاتے ہو، جان بوجھ کر اس حق کو لوگوں کے سامنے کیوں نہیں پیش کرتے ہو، سورہ آل عمران آیت ٦۴ سے ۷۱ تک آیتیں اور اس کی تفسیر آپ پوری پڑھ لیں بات آپ کی سمجھ میں مکمل طور پر آجائے گی۔

یہ جو آیت کریمہ ہے کچھ خلاصے کچھ اس کے اہم پوائنٹس آپ کے دماغوں میں آچکے ہوں گے لیکن مختصراً میں اس آیت کریمہ کے چند پوائنٹس آپ کے ذہنوں میں رکھنا چاہتا ہوں۔

پہلی آیت ٦۴ اس کے اندر تین باتیں اللہ عزوجل نے بڑی اہم فرمائی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱-صرف اللہ کی عبادت کی جائے۔

۲-اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

۳-کسی کو شریعت سازی کا مقام نہ دیا جائے۔ کسی کی تقلید نہ کی جائے۔ کسی کو رب نہ بنایا جائے۔

یہ تین باتیں پہلے اللہ نے فرمائیں اس کے بعد اللہ نے فرمایا:

کہ ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ ہی وہ نصرانی تھے۔ ساتھ ہی اس کا شان نزول سنتے چلئے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کریمہ کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ نجران کے نصرانی کے پاس کچھ علماءِ یہود آئے اور انھوں نے نبی ﷺ کے سامنے جھگڑنا شروع کردیا، ہر فریق اس بات کا دعویٰ کرر ہا تھا کہ ابراہیم ہم میں سے تھے۔یعنی یہودی یہ کہہ رہے تھے کہ وہ ہم میں سے تھے، عیسائی کہہ رہے تھے کہ ابراہیم عیسائی تھے۔ دونوں آپس میں ابراہیم کو بانٹ رہے تھے۔تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

﴿ماكانَ ابراهيم يهوديًّا وَّلاَ نصرانياً﴾

وہ یہودی بھی نہیں تھے اور اور نصرانی بھی نہیں۔ یادرکھو مسلمان مشرک نہیں ہوتا تو پھر یہ جتنے آج ٹولے دیکھ رہے ہو آپ ادھر اُدھر اسلام کی طرف نسبتیں کرنے والے ہیں جو بھی کرتے ہیں، پھر وہ مشرک بھی نہیں ہیں؟ اسلئے کہو الحمدللہ میں مسلمان ہوں اور مشرک بھی نہیں ہوں ہاں یہ کہنا جائز ہے پھر دیکھو کہ کیسے فرق پیدا ہوتا ہے، کس طرح تمیز پیدا ہوتی ہے، یہ اسلام نے ہمیں تمیز دی ہے کہ مسلمان بھی کہو اور اپنے آپ کو یہ بھی کہو کہ میں مشرک نہیں ہوں۔

کیونکہ بہت سارے اسلام کے نام لینے والے دندناتے پھر رہے ہیں اور وہ مشرک ہیں، ومايُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مشرِكُون (سورہ یوسف:۱۰۶) اللہ فرماتا ہے کہ بہت سارے اپنے آپ کو مومن کہنے والے مشرک ہیں وہ شرک میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

بزرگو! عزیزو! ابراہیمؑ مشرک نہ تھے اسی طرح اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو ابراہیمؑ کی بات مانے وہ ابراہیمی ہے، جو ابراہیم کی بات مانے وہی کیا ہے وہی ابراہیمی ہے، اور نبی اور مومنین ان کے دین پر ہیں۔

اللہ نے فرمایا اہل کتاب مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں، اسی آیت کریمہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہمیشہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کو گمراہ کریں۔ اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب حق اور باطل کو خلط ملط کرکے پیش کرتے ہیں یہ ان کی

پہچان ہے۔اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب حق باتوں کو چھپاتے ہیں،امت کے سامنے کھول کر کے بیان نہیں کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کھل کر تردید کر رہا ہے کہ ابراہیم کا تعلق ان میں سے کسی سے نہیں تھا۔یہ آیت کریمہ کا مفہوم ہے۔

اب آگے بڑھتا ہوں اور تیسرے گروپ کی طرف آتا ہوں یہ دو گروپ یہودیوں نصرانیوں کے،اللہ کے رسول ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا تھا لتبتعن سنن من کان قبلکم اے میری امت کے لوگ ایک زمانہ آئے گا کہ تم لوگ اپنے پچھلے لوگوں کے نقش قدم پر،قدم سے قدم ملا کر کندھے سے کندھا ملا کر چلو گے یعنی جو کچھ پچھلی امتوں نے کیا ہے ویسی ہی حرکتیں،تم بھی کرو گے یہاں تک کہ لو دخلوا حجرا لدخلتموہ اگر وہ کسی چٹان کے سوراخ میں داخل ہوتے ہیں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔

مطلب یہ ہے کہ جو افکار ان کے،جو حیلے ان کے،جو دلائل ان کے،جو بہانے ان کے، جو خیالات ان کے،جو معتقدات ان کے اور وہ سب چیزیں تمہارے اندر بھی،اسی طرح کی خامیاں پیدا ہوں گی،خرابیاں پیدا ہوں گی،یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی سوراخ میں داخل ہو گے،صحابہ کرام نے فرمایا کہ اے اللہ کے نبی کیا وہ یہود ونصاری ہیں،تو آپ ﷺ نے فرمایا:یہود ونصاریٰ کے سوا اور کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ آیت کریمہ مکمل،اور جو میں نے بات کہی ہے مکمل تائید کر رہی ہے،یہ حدیث پاک کے بالکل مطابق ہے۔جو یہودیوں نصرانیوں اور ابراہیم کے درمیان تھا،آج بھی وہی منظر ہے۔اب تیسرے گروپ کا حال بھی سنتے چلو،

''اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کفار مکہ اور مشرکین مکہ یہ سب اولادِ ابراہیم ہی ہیں یعنی اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں،اور اس بات کے اوپر کفار مکہ کو ناز تھا،ان کو فخر وغرور بھی تھا اور وہ کہتے بھی تھے کہ ہم ابراہیم کی اولاد ہیں،حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں،ویسے حضرت اسماعیل کی اولاد برسوں تک توحید پر گامزن رہی ہے،حضرت ابراہیمؑ نے دعوتِ توحید دے دے کر کے ان کو موحد اور سچا پکا مسلمان بنایا ہوا تھا اور برسوں تک وہ دین ابراہیمی پر کاربند بھی تھے مگر وقت

کے ساتھ ساتھ انھوں نے اللہ کی تعلیمات میں اور ابراہیم کے درسِ توحید میں، انھوں نے جو درس اور نصیحتیں دی تھیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انھوں نے وہ درس توحید بھلا دیا، پھر ان کے اندر توحید اور اس دینِ ابراہیمی کے شعائر اور ان کی نشانیاں کچھ بھی ان کے درمیان باقی نہ رہیں یہاں تک کہ بنوخزاعہ کا سردار عمرو بن لوی منظر عام پر آیا اور عمرو بن لوی کون تھا یہ بنوخزاعہ کا سردار تھا یہ بڑا ہی نیک، بڑا ہی متقی، بڑا ہی پرہیز گار، بڑا ہی صدقہ کرنے والا، خیرات کرنے والا، بڑا ہی خوش اخلاق اور خوش گفتار تھا اور دینی معاملات میں اسے بڑی گہری دلچسپی تھی یہی وجہ تھی کہ مکہ کے لوگ اس سے محبت کرتے تھے، محبت اور عزت کی نظر سے اسے دیکھتے تھے اس کو بڑے علماء اور بڑے اولیاء میں سے شمار کرتے تھے اور اس کو اپنا بڑا عالم سمجھ کر کے اس کی اتباع اور پیروی بھی کرتے تھے پھر یہی عمرو بن لوی ملکِ شام جاتا ہے وہاں دیکھتا ہے کہ ملکِ شام میں کچھ لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں جب اس نے دیکھا کہ یہاں بتوں کی پوجا ہو رہی ہے تو اس نے سمجھا کہ یہ بڑی اچھی چیز ہے کیوں؟ اور یہ بھی برحق ہے اس لئے کہ ملکِ شام وہ ملک ہے جو نبیوں کے اترنے کی جگہ ہے، اللہ کے کلام کے اترنے کی جگہ ہے، بڑی مقدس سرزمین یہ بھی ہے یہاں تو انبیاء اور رسل آئے ہیں تو جو اتنی مقدس سرزمین ہو تو یہاں جو چیز کی جا رہی وہ بھی بڑی مقدس ترین چیز ہے اور بڑی اچھی چیز ہے۔ اس لئے اس نے وہاں سے ایک بت لیا جس کا نام کیا تھا؟...... اپنی تاریخ جب تم بھولو گے نا اسی طرح سے مٹا دیئے جاؤ گے وہی عمرو بن لوی ہے وہاں سے ایک بت خرید کر لاتا ہے اس بت کا نام ہُبل تھا، اس نام کا بت لے کے وہ مکہ آتا ہے۔ اور خانۂ کعبہ کے اندر لا کر کے اس کو نصب کر دیتا ہے، اب عقیدت و محبت کی نیرنگیاں دیکھئے یہ بڑا ولی بڑا متقی آدمی تھا اور یاد رکھو برائیاں کبھی بھی بُری شکل وصورت میں دنیا کے اندر نہیں پھیلتی ہیں بُرائیاں ہمیشہ خیر کے زیر سایہ پھیلتی ہیں۔ تقوے پرہیز گاری کے زیر سایہ پھیلتی ہیں، اگر میں برا ہو جاؤں اور آپ سے کہوں کہ شراب پیو تو شراب پیو گے؟ لیکن اگر متقی اور پرہیز گار ہاتھوں میں تسبیح مصلے اور مالے لٹکا کر اور پگڑ باندھ کر پیر اور آپ کو مرید بنالوں، اور کہوں بھی تو کہو گے حضور پیتا ہوں، پیتا ہوں سرکار پیتا ہوں

بہ مئے سجادہ رنگیں کن
گرت پیر مغاں گوید

شیخ سعدی کہتے ہیں یہ جامی کا شعر ہے کہتے ہیں کہ اگر پیر کہتا ہے کہ اس مصلے کو شراب کے ڈرم کے اندر ڈال دے تو ڈال دے، کیوں کہ تو اس وقت تک اللہ تک نہیں پہونچ سکتا، جب تک کہ اپنے مرشد کی بات نہ مان لے۔

عرض یہ کرنا تھا کہ برائیاں ہمیشہ خیر کے زیر سایہ پھیلتی ہیں بعض لوگ تو اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ارے

اتنا بڑا متقی

اتنا بڑا پرہیزگار

اتنی بڑی بڑی کتابیں لکھنے والے یہ شیخ الحدیث

یہ فخر المحدثین

یہ محدث کبیر

یہ فقیہ الامت

یہ حکیم الامت

یہ حکیم الاسلام

یہ قطب العالم

یہ ایسی باتیں کیسے کر سکتے ہیں

ان سے کہو کہ برائی برائی کہہ کر نہیں پھیلتی ہے، بلکہ برائی ہمیشہ خیر کا سہارا لے کر پھیلتی ہے، بات سمجھ میں آئی کہ نہیں آئی۔ عمرو بن لوی یہ ہبل بت لایا خانہ کعبہ میں نصب کیا، اب دیکھو عقیدت ومحبت کی نیرنگیاں اہل مکہ کے ساتھ اس نے کہا آؤ اللہ کے ساتھ شرک کرو، اور اس نے ایسے نہیں کہا کہ شرک کرو، اس نے کہا یہ بت مقدس ہے، یہ میں کہاں سے لا رہا ہوں؟ میں یہ ملک شام سے لا رہا ہوں جو نبیوں کے اترنے اور اللہ کے کلام کے اترنے کی سرزمین ہے۔ اس

مقدس سرزمین سے جو چیز آ رہی ہے وہ بھی مقدس،

وہاں کی ہوائیں بھی مقدس،

وہاں کے باتھ روم بھی مقدس،

بیت الخلاء بھی مقدس،

وہاں کے پرنالے بھی مقدس،

وہاں کے مور اور کبوتر بھی مقدس،

وہاں کے چوہے اور بلی بھی مقدس،

وہاں کا سب کچھ مقدس،

سنو! ایک واقعہ ہے اور وہ جھوٹ واقعہ ہے اس غیر مقلد امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ وہ ہمارے امام ہیں اور وہ گئے مدینے کے اندر تو ایک ہفتے تک اس نے نہ پیشاب کیا نہ پاخانہ کیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں نبی ﷺ کے قدمِ مبارک یہاں پڑے ہوں اور ابوحنیفہ وہاں پیشاب کرے۔ استغفر اللہ، تو میں نے کہا یہ تو صحابہؓ کرام سے بھی زیادہ محبت کرنے والے ہو گئے۔ نعوذ باللہ، یہ اس غیر مقلد امام ابوحنیفہ پر الزام ہے بے چارے پر، یہ الزام ان پر حنفیہ مقلدین نے لگائے ہیں، استغفر اللہ، استغفر اللہ۔

بہر حال عرض کر رہا تھا کہ عمرو بن لوی چونکہ اہل مکہ کی نظروں میں ولی اللہ تھا، متقی اور پرہیزگار تھا، اس لئے سب لوگوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا، اس کے بعد بیت اللہ، پورا حجاز اس کے لپیٹ میں آ گیا پورے اہل مکہ اسی کے نقشِ قدم پر چلنے لگے، کیوں؟ اس لئے کہ اہل مکہ حرم کے پاسبان تھے، وہ کعبے کے نگہبان تھے، وہ کعبے کی حفاظت کرنے والے تھے، بت پرستی جب کعبے ہی سے اٹھے تو پھر معاملہ کیا ہوگا ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اگر کعبے ہی سے کفر نکلے تو پھر مسلمانی کہاں باقی رہ جائے گی، تو چونکہ عمرو ابن لوی بڑا پرہیزگار اور نیک تھا اس لئے اس نے لوگوں کو بلایا اور اس کے بلانے پر لوگوں نے اس بت کی

پوجا شروع کردی اور یہی شروعات ہے، اس حجاز کے اندر بت پرستی کی، بت پرستی کی ابتداء کس نے کی؟ عمرو بن لوی نے کی، جو قبیلۂ بنوخزاعہ کا سردار تھا، ہبل نام کا بت شام سے لایا اور مکہ کے اندر نصب کیا اور پورے مکہ کو اس نے دعوت دی، شرک کرنے کی اور پھر اس کے بعد طائف کے میدان میں لات کا بت رکھا گیا، اس کے بعد منات رکھا گیا، عزی رکھا گیا پھر اس طرح سے بتوں کی کثرت ہوگئی اور اتنی بھرمار ہوگئی۔ اللہ اکبر کہ خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے، ایک جن جو عمرو بن لوی کے ساتھ کام کرتا تھا اس نے کہا جدہ کے اندر بت دفن ہیں جو نوح کے زمانے کے ہیں جاؤ نکال کر کے لاؤ، چلو میں جگہ بھی بتلا دیتا ہوں مکہ سے عمرو بن لوی کو جدہ لے کر گیا اور بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے اس کو کھودا گیا تو ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر یہ پانچ پنجتن پاک جو نوح کے زمانے میں تھے، جدہ میں دفن تھے عمرو بن لوی نے اس کو نکالا اور نکال کر حج کے دنوں میں تقسیم کردیا اور مختلف قبائل عرب میں بھی اسے تقسیم کر دیا، نوحؑ کے زمانے کے بت تھے اس طرح سے جناب عالی، پھر خانہ کعبہ بتوں سے بھر گیا بتوں سے پٹ گیا، جیسا کہ میں نے بتلایا اس طرح بت پرستی ان کی گھٹیوں میں پڑگئی، جنھیں فخر تھا کہ وہ دینِ ابراہیمی پر قائم و دائم ہیں، یہ کیا ہو گئے وہی لوگ کفار و مشرکین کے صفوں میں داخل ہو گئے اور یہ وہ لوگ تھے جو اپنی نسبت ابراہیمؑ کی طرف کرنے پر فخر سمجھتے تھے اور کہتے تھے یہی ابراہیم کا دین ہے جو ہم کر رہے ہیں، یہی ابراہیم کا دین ہے، ہم اس ابراہیم کے دین پر قائم و دائم ہیں کسی طرح کی بھی وہ حرکتیں کرتے تھے اس کی نسبت کس کی طرف کرتے تھے؟ ابراہیم کی طرف کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ہم ابراہیم کے دین پر قائم ہیں وہ کیا کیا کرتے تھے میں مختصراً پانچ چھ پوائنٹس آپ کو بتلاتا چلوں۔

وہ ان بتوں کے ساتھ کسی قسم کی حرکتیں کرتے،

وہ بتوں کی مجاوری کرتے تھے

ان کی پناہ ڈھونڈھتے تھے

انھیں زور زور سے پکارتے تھے

یاہبل

یاعزیٰ، یامنات

جس طرح سے آج

یاگنیش

یاشری کرشن

یابھگوان

یاغوث

یاخواجہ

یاپاک پنجتن

یاحسین

یامولیٰ علی

یابہرائچی

یااجمیری

جس طرح آج پکارے جارہے ہیں اسی طرح سے

یاہُبل، یالات، یاعزیٰ، یامنات، وہ بھی پکارتے تھے،

حاجت روائی بھی کرتے تھے،

وہ کہیں بھی ہوں ہم ان کو پکارتے ہیں۔

تو وہ ہماری مدد کے لئے پہونچ جاتے ہیں،

ان کو مشکل کشا سمجھتے تھے،

بیٹی بیٹا دینے والا سمجھتے تھے،

اوران کو سفارشی سمجھتے تھے،

اور کہتے تھے ھٰؤلاء شفعاء نا عند اللہ یہ تو ہمارے وسیلہ ہیں، اللہ کے پاس ہم ان کو وسیلہ

بناتے ہیں، اللہ کے دربار میں اس طرح سے وسیلہ بنانے سے
اللہ ہماری دعائیں قبول فرماتا ہے۔ (نعوذباللہ)
اس طرح کا یہ عقیدہ رکھتے تھے،
بتوں کا وہ حج کرتے تھے
طواف کرتے تھے
ان کے سامنے نہایت ہی عجز وانکساری سے پیش آتے تھے
انھیں سجدے بھی کرتے تھے
یعنی اسی طرح سے جس طرح سے خانۂ کعبہ میں سجدہ کرتے تھے، آج ان کو دیکھو تو خانۂ کعبہ میں دندناتا پھرتا ہے،
لیکن اگر اجمیر جاتا ہے تو الٹے پاؤں نکلتا ہے، بابا کہیں ناراض نہ ہوجائیں۔
اتنا عاجز، اتنا مجبور،
اس مردے سے اتنا ڈرتا ہے۔
اللہ سے اتنا نہیں ڈرتا ہے، جتنا اس مردے سے ڈرتا ہے، (اعوذباللہ)
ایک مولوی نے کہا کہ:

آج تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم مزاروں کے سجدے کرتے ہیں، ہم مزاروں کے سجدے تھوڑی کرتے ہیں، سجدے کے ارکان کیا ہیں، تمہیں پتہ ہے؟ سجدے کے اتنے اتنے ارکان ہیں، سجدے میں سات اعضاء کا زمین پر جھکانا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح سے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا ضروری ہے، میں نے کہا ان جاہل مولویوں سے پوچھو جس نے ان کے سروں پر ان کے بڑے بڑے دارالعلوموں میں پگڑیاں باندھی ہیں، یہ عقل سے فارغ ہوگیا ہے، یا دین سے فارغ ہوگیا، کیا مشرکین مکہ جن کا ذکر اللہ نے فرمایا ہے وہ بھی سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے، سنو! جب وہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے، تو پھر اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے، تو پھر وہ مشرک کیسے ہوگئے ہاں، سمجھو ذرا یہ چکر دینے کی ضرورت

ہے، جوبھی آدمی سجدہ کرے اللہ نے فرشتوں کوسجدہ کرنے کا حکم دیا،سجدہ کرنے کوکہاتو کیا فرشتے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔ پوچھوان مولویوں سے،سجدہ سجدہ ہوتا ہے، جس طرح بھی تم جھکو گے سجدہ اس کو کہا جائے گا، اگر سجدے کی نیت ہے۔تم جھک رہے ہوتو یہی نیت تمہیں سجدے کا نام دے گی، انما الاعمال بالنیات اگرتم جوتے کے فیتے باندھنے کے لئے جھکتے ہوتو اس کوکوئی رکوع نہیں کہے گا، اٹھا کے جوتا مارو گے، ابے بے غیرت ابے میں تو جوتے کے فیتے باندھ رہا ہوں، اس نیت سے جھکا ہوں تاکہ جوتے کے فیتے باندھ لوں، اس نیت سے تھوڑی نا میں جھکا ہوں کہ میں جوتا کا احترام کرر ہا ہوں،(نعوذباللہ) میں رکوع کرر ہا ہوں تو نیت ہے،تو یہ عجز وانکساری کے ساتھ اورنہایت ہی تعظیم کے ساتھ جوجھکتے ہیں یہ بھی اسی رکوع اورسجدوں میں آتا ہے،تو یہ ایسا کرتے تھے۔

بتوں کے لئے وہ قربانیاں،نذرانے پیش کرتے تھے

قربانی کے جانوروں کوکبھی آستانوں کے اوپر لے جاتے تھے،کبھی مرغ آرہے ہیں، بکرے آرہے ہیں،اونٹ آرہے ہیں، ذبح کرتے تھے،اورکبھی کبھی آستانوں پہ لیجانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بزرگوں کوخوش کرنے کے لئے گھروں ہی میں ذبح کردیا کرتے تھے،بعینہ گیارہویں کی شکل وصورت ہے آج ڈیگیں ہرجگہ ٹھنک رہی ہیں۔

یوم الخمیس کو ہے کہ نہیں کوئی ضروری ہے، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی درگاہ پہ لے جایا جائے، اپنے گھروں میں ذبح کرنے کا فتویٰ دے دیا گیا ہے، کہ ذبح کرلوان کی روحِ مبارک خوش ہوجائے گی، دونوں صورتیں قرآن کے اندر بیان کی گئی ہیں۔ وما اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ! وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبُ (مائدۃ:۳) اوردونوں کوشرک باللہ قراردیا ہے۔بتوں کے لئے باقاعدہ وہ لوگ کھیتوں میں چوپایوں کے لئے حصے مقرر کرتے تھے۔کھیتوں اور چوپایوں میں وہ لوگ مختلف قسم کی نذریں مانتے تھے، اس کی تفصیلات سیرت میں موجود ہے خاص طور پرالرحیق المختوم،مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور یہ تمام کام وہ اس لئے کرتے تھے کہ یہ بت انھیں اللہ سے قریب کردیں گے اوراللہ

کے حضور ان کی شفارش کریں گے چنانچہ قرآن میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ:

وَمَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُونَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى. (سورہ زمر آیت:۳)

ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کر رہے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔

اسی طرح وہ فال گیری بھی کرتے تھے اور اسی طرح کاہن، نجومی کی خبروں پر ایمان اور عقیدہ بھی رکھتے تھے، شادی ہو، بیاہ ہو، جنم کنڈلی جس طرح نکالی جاتی ہے، حضرت ہماری بیٹی کی شادی ہے، آپ کوئی تاریخ بتادیں، پیر صاحب کوئی تاریخ بتادیں، بالکل ان کا بھی یہی انداز ہوتا تھا، اور اس کے علاوہ بہت سارے الّم گلّم اور بہت سارے خرافات وہ لوگ کرتے تھے،

بہر حال میں ان کی ساری تفصیلات کہاں تک بیان کر پاؤں گا، یہ تمام سب کرنے کے ساتھ ساتھ وہ دعویٰ کیا کرتے تھے ہم دینِ ابراہیمی پہ قائم ودائم ہیں، سنو! یہ تیسرا گروپ ہے، جو اتنی ساری بدعقیدگیوں کے بعد بھی کس کی طرف اپنی نسبت کر رہا ہے؟ ہم دینِ براہیمی پر قائم ودائم ہیں، اور سنو ایسی بھی بات نہیں کہ وہ مکمل طور پر دینِ ابراہیمی سے نکلے ہوئے لوگ تھے، ہرگز نہیں، بلکہ جاہلیت کے عقائد اور اعمال کے ساتھ ساتھ ان کے اندر دینِ ابراہیمی کی رمق اور ان کے اندر کچھ دین ابراہیمی کی شدبد باقی تھی، انھوں نے مکمل دینِ ابراہیمی کو نہیں چھوڑا تھا، بلکہ بہت ساری چیزوں میں قائم ودائم تھے، آپ کہیں گے دلیل کیا ہے، دلیل یہ ہے۔ سنو!

چنانچہ وہ بیت اللہ کی حفاظت کرتے تھے، اور یہ ابراہیمی صفت ہے۔ اللہ نے یہ ذمہ داری ابراہیم کو دی تھی، کہ خانہ کعبہ کی طہارت پاکی سب کچھ رکھو،

تو وہ بیت اللہ کی حفاظت کرتے تھے،

بیت اللہ کی تعظیم کرتے تھے،

خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے،

وہ حج اور عمرے بھی کرتے تھے،

عرفات کے اندر بھی جاتے تھے،

اور وہ مزدلفہ بھی جاتے تھے،
وہ منیٰ بھی جاتے تھے،
وہ ھدی کے جانوروں کو قربان بھی کرتے تھے، جس طرح آج ہم منیٰ کے اندر قربان کرتے ہیں وہ بھی قربان کرتے تھے، یہ سب کچھ کرتے تھے، اور اس کے ساتھ کچھ بدعتیں بھی انھوں نے دین ابراہیمی کے ساتھ گھڑ لیں تھیں، اور ایجاد کر لیں تھیں، جو وہ کرتے تھے اس کی ایک دو مثال میں دے کر آگے بڑھتا ہوں۔

ان کا کہنا تھا کہ ہم اولاد ابراہیم میں سے ہیں، حرم کے پاسبان ہیں، بیت اللہ کے نگہبان ہیں، اس کے والی ہیں، ہم اس کے باشندے ہیں، اس لئے کوئی شخص ہمارے بالمقابل نہیں ہوسکتا ہمارا مقام ہمارے حقوق ذرا آپ لوگوں سے مختلف ہیں۔ اس لئے وہ کہتے تھے کہ ہمارے شایان شان نہیں ہے کہ جب حاجی لوگ جائیں تو ہم بھی عرفات میں جائیں نہیں بلکہ ہم حدود حرم سے باہر نہیں جائیں گے، چنانچہ وہ لوگ حج کے دنوں میں جب لوگ عرفات جاتے تھے، تو یہ لوگ مزدلفہ ہی کے اندر پڑاوَڈالتے تھے، قریش مکہ چونکہ ہم ان سے افضل ہیں، اس لئے وہ لوگ جائیں عرفہ، ہم کہاں رہیں گے، ہم حدود حرم سے باہر نہیں نکلیں گے، ہماری شان کے خلاف ہے، ہم اولاد ابراہیم ہیں فخر حاصل ہے، ہم سید ہیں آج بھی تو یہی ہوتا ہے کہ نہیں؟ سید، سید استغفر اللہ کفر کر کے بھی یہ سید ہیں، قبروں کی پوجا و مجاوری کر کے بھی یہ سید ہیں، اور نسبت نبی کریم ﷺ کے خاندان کی طرف کر رہے ہیں، سید مشرک نہیں ہوسکتا یہ مشرک ہے استغفر اللہ وہ لوگ عرفات نہیں جاتے تھے، مزدلفہ میں بیٹھے رہتے وہیں سے طواف افاضہ کرتے، اللہ نے اس بدعت کے بارے میں حکم دیا کہ ابراہیمی دین کا دعویٰ کر رہے ہو اللہ نے فرمایا: ثُمَّ أَفِيضُو مِنْ حَيْثُ افاضَ النَّاس.
نکلو حرم سے، حرم کی پاسبانی حرم کی نگہبانی ٹھیک ہے، لیکن نکلو اللہ کا حکم یہ ہے کہ جہاں سے لوگ افاضہ کر رہے ہیں، تم بھی وہیں سے افاضہ کرو، مزدلفہ میں بیٹھنے کی تم کو اجازت نہیں ہے، وہ مشرکین مکہ کہتے تھے کہ ہم اولادِ ابراہیم ہیں، اس لئے ہمارے لئے پنیر یا گھی وغیرہ بنانا حج کے

دنوں میں یہ درست نہیں ہے، ہم اس کو ہاتھ نہیں لگائیں گے، نہ ہم چھوئیں گے اور نہ ہی ہم بال کے خیمے میں رہیں گے، بلکہ ہمارے لئے چمڑے کا خیمہ بنایا جائے، چمڑے کے خیمے ان کے لئے بنائے جاتے تھے، اسی طرح اللہ نے اس کو بھی ختم کیا۔ اسی طرح انھوں نے طواف کے لئے ایک بدعت یہ بھی ایجاد کرلی تھی کہ جو لوگ حرم کے باہر سے آرہے ہیں، حج کرنے یا عمرہ کرنے، وہ لوگ اپنے کپڑوں میں طواف نہیں کریں گے، وہ اپنے کپڑے اتار دیں، ہم جو اولاد ابراہیم ہیں، ہم جو انھیں کپڑا دیں گے ان کپڑوں میں وہ طواف کریں گے، چنانچہ وہ ان کا کپڑا اتروا کر طواف کرنے کے لئے اپنا خاص کپڑا دیتے تھے، اور حج کے دنوں میں وہ کپڑے بانٹ بانٹ کر ختم ہوجاتے تھے، کتنی عزت تھی ان کے نزدیک حرم کی، یہ دوسروں کے کپڑوں کو نجس سمجھتے تھے، کیونکہ یہ حرم کے پاسبان تھے، کعبہ کی عزت اور حرمت اتنی تھی کہ ہم کپڑے دیں گے طہارت اور پاکیزگی کے اس میں یہ طواف کریں گے، ان کا یہ عقیدہ تھا، یہ اور بات تھی کہ وہ غلط تھا، لیکن وہ اس کو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے، ہم کپڑے دیں گے، اب اگر کپڑا اتر گیا اور ان کے کپڑے بانٹ بانٹ کر ختم ہوگئے تو اب یہ حکم نہیں ہوتا تھا کہ جاؤ اب دوسرا کپڑا لاؤ اور ان کو دیا جائے، نہیں مرد ہو یا عورت کفار مکہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے کپڑے ختم ہوگئے، کوئی بات نہیں جتنے لوگ ہیں سب ننگے طواف کریں، یہ قانون تھا، ننگے طواف کرتے تھے، استغفر اللہ استغفر اللہ، یہ بدعتیں انھوں نے ایجاد کرلی تھیں اور اس کے علاوہ بھی اور یہ سب نسبتیں کس کی طرف تھیں! بولو! سب دینِ ابراہیمی کی طرف نسبتیں تھیں اور ابراہیمؑ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے تھے۔

نبی کا ظہور ہوا آپ نے کیا کیا، آپ ﷺ نے کوئی نیا دین نہیں پیش کیا، بلکہ دینِ ابراہیم کی تجدید فرمائی، جب دینِ ابراہیمی کی تجدید فرمائی تو کفار مکہ کہنے لگے ارے تو کون سا یہ نیا نیا دین لے کے آیا ہے آج بھی یہی ہوتا ہے، جب تم قرآن کی تعلیم پیش کرتے ہو، قرآن وحدیث کا دین جو اللہ کے نبی نے پیش کیا ہے، جب تم اس کی بات کرتے ہو تو امتِ محمدیہ کے کچھ ناعاقبت اندیش، گمراہ، جاہل اور بدباطن لوگ کہتے ہیں کہ یہ کون سا مولوی نیا نیا قرآن، نئی نئی حدیثیں

نیا نیا فتویٰ لے کے آرہا ہے، باپ دادا یہی تھے، فلاں دادا بارہ سو برس سے ہم حنفی چلے آرہے ہیں تو ہم حنفی ہی رہیں گے، ہم قرآن وحدیث نہیں جانتے اس لئے ہم اس کو مانیں گے نہیں، استغفر اللہ نسبتیں ہیں قرآن کی طرف، نسبتیں ہیں حدیث کی طرف، لیکن باتیں بعینہٖ کفارِ مکہ کی طرح نسبتیں ابراہیم کی طرف، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ نے جب دعوتِ توحید پیش کی اور ان کے سامنے حضرت ابراہیم کا عقیدہ اور عمل رکھا، قرآن کریم نازل ہوا اللہ نے فرمایا:

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيّاً وَلاَ نَصْرَانِيّاً وَلَكِن كَانَ حَنِيفاً مُّسْلِماً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (آل عمران:٦٧)

''ابراہیم نہ تو یہودی تھے، نہ نصرانی تھے بلکہ وہ یک طرفہ خالص مسلمان تھے۔''

وہ مشرک نہیں تھے اے کفار مکہ تم تو شرک کر رہے ہو۔

میرے بھائیو! میں نے بہت قریب کر دیا ہے یہ احوال اور یہ منظر ہمارے سامنے ہیں، یہودی بھی ابراہیم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہیں، نصرانی بھی ابراہیم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہیں، اہل مکہ بھی کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ہیں، مگر اللہ کیا کہتا ہے ذرا اللہ کا قول بھی سنو! اللہ کا فرمان بھی سنو یہودی کہہ رہے ہیں کہ ابراہیم ہمارے ہیں، نصرانی کہہ رہے ہیں، ابراہیم ہمارے ہیں، کفار مکہ مشرکین کہہ رہے ہیں ابراہیم ہمارے ہیں دینِ ابراہیمی پہ ہم قائم ودائم ہیں، لیکن عرش والا آواز دے رہا ہے:

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيّاً وَلاَ نَصْرَانِيّاً وَلَكِن كَانَ حَنِيفاً مُّسْلِماً وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (آل عمران:٦٧)

ابراہیم نہ تو یہودی تھے، نہ ہی نصرانی تھے، بلکہ وہ خالص مسلمان تھے، مشرک بھی نہیں تھے، تو اے کفار مکہ ابراہیم نہ تو تمہارے میں سے ہیں۔

اے نصرانیو! وہ نہ تو تمہارے میں سے تھے،

اے یہودیو! نہ تو تمہارے میں سے تھے،

بلکہ وہ خالص مسلمان تھے،

بعینہ آج یہی حالت غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ بھی ہے، میں موازنہ نہیں کر وار ہا ہوں ایک نبی کا، ایک امتی سے کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا ہے، لیکن منظر میں پیش کر رہا ہوں، معذرت کے ساتھ، بالکل وہی منظر موجود ہے۔

آج بھی بریلوی کہہ رہا ہے کہ امام صاحب ہمارے ہیں،

دیوبندی کہہ رہا ہے کہ امام صاحب ہمارے ہیں،

قادیانی کہہ رہا ہے امام صاحب ہمارے ہیں،

لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ

نہ تو دیوبندی تھے

نہ تو بریلوی تھے

نہ تو قادیانی تھے

نہ تو بہائی تھے

نہ تو مرزائی تھے

نہ قادری تھے

نہ تو تبلیغی تھے

نہ تو مودودی تھے

نہ تو اشعری تھے

نہ تو رافضی تھے

کچھ نہیں تھے امام ابوحنیفہؒ

امام ابوحنیفہ دین کے ایک سچے خادم تھے، امام ابوحنیفہ اہل السنۃ والجماعۃ میں سے تھے امام ابوحنیفہ قرآن وحدیث کے اوپر عمل کرنے والے تھے، اور امام ابوحنیفہؒ کا عقیدہ یہ تھا کہ:

اذا صح الحدیث فھو مذھبی،

اے دنیا کے لوگو! جو بھی صحیح حدیث ہے وہی میرا مذہب ہے، وہی میرا عمل ہے وہی میری

راہ ہے تو جولوگ امام ابوحنیفہ کے کہنے میں آتے ہیں جولوگ غیر مقلد امام ابوحنیفہ کو مانتے ہیں جو ابراہیم کی باتوں کو مانے وہ ابراہیمی ہے، جولوگ امام ابوحنیفہ کی باتوں کو مانیں وہ لوگ حقیقت میں کیا ہیں؟ حنفی ہیں۔امام ابوحنیفہ نہ تو دیوبندی تھے، امام ابوحنیفہ غیر مقلد نہ تو بریلوی تھے، لیکن یہ سب دعوے کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ہیں؟ آج نہ جانے کیا کیا کہا جارہا ہے غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا نام لے کر جسے دیکھو اپنی اپنی دکانیں چمکا رہا ہے۔اور سب حنفی بنے ہوئے ہیں۔

قبروں کی پوجا کریں پھر بھی حنفی
نیاز چڑھائیں پھر بھی حنفی
قبروں پہ چراغ جلائیں پھر بھی حنفی
پکی قبریں بنوائیں پھر بھی حنفی
قبروں پر بیٹھ کر قرآن خوانی کریں پھر بھی حنفی
قبروں پر چادریں چڑھائیں پھر بھی حنفی
پھول پتیاں چڑھائیں پھر بھی حنفی
اگر بتیاں چڑھائیں پھر بھی حنفی
قبروں کا طواف کریں پھر بھی حنفی
قبروں پر اعتکاف اور مجاوری کریں پھر بھی حنفی
بزرگوں کی قبروں پہ فریاد کریں وہ بھی حنفی
ان سے التجا کریں وہ بھی حنفی
قبر والے سے وسیلے طلب کریں وہ بھی حنفی،
عُرس اور میلے لگائیں وہ بھی حنفی،
جے جے دوئم سوئم کریں پھر بھی حنفی
حسن وحسین کا تعزیہ بنائیں پھر بھی حنفی
یاعلی مشکل کشا کا نعرہ لگائیں پھر بھی حنفی

قبروں پہ بیٹھ کر مراقبہ کریں پھر بھی حنفی

جگہ جگہ رسیاں اور رومال پھینک بیعت لیں وہ بھی حنفی

اللہ کے علاوہ اپنے بزرگوں کو غیب داں ثابت کریں وہ بھی حنفی

اللہ کے علاوہ اپنے بزرگوں کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھیں وہ بھی حنفی

اللہ کے سوا اپنے بزرگوں کو حیّ قیوم سمجھیں وہ بھی حنفی

رسول اللہ ﷺ کو قبر کے اندر زندہ سمجھیں وہ بھی حنفی

رسول اللہ ﷺ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں یہ عقیدہ رکھیں وہ بھی حنفی

ماتریدیہ رہیں وہ بھی حنفی، اشعریہ رہیں وہ بھی حنفی اور مرجیہ رہیں وہ بھی حنفی

مرے ہوئے بزرگوں سے پوچھ پوچھ کر کام کریں وہ بھی حنفی

فقیر مرتا نہیں ہے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتا ہے اور اس کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے جو اس کی زندگی میں حاصل ہوتا تھا، ایسا عقیدہ رکھیں وہ بھی حنفی۔

اللہ کو عرش کے اوپر نہ تسلیم کریں وہ بھی حنفی

اللہ کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانیں وہ بھی حنفی

اسی طرح سے اللہ کے نبی کو اپنا مشکل کشا، حاجت روا سمجھیں وہ بھی حنفی

اور فریاد طلب کریں وہ بھی حنفی

اللہ کے نبی کو اپنے دارالعلوموں میں بلوائیں وہ بھی حنفی

کوئی منہاج القرآن میں بلا رہا ہے تو کوئی دارالعلوم دیوبند میں بلوا رہا ہے وہاں نبی کو بلوائیں وہ بھی حنفی

کوئی اللہ کے نبی کو حساب کتاب منشی گیروں کے اوپر عمل کرنے والا تسلیم کریں وہ بھی حنفی

اللہ کو زناکار بتلائیں وہ بھی حنفی

رنڈیوں کے پیر بنیں وہ بھی حنفی

حضرت خضر علیہ السلام کو زندہ مانیں وہ بھی حنفی

جبرئیل امین کو اپنے پاس بلوائیں وہ بھی حنفی۔
قبر نبوی سے حضور کا ہاتھ نکلوائیں اور اس کو چومیں چاٹیں وہ بھی حنفی

دلیل نہ دوں تو یہ گردن دنیا کے سامنے حاضر ہے

دنیا کی کسی بھی عدالت میں پیش کرو دلیل ربانی دے گا

حق و ذکر اللہ سے دھڑ الگ الگ ہو جائیں، کان الگ، ہاتھ الگ، پیر الگ، جسم الگ، پیٹ الگ، آنتیں الگ، اوجھڑی الگ، سب الگ الگ وہ بھی حنفی

قوالیاں گائیں گوائیں وہ بھی حنفی،

وحدت الوجود اللہ ذرے ذرے میں موجود ایسا عقیدہ رکھیں وہ بھی حنفی

وحدۃ الشہود اللہ ہر جگہ موجود ایسا عقیدہ رکھیں وہ بھی حنفی

مزامیر، بینڈ باجے اور رقص و سرود کروائیں، طوائفیں نچائیں وہ بھی حنفی

مزاروں کے اوپر قوالیاں بھنگڑے کروائیں وہ بھی حنفی

تقلید کو واجب کہیں وہ بھی حنفی

قبر رسول کو کعبہ سے افضل بتائیں وہ بھی حنفی

قبر رسول کو عرش سے افضل بتلائیں وہ بھی حنفی

قبر رسول کو کرسی سے افضل سمجھیں وہ بھی حنفی

تمام احناف کے لئے جنت کا سرٹیفکیٹ امام ابوحنیفہ دے گئے ہیں یہ عقیدہ رکھیں وہ بھی حنفی حضرت عیسیٰؑ کو بھی حنفی بنائیں وہ بھی حنفی

اس طرح کے تمام عقیدے رکھ کر کے بھی یہ حنفی بنے رہیں، امام ابوحنیفہ کی طرف اپنی نسبت کریں، جتنی باتیں میں نے بتلائی ہیں نا اس میں ایک بات بھی۔ میرا چیلنج ہے، جاؤ امام صاحبؒ سے ثابت کردو کہ امام صاحب کا یہ ایمان اور عقیدہ تھا؟ نہیں ثابت کر سکتے، یہ میرا چیلنج ہے علماء احناف کو۔

میں مسائل کی بات نہیں کرتا، مسائل کا پلندہ کھولوں گا تو ماتھے پہ پسینے آجائیں گے، ہمارے مولوی حضرات (معذرت کے ساتھ علماء کی توہین نہیں ہے،) لیکن میں اپنے مولویوں کو بھی جگا رہا ہوں کہ یہاں تم رفع یدین، آمین اور فاتحہ خلف الامام میں اُلجھے ہوئے ہو، تم اس کو سورۂ فاتحہ پڑھوا کے کیا کرو گے جب اس کا دل ہی مسلمان نہیں ہے وہ تو دلوں میں شرک اور صنم لئے بیٹھے ہیں، تم انھیں سورۂ فاتحہ خلف الامام پڑھوا کے کیا کرو گے، آمین، رفع یدین کروا کے کیا کرو گے، اس کے اوپر تو تمیں صرف برسوں سے الجھایا جارہا ہے، صدیوں سے الجھایا جارہا ہے کہ تم اسی بھنور کے اندر دوڑتے رہو، چلتے رہو، گھومتے رہو، کہ ہمارا اختلاف ہی یہی ہے، ہمارا اختلاف یہ نہیں ہے، ہمارا اختلاف بنیادی طور پر ایمان اور عقیدے کا ہے۔ ایمان اور عقیدہ درست کرو میرے عزیزو اور کیا کیا بتلاؤں اور یہ کوئی نہ کہے کہ میں الزام دے رہا ہوں ثبوت آؤ میں تمہیں ثبوت پیش کرتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ نہ تھا، وہ غیر مقلد تھے امام ابوحنیفہ غیر مقلد تھے، امام ابو یوسف غیر مقلد تھے، امام محمد حسن شیبانی غیر مقلد تھے، امام زہری غیر مقلد تھے، یہ حنفی نہیں تھے۔

یہ شاگرد در شاگرد ہو کر کے بھی اپنے امام کی تقلید نہیں کرتے تھے، ہمارے ہندوستان میں چھٹی صدی کی پیداوار ہے پہلے سب ایک تھے۔ انیسویں (۱۹) صدی سے سب الگ الگ ہوئے ہیں۔ پٹھان الگ، شیخ الگ، خان صاحب کہاں کی پیداوار ہیں بریلی شریف کے یہ انیسویں صدی کی پیداوار اور انھوں نے امت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، آئیے غیر مقلد امام ابوحنیفہ کے عقائد اور ان کی طرف نسبت کرنے والوں کا کچھ ذکر کروں۔

امام ابوحنیفہؒ کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ شدرحال قبروں کی طرف سفر کرنا، مزاروں کی زیارت کے لئے جانا نبی ﷺ کی خود قبر کی زیارت امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل ان تمام کا عقیدہ تھا کہ یہ تمام چیزیں بدعات و خرافات ہیں۔ بلکہ یہاں جانے سے تو شرکیہ اعمال کے ارتکاب ہوتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں زیارت کے

لئے کجاوے نہ کسے جائیں، مسجد نبوی، ایک خانۂ کعبہ اور بیت المقدس یہ تین مقامات ہیں لیکن یہی علماء احناف ہیں ان کا عقیدہ میں بتلا رہا ہوں اَلْمُهَنَّدُ علی الْمُفَنَّدُ صدیقی کتاب گھر دیوبند کی چھپی ہوئی اور مولانا فخر المحد ثین مولانا خلیل صاحب سہار نپوری اس کتاب کے لکھنے والے ہیں اس کتاب کے صفحہ نمبر ۲۳ پر اپنا عقیدہ بیان کرر ہے ہیں ''میں پوچھنا چاہوں گا کہ امام ابوحنیفہؒ کا عقیدہ اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے جو صحابہ کا ہے بعض ایک دو مسائل میں امام صاحبؒ سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ ایمان کے مسئلے میں تھوڑا الگ تھے، تمام صحابہ اور تمام تابعین، تبع تابعین اور ائمہ یہ کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے لیکن امام ابوحنیفہ کا یہ کہنا تھا کہ ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ بہر حال یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے اور خطاء ہے اللہ انھیں معاف کرے گا وہ بھی مجتہد تھے، یہ کتاب والے صاحب اپنا اور اہل دیوبند کا عقیدہ بیان کرر ہے ہیں اور جھوٹ بولنے والے پر کروڑوں لعنتیں ہوں چاہے میں ہوں چاہے یہ ہوں کوئی بھی ہو۔

فرماتے ہیں کہ ''ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں فروع کس کو کہتے ہیں فرع شاخ کو کہتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی شاخوں میں فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق کے یعنی دیکھیں یہ تو نہیں کہتے کہ امام ابوحنیفہ مقتدائے خلق ہیں حالانکہ وہ ہیں غیر مقلد لیکن ہم پھر بھی نہیں مانتے ہم مقتدائے خلق، تمام مخلوقات کے رہنما اور پیشواء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہیں ایک طرف غلو اور ایک طرف چور دروازے ہیں۔

مقتدائے خلق امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے فروعات میں مقلد ہیں، فروعات میں جزئیات میں۔

اچھا جناب عالی اور اصول اور عقیدوں میں ہم پیروکار ہیں ابوالحسن اشعری اور امام ابوالمنصور ماتریدی کے۔اعوذ باللہ۔

امام ابوحنیفہ اشعری تھے، امام ابوحنیفہ ماتریدی تھے تب یہ کہتے ہیں کہ یہ تو بہت بعد میں پیدا ہوئے تو پھر یہودیوں کی طرح ابراہیم کو یہودی کیوں بتار ہے ہو، ابراہیمؑ کو یہودی کیوں

کہہ رہے ہو، ابراہیمؑ کو نصرانی کیوں کہہ رہے ہو، ابراہیم تو بہت پہلے تھے، پھر یہ عقیدہ امام صاحب کی طرف کیوں منسوب کرر ہے ہو اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہو اور پھر اشعری اور ماتریدی بھی کہتے ہو، کیوں یہ ظلم کرر ہے ہو کیا امام ابوحنیفہ اشعری، ماتریدی تھے، اگر وہ نہیں تھے تو پھر کیوں اپنے آپ کو آج حنفی کہتا ہے، اپنے آپ کو ماتریدی کہو، ماتریدی کیا ہیں بس اتنا سمجھ لیں کہ چاہے امام مالک ہوں، امام احمد بن حنبل ہوں، امام شافعی ہوں یہ ان کے خلاف ہیں، اشعری، ماتریدی کے، کیوں؟ اس لئے کہ ان کے جو عقائد ہیں اور پھر کہتے ہیں ہم عقائد میں اشعری ہیں اور ماتریدی ہیں اور طریقہائے صوفیاء میں ہم کو نسبت حاصل ہے سلسلۂ عالیہ، حضرت نقشبندیہ، طریقۂ زکیہ مشائخ چشت، سلسلۂ بہیہ قادریہ، سہروردیہ، ان سے پوچھو کہ تم ڈبل ڈبل جرم کر کے حنفی بن رہے ہو، اپنی جزئیات میں چھوٹی چھوٹی چیزوں میں عمل کر کے تم ابوحنیفہ کی طرف منسوب ہو رہے ہو اتنے بڑے بڑے موٹے موٹے عقیدے رکھ کر تم اپنے آپ کو اشعری اور ماتریدی کیوں بنا لیتے ہو، اصول ہوتا ہے اصل یا اس کی شاخیں اصل ہوتی ہیں بتاؤ دانہ جڑ ہے، وہ اصل ہے، تو جڑ میں تم ماتریدی اور اشعری ہو، حنفی نہیں ہو، یہ بتاؤ جڑ میں ابوحنیفہ کو کیوں چھوڑا، عقیدے میں امام ابوحنیفہ کا عقیدہ کیوں نہیں مانا، عقیدے میں تو نے دوسرا امام کیوں چنا؟،

اس لئے چنا تا کہ پیٹ پلے

سہروردی، نقشبندی، اس لئے بنے تا کہ کھانے کو ملے

بیعتیں ہوں گی لوگوں کو پھانسا جائے گا، غلام بنایا جائے گا، مرید بنایا جائے گا۔

ان کے لوٹے برتن اٹھا کے کون چلے گا، بستر کون لگائے گا، سر پر تیل کون رکھے گا، پیر کون دبائے گا۔

ان کے جوتے ان کی چڈیاں کون صاف کرے گا۔

ہاں! یہ مرید صاف کرتا ہے، وہ لوگ ہیں چشتی نقشبندی عقیدے میں تو نے امام صاحب کو کیوں چھوڑا؟ بول؟ بندۂ ناچیز (معراج ربانی) نے صاف کیا ہے ان ذلیلوں کے کپڑوں کو۔

بولو! بتاؤ؟ یہ امام ابوحنیفہ کا عقیدہ ہے
ہرگزنہیں، ہرگزنہیں۔

کہتے ہیں ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء، صلحاء، اولیاء، شہداء وصدیقین کو وسیلہ بنانا، ان کی زندگی میں ہو یا بعد وفات ہو، سب کچھ حلال اور جائز ہے، کیا یہ امام ابوحنیفہ کا عقیدہ ہے؟، ربّ کعبہ کی قسم ہے ہرگز ہرگزنہیں ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ

''کسی قبر کی زیارت نہ کی جائے، لیکن یہ علماء احناف کہتے ہیں کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرنا باعث ثواب اور باعث اجر اور ہمارے نزدیک واجب کے قریب ہے۔''

ان کے باپ کا دین ہے جس کو چاہیں واجب کہیں، اور جس کو چاہیں مستحب بنائیں، یہ بالکل وہی یہودیوں اور نصرانیوں کی روشِ اختیار کی گئی جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کہ تم لوگ اپنے پچھلے لوگوں کے نقشِ قدم پہ چلو گے، کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جو قبر ہے وہ افضل ہے عرش سے کرسی سے، اعـوذبـاللہ یہ امام ابوحنیفہ کا عقیدہ ہے؟ اگر ہے تو ثابت کرو ورنہ اپنی نسبت اس غیر مقلد امام ابوحنیفہ کی طرف ہرگز ہرگز کرنا چھوڑ دو اور اپنے آپ کو ماتریدی کہو، اپنے آپ کو دیوبندی، بریلوی کہو، سہارن پوری کہو، قاسمی کہو، اشرفی کہو۔ ان کی طرف منسوب کرو ابوحنیفہؒ کی طرف مت اپنی نسبتیں کرو۔

اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے فیض پہونچانے کا۔ سو بیشک یہ صحیح ہے مگر اسی طریق سے، جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ کہ اس طرح سے جو عوام میں رائج ہیں۔ اسی طرح سے یہ کہ ہمارا وہی عقیدہ ہے جو امام محمد بن عبدالوہابؒ کا تھا ہمارا وہی عقیدہ ہے جو ملکِ فیصلؒ کا تھا اور ہمارا وہی عقیدہ ہے جو تمہارے علماء حرمین کا ہے ان جھوٹوں سے کہو کہ اگر وہی عقیدہ ہے تو تم نے یہ بات یہاں کیوں لکھی۔ لکھتے ہیں کہ مشائخنا مولانا مفتی صدرالدین دہلوی

قدّسَ اللّٰہ سِرَّہٗ اَقَامَ فیھا اَلطامۃ الْکُبْریٰ علَی الوَھابِیَّۃ

ہمارے امام مشائخ صدر الدین نے رحال میں وہابیوں کے اوپر قیامت ڈھادی ہے اور اسی طرح سے یہ کہتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب نہایت ہی خارجی آدمی تھا، نہایت ہی احمق اور بے وقوف تھا، اور کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو مشرک بناتا تھا، چنانچہ یہ علماء احناف کہتے ہیں کہ:

ثُمَّ اَقُولُ لیس هُوَ ولا احد مِنْ اتباعِهِ و شِيْعَتِهِ مِنْ مَشَائِخِنَا

یعنی

أَنَّ الـذين اتبعوا محمد بن عبدالوهاب الذين خَرَجُوْا مِن الْبَحْرِ وَ تغلبو عَلَى الْحَرَمَيْنَ و كانو يَنْتَحِلُونَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَة لكِنَّ هُمْ اِعْتَقَدُوا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُون و اَنَّما خَالَفَ اِعْتَقَادُهُم هُمُ الْمُشْرِكُونُ و اتباعَهُمْ بِذٰلِكَ قَتَلَ أهْلَ السُّنَّة و قتل عُلَمَائهم حَتّٰى كسر اللّٰهُ شَوْكَتَهمْ ثُمَّ اَقُوْلُ يَسىٰ هُوَ اَعْهَدَ مِنْ اتباعِه ع رشعَة مِنْ مَشَائِخنَافى سِلْسِلَةٍ مِنْ سلاتِهِمُ العِلْم مِنَ الفقهِ و الحديث و التَّفسيرِ و تصوَّف.

یہ کہہ رہے کہ محمد بن عبدالوہاب جو تھا، وہ خارجی تھا، اس نے خون کو حلال قرار دیا، اور علماء کو گالیاں دی، یہاں تک کہ اس کی حکومت ختم ہوگئی، اس کی شوکت توڑ دی اور میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی مشائخ میں سے نہیں ہے، نہ ہی تفسیر میں، نہ فقہ میں، نہ حدیث میں، نہ تصوف میں، ایک طرف تو یہ محمد بن عبدالوہاب کو گالیاں دیتے ہیں، ان کو خارجی، بے وقوف اور احمق بتاتے ہیں، اور دوسری طرف ان کی کتابوں میں محمد بن عبدالوہاب سے تعلقات بھی ہیں کہتے تعلقات ہم انھیں کے عقیدوں پر ہیں اگر واقعۃً وہی عقیدہ ہے تو پھر تم نے جو یہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ تمہارا وسیلہ حاصل کرنے کے لئے قبروں پر جانا ان سے فیض حاصل کرنا، یہ تمام سب چیزیں تو محمد بن عبدالوہاب شرک بتلاتے ہیں، اور تم انھیں سب چیزوں کو ایمان سمجھتے ہو۔ اس میں لکھا ہے ''کہ نبی ﷺ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے، جس طرح دنیا میں زندہ تھے ایسے ہی قبر میں زندہ ہیں بد مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔"

یہی عقیدہ حنفیوں کے امام احمد رضا بریلوی انھوں نے دوقدم اورآگے بڑھادیا ہے یہ کیا فرماتے ہیں ملفوظ جلد نمبر۳ صفحہ نمبر ۳۰ کے اندر یہ کہہ رہے ہیں" کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات قبر کے اندر حسّی حقیقی اور دنیاوی ہے، ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے مطابق ایک آن کو موت آئی ہوئی تھی، چنانچہ کہتے ہیں کہ انبیاء قبور میں زندہ ہیں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں، اور انکے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں استغفراللہ!

یہ سب زندیقوں کا عقیدہ ہے، امام ابوحنیفہؒ کا عقیدہ نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا عقیدہ وہی ہے، جوالحمد للہ ہم اہل سنت والجماعت کا ہے، وہی عقیدہ امام ابوحنیفہ کا ہے، اور اگر یہاں تک بات ہوتی تو ہوتی ان کے امام تو قبروں میں باقاعدہ زندہ ہیں یہ کتاب پڑھو، خریدو یہ المهند علی المفند خریدو تذکرۃ الرشید ان کتابوں کا مطالعہ کرو ان کتابوں کے اندر شرکیات و کفریات بھرے پڑے ہیں، علم غیب کا عقیدہ ہو، حاضر و ناظر کا عقیدہ ہو، الشہاب الثاقب حسین احمد مدنی کی یہ کتاب کیا یہ عقیدے امام ابوحنیفہؒ کے ہیں، یہ فراڈ ہے یہ سب جھوٹے ہیں یہ سب گند انھوں نے امام ابوحنیفہ کا نام لے کر اپنے گھر کی کھچڑی پکائی ہے اور اس امت کو گمراہ کرنے کی انھوں نے سازش کر رکھی اور امام صاحبؒ کو لے کر بالکل وہی ہے کہ چور چوری کرے اور کہے کہ میں واجپئی کا آدمی ہوں، مشرف کا آدمی ہو، اڈوانی کا آدمی ہوں، اس لئے کہ سب لوگ ڈر جائیں، خوفزدہ ہو جائیں ارے نہیں نہیں اس کو چھیڑو نہیں، امام صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

اے امت کے لوگو! امام ابوحنیفہ ان تمام سب چیزوں سے بری ہیں، یہ بد باطن، یہ مشرک، یہ بدعات، یہ خرافات انڈین، پاکستانی، بنگلہ دیشی، حنفیوں کے اندر ہیں۔ اُن کے اپنے عقیدے ہیں، امام صاحب ان سے بری ہیں **ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا** ابراہیم نہ تو یہودی تھے، نہ تو نصرانی تھے، بلکہ وہ خالص مسلمان تھے وہ مشرک بھی نہیں تھے۔ اسی طرح امام ابوحنیفہؒ نہ دیوبندی تھے، نہ بریلوی تھے، نہ اشعری تھے، نہ جہمی تھے، بلکہ وہ خالص

مسلمان تھے اور وہ مشرک بھی نہیں تھے، اور ان کا ان مشرکوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا، یہی ہماری دعوت ہے، یہی ہمارا پیغام ہے اور یہی میری تقریر کا نچوڑ ہے۔

میرے دوستو سنو!

حنفی ایک فرقہ ہے یہ اپنے امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں فروعی مسائل میں، یعنی جزئی مسائل، سمجھ لو۔ اوپری مسائل اصول میں نہیں، عقیدہ میں نہیں، مسئلے مسائل، فتوے فتاویٰ میں تقلید کرتے ہیں۔

چاہے امام ابوحنیفہ کے عقیدے کے موافق ہوں، یا مخالف ہوں ایسے فرقے کو کیا کہا جاتا ہے، ایسے فرقے کو حنفی کہا جاتا ہے۔ اگر فروع کے ساتھ ساتھ عقیدے اور اصول میں بھی موافقت کرتے ہیں تو ان کو "الحنفية الكاملة" مکمل حنفی کہا جاتا ہے، کہ اصل میں بھی مان رہے ہیں، اور فرع میں بھی مان رہے ہیں۔

اگر عقیدے میں اصل میں مخالفت ہو تو یقال لها الحنفية مع قيد بوضح مسلكهٔ في العقائد الكلامية.

ان کو حنفی کہا جائے گا مگر قید کے ساتھ اس کا مسلک ظاہر کر کے۔ تم کون سے حنفی ہو۔ فرع میں تم حنفی ہو یا اصل میں، عقیدے میں حنفی نہیں ہو۔

تو ان سے پوچھا جائے گا کہ عقیدے میں کیا ہو؟ ماتریدی ہو، اشعری ہو، زیدی ہو، قادری ہو، قادیانی ہو، مرجی ہو، معتزلی ہو،

ہمارے ہندوستان، پاکستان میں جو حنفی ہیں، ان کا یہی عقیدہ ہے جو میں نے بیان کیا ہے، اور سارا کا سارا عقیدہ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جارہا ہے، الحمد للہ غیر مقلد امام ابوحنیفہ کا ایسا گندہ عقیدہ نہیں تھا۔

دلیل میں دیتا ہوں اٹھاؤ کتاب الرفع والتكميل في الجرح والتعديل مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کی کتاب ہے۔ لکھنؤ کے لوگوں نے یہ مجلس سجائی ہے۔ لکھنؤ تک معاملہ پہونچے گا تو زلزلہ آئے گا۔ دارالبصائر الاسلامیۃ طباعت ۱۳۸۰ ایڈیشن ہے، ص ۳۸۷۔

کوئی ایسا حنفی چلے گا تاکہ مجاوری کرنے والا اگر چھیڑے تو اٹھا کے دکھا دو۔

(۱)الحنفية الكاملة. مکمل پورا حنفی ہو۔فرع میں بھی اصل میں بھی کون مراد ہوں گے، اس سے ان کے شاگرد مراد ہوں گے۔چوتھی صدی سے پہلے وہ لوگ ختم ہو چکے۔

(۲)الحنفيه من الشيعة شیعوں میں سے بھی حنفی

(۳)الحنفية من الزيدية زیدیوں میں سے بھی حنفی

(۴) الحنفية من المعتزلة معتزلیوں میں سے بھی حنفی

(۵) الحنفية من المرجئة مرجیوں میں سے بھی حنفی

اوراب سمجھو ہمارے یہاں قادریوں میں حنفی، چشتیوں میں بھی حنفی، تبلیغیوں میں بھی حنفی، دیوبندیوں میں بھی حنفی، دیوبند میں چور ہے وہ بھی دیوبندی ہے، دیوبند میں رام اوتار بھی رہتے ہیں وہ بھی دیوبندی، یہودی بھی رہتے ہیں، وہ بھی دیوبندی، عیسائی بھی رہتے ہیں وہ بھی دیوبندی ہوئے۔

جوکوئی بھی دیوبند میں رہے گا وہ اپنے آپ کو دیوبندی لکھ سکتا ہے۔کہہ سکتا ہے، کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

آپ جب کوئی کہے کہ ہم حنفی ہیں تو ان سے پوچھو کون سے حنفی ہو، شیعوں والے حنفی ہو، زیدیوں والے حنفی ہو،

فكم من حنفيٍ حنفيٌ فی الفروع معتزلی عقیدة

کتنے حنفی ہیں جو فروع میں حنفی ہیں۔

عقیدہ میں معتزلی ہیں۔

ان کا عقیدہ معتزلیوں کا عقیدہ ہے۔

وكم من حنفی حنفیٌ فرعا مرجی او زیدی اصلاً

اور کتنے حنفی ہیں جو فروع میں حنفی ہیں،

لیکن عقیدہ میں وہ زیدی ہیں،

شیعوں کی جماعت زیدی ہیں۔

کتنے حنفی ہیں جو فروع میں حنفی ہیں لیکن عقیدہ میں وہ شیعہ ہیں، معتزلی ہیں، مرجیہ ہیں۔

پس مراد حنفیہ سے حنفیہ مرجی ہیں۔

جو تابع ہیں فروعات میں اور مخالف ہیں ان کے عقیدے، میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی جان لو کہ موجودہ فقہ حنفی ایک غیر مستند ذخیرہ ہے، اس میں اہل بدعت وضلالت کا پورا دخل موجود ہے۔

کبھی موقع ملا تو ان شاء اللہ ہم بتائیں گے کہ معتزلہ کیا ہیں۔ جہمیہ کیا ہیں، زیدیہ کیا ہیں، اشاعرہ کیا ہیں، ماتریدیہ کیا ہیں۔ یہ تہتر (۷۳) فرقوں میں سے فرقے ہیں، بولو ہیں کہ نہیں؟ تو یہ حنفی ہیں حنفی ہیں۔ شیعہ میں بھی حنفی، زیدیہ میں بھی حنفی، عقیدہ ان کا زیدیہ ہے، لیکن فروع میں وہ مقلد امام ابوحنیفہ ہیں، عقیدہ مرجیہ کا ہے۔ لیکن فروع میں امام صاحب سے نسبت کر رہے ہیں، مسئلے مسائل امام صاحب سے لے رہے ہیں۔

آپ کہو گے ربانی صاحب ہمارے ملکوں میں جو لوگ رہتے ہیں وہ کون سے حنفی ہیں، میں آپ کو بتادوں تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے۔ ایک کتاب ''عقائد علماء دیوبند'' ہے۔

یہاں ایک اہم بات چھوٹ گئی ہے۔

''چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی''

یہ ہمارے مکی صاحب ہیں جو یہاں پر کفریہ وشرکیہ باتیں بکتے ہیں میرے پاس کیسٹ پہونچی ہے، کسی نے بھیجا ہے،

یہی المہند علی المفند والے فخر المحدثین خلیل احمد سہارن پوری کے بارے میں کہتے ہیں کہ علم نظروں سے بھی منتقل ہوتا ہے ''تقریر میں کہہ رہا ہے۔'' کعبہ میں کہہ رہا ہے، جھوٹ بول رہا ہے، جھوٹ بولنے والے پر اللہ کی لعنت ہو، بولو، آمین۔

علم نظروں سے بھی منتقل ہوتا ہے، کہتا ہے کہ بڑے بڑے بزرگان دین، مدینہ میں

رہتے تھے، اور عراق والوں کو تعلیم دیتے تھے، رہتے کہاں تھے، مدینہ میں، تعلیم کہاں کے لوگوں کو دے رہے ہیں، عراق والوں کو، دلیل سن لو، استغفر اللہ، اللہ اکبر، ہمارے والد محترم خلیل احمد سہارن پوری کے شاگرد تھے۔ بہت بڑے شاگرد تھے۔ یہ چلے کاٹنے والا مولوی ہے،، دلیل دیتا ہے کہ نبی ﷺ نماز میں چالیس دن تک عبادت کرتے رہے، چالیس سال میں نبوت ملی وغیرہ، کہتا ہے کہ اسی لئے ہماری تبلیغی جماعت کے لوگ چالیس (۴۰) دن کا چلہ لگاتے ہیں۔ یہاں پر یہ بیٹھ کر کفر بانٹ رہا ہے۔

کہہ رہا ہے، علم نظروں سے منتقل ہوتا ہے، سینوں سے منتقل ہوتا ہے، صرف وہ کتابوں والا علم نہیں ہوتا ہے، یہ سمجھنے سمجھانے والی بات نہیں ہے، تم نہیں سمجھو گے، مظاہر العلوم تھا، سہارن پور میں، دار العلوم دیو بند میں تھا۔ تو ہوتا تھا کہ ادھر کے مولوی ادھر امتحان لینے جاتے تھے، اور ادھر کے مولوی ادھر امتحان لینے آتے تھے۔

چنانچہ ایک مولوی امتحان لینے آئے، حضرت خلیل احمد سہارن پوری کا ایک شاگرد تھا، ایک نمبر کا گدھا تھا، یعنی بالکل احمق، بیوقوف پڑھنے میں نہایت کمزور، اس کو کچھ نہیں آتا تھا، پڑھتا بھی نہیں تھا، لیکن مولانا سہارن پوری کی جوتیاں سیدھی کرتا تھا، بنیائن اور کرتا صاف کرتا تھا اور خدمت میں لگا رہتا تھا، خدمت گار تھا۔

چنانچہ ادھر سے مولانا محمود الحسن صاحب امتحان لینے کے لئے آ گئے ایک کمرے میں مولانا سہارن پوری تشریف فرما تھے، تو حضرت نے سوچا اسی احمق، کمزور طالب علم کا امتحان لے لیں۔

چنانچہ اس کو بلایا گیا اور بخاری کھول کر رکھ دی گئی،

حضرت نے سوال کرنا شروع کیا، اس بیوقوف کمزور طالب علم نے جواب دیدیا، پھر حضرت نے دوسرا سوال کیا، دوسرے کا بھی جواب دیدیا، تیسرا سوال کیا، تیسرے کا بھی جواب دیا، چوتھا سوال کیا، چوتھے کا بھی جواب دیدیا۔

مولانا محمود الحسن گنگوہی پریشان، کہنے لگے یہ کیا ہو رہا ہے، کہا حضرت آپ اس

کمرے سے تشریف لے جائیں، کہا کیوں؟ کہا بس آپ اس کمرے سے تشریف لے جائیں، کہا میں تو چپ چاپ کمرے میں بیٹھا ہوں، میں اس لڑکے کو کچھ بتا تھوڑی رہا ہوں، نہ میں اشارہ کر رہا ہوں، کہا، پھر یہ جواب دے رہا ہے۔اور میں نے اس کے اوپر ایسے ایسے سوالات کئے ہیں کہ بڑے سے بڑا مولوی بھی اس کا جواب نہیں دے سکتا ہے، پھر یہ بیوقوف لڑکا، کیسے جواب دے رہا ہے، اتنے اہم اہم سوال کے جواب وہ کیسے دے رہا ہے، اس لئے آپ یہاں سے نکل جائیں، آپ برائے مہربانی نکل جائیں حضور۔

محمود الحسن گنگوہی نے مولانا خلیل احمد سہارن پوری سے کہا ''آپ اس کے سینے میں علم منتقل فرمارہے ہیں۔''

ہم نے کہا اعوذباللہ ، ثم اعوذباللہ. لعنة الله على الكاذبين.

اس دیوبندی، مکی مولوی سے کہو کہ بیٹا تو مکہ میں بیٹھ کر پاکستان میں علم کیوں نہیں منتقل کرتا۔

تو حرم میں بیٹھ کر اپنے حجرے میں بیٹھ کر کیوں درس دے رہا ہے۔تو حجرے میں بیٹھ کر پورے بلدعربیہ میں علم منتقل کیوں نہیں کرتا؟ ہے ہمت تو کر اپنا علم منتقل، ہم دیکھیں تو کہتے ہیں منتقل کر رہا ہے، اس طرح کی صوفیوں کی بدعقیدگیاں، مسلمانوں میں پھیل رہی ہیں یہ ہیں سہارن پوری صاحب

کہتے ہیں کہ بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق کے (تمام مخلوقات کے مقتدا کے)

انابحمد الله و مشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين و جميع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الانام و ذروة الاسلام امام الهمام الاعظم ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالىٰ عنهُ فى الفروع.

و متبعون للامام الهمام للحسن الاشعرى و الامام الهمام لمنصور الماتريدى رضى الله عنهما فى الاعتقاد و الاصول.

ومنتسبون من طرق الصوفية إلى الطريقة العلية المنسوبة إلى السادة النقشبندية والطريقة الزكية الحسوبة إلى السادة الچشتية والى الطريقة البهية المنسوبة إلىٰ السادة القادرية، والى الطريقة المرضية المنسوبة إلى السادة السهروردية رضى الله.

ہم عقیدوں میں اصول میں پیروکار ہیں امام ابوالحسن اشعری، اور ابومنصور ماتریدی، کے تو پھر یہ آدھا حنفی ہوئے، بلکہ آدھے سے بھی کم ہوئے، ایک تہائی، تو پھر پورے پر کیوں قبضہ کر کے بیٹھا ہے۔

تو اپنے کو صرف حنفی مت کہو، بلکہ یوں کہو، ہم اشعری حنفی ہیں، ہم ماتریدی حنفی ہیں، ہم جہمی حنفی ہیں، ہم زیدی حنفی ہیں۔

ماتریدی کون ہیں، صفات کے منکرین، اللہ عرش پہ مستوی ہے، کہتے ہیں نہیں جی اللہ ہر جگہ موجود ہے۔

اتحادی، حلولی، سارے لوگ اس کے اندر آ گئے ہیں۔ کہ ہم صوفیوں کی طرف منسوب ہیں، سلسلۂ نقشبندیہ، زکیہ، چشتیہ، جہمیہ، قادریہ، سہروردیہ کی طرف یہ عقیدہ ہے۔

ان سے پوچھو کہ کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ عقیدہ تھا، تم نے فروع امام صاحب کا لے لیا۔ عقیدہ کیوں نہیں لیا، کیوں عقیدہ امام صاحب کا چھوڑا، میں کہتا ہوں، اگر چہ عقیدہ امام صاحب کا چھوڑا، میں کہتا ہوں، اگر عقیدہ امام صاحب کا لیتے، تو پھر گلی ڈنڈا، جو ہمارے ملکوں میں چل رہی ہے، یہ نہ چلتی۔

جو دندناتے پھر رہے ہیں نا، یہ نہ کرنے پاتے، یہ مجاوری کرر ہے ہیں قبروں پہ مراقبے کرر ہے ہیں، بزرگوں کو قبروں سے زندہ نکال رہے ہیں۔ یہ نبی سے جو شفاعت طلب کرر ہے ہیں، اللہ کے نبی کا واسطہ دے دے کر، بزرگوں سے وسیلے لے رہے ہیں، اپنے بزرگوں کو پکارر ہے ہیں، ان کو حاجت روا سمجھ رہے ہیں، مشکل کشا سمجھ رہے ہیں، جو کچھ سمجھ رہے ہیں، یہ کیوں کرر ہے ہیں اس لئے کہ امام ابو حنیفہ کو عقیدے میں Nill

(نل) کردیا

چھوٹے چھوٹے جو مسائل ہیں اس میں امام صاحب کی تقلید کرتے ہیں، فروع والے، نماز، روزہ، غسل، وضو، میں ابوحنیفہ کو امام مانا ہوا ہے، اور دعویٰ کررہے ہیں کہ ہم حنفی ہیں۔

دفاع امام ابوحنیفہ کی کتاب لکھ رہے ہیں۔

دفاع کررہے ہیں کہ امام ابوحنیفہ آمین نہیں کہتے تھے، امام ابوحنیفہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے، امام ابوحنیفہ ناف کے نیچے، نیت ہاتھ باندھتے تھے، امام ابوحنیفہ ایسے رکوع کرتے تھے، ایسے نہیں کرتے تھے۔ سارا گھوٹالہ کرکے یہ دفاع کررہا ہے، اصل جو عقیدہ ہے جو جڑ ہے اس کو تم نے لیا ہی نہیں، سب کا انکار کردیا۔

اب چلے ہو فروع میں دفاع کرنے، اس لئے امت کے لوگو! ہوش کے ناخن لو، اس پر ان لوگوں سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں ہے، ان کے سامنے کھول کر بیان کرو کہ تم جو حنفی ہو تم جھوٹے ہو۔ اسی طرح سے، جس طرح سے نصرانی جھوٹے ہیں، جس طرح یہودی جھوٹے ہیں، جس طرح سے کفار مکہ جھوٹے ہیں، کہتے تھے ہم دین ابراہیمی پر ہیں، نصرانی کہتے تھے کہ ہم دین عیسیٰ پر ہیں۔ اور یہودی کہتے تھے ہم دین موسیٰ پر ہیں، یہ سب کے سب جھوٹے ہیں، یہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر نہیں ہیں۔ یہ عیسیٰ کے دین پر نہیں ہیں۔ یہ موسیٰ کے دین پر نہیں ہیں۔ ابراہیم کے دین پر نہیں ہیں، اسی طرح سے یہ ابوحنیفہ کے مذہب پر نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے گھر سے بنائے ہوئے دین پر ہیں۔

امام اہل السنۃ والجماعۃ کے دین پر تم لوگ نہیں ہو۔ نہ ان کے عقیدے پر ہو نہ ان کے ایمان پر ہو۔ دلائل میں یہ کتابیں موجود ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ اللہ کے نبی کی قبر عرش اعظم سے افضل ہے۔ لیکن حنفیوں کا، دیوبندیوں کا عقیدہ ہے، تم نے اپنی کتاب کے اندر لکھا ہے، المہند علی المفند کے اندر فان البقعة الشريفة والرحبة المنيعة الّتي ضَمَّ اعضاء صلى الله عليه وسلم، افضل مطلقاً حتى من

الكعبة و من العرش و الكرسي.

کہ تم یہ کہتے ہو جو اعضاء نبی ﷺ کے زمین سے مس کئے ہوئے جسم مبارک مٹی سے ملے ہوئے ہیں، وہ افضل ہیں، علی الاطلاق کعبہ سے بھی، عرش سے بھی، کرسی سے بھی۔

استغفر اللہ۔ بتاؤ یہ عقیدہ محمد رسول اللہ نے بتایا تھا، میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ کے نبی جب زندہ تھے، تو حمام میں جاتے تھے کہ نہیں جاتے تھے، تو وہاں بھی جسم مبارک مٹی سے لگتا تھا کہ نہیں لگتا تھا، تو اس کا مطلب ہے، حمام کی زمین بھی افضل ہے کعبہ سے، کرسی، عرش سے۔

اللہ کے عرش سے کیا کہنا چاہتے ہو، ان کے درمیان کون سا عقیدہ پھیلانا چاہتے ہو۔

یہ عقیدہ صحابہ نے بیان کیا ہے؟ تو تم نے یہ عقیدے اپنی کتابوں میں کیوں بیان کئے، کیا امام ابوحنیفہؒ کا یہ عقیدہ تھا، ہرگز ہرگز یہ عقیدہ امام صاحب کا نہیں تھا، تم کہتے ہو

عندنا و عند مشائخنا، يجوز التوسل في الدعوات بالانبياء والصالحين، من الاولياء والشهداء و الصديقين في حياتهم، وبعد وفاتهم بان يقول في دعائه اللّٰهم إني اتوسل اليك بفلانٍ ان تجيب دعوتي و تقضي حاجتي، إلى غير ذٰلك۔

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصلحاء، واولیاء وشہدا وصدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں اور بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے۔

امام صاحب اس کو حرام قرار دے رہے ہیں، کیا تم حنفی ہو، تم پختہ مزارات بناتے ہو، قبریں بناتے ہو، تم عرس کرتے ہو، غیر مقلد امام ابوحنیفہؒ نے منع فرمایا ہے۔

تم قوالیاں کراتے ہو، امام ابوحنیفہ قوالیاں نہیں گواتے تھے۔

تم ناچ کراتے ہو امام صاحب یہ سب نہیں کراتے تھے۔

تم وحدۃ الوجود کے قائل ہو، تم کہتے ہو جو میں ہوں وہ اللہ ہے۔ جو اللہ ہے وہ میں

ہوں۔

یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان اور عقیدہ نہیں تھا۔

دلیل چاہئے تو میرے پاس کتاب موجود ہے۔

تاریخ مشائخ چشت میں۔

ایک بار مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا اعلیٰ حضرت امام امداد اللہ صاحب مکی نے امتحان لیا۔ تو ایک مرتبہ کھانے پر بلایا، قورمہ، تھوڑی دور رکھ، الفاظ دیکھیں، معمولی سالن کا پیالہ تھوڑے قریب کیا۔ میں اپنے حضرت کے ساتھ کھانا کھانے لگا تو اتنے میں حافظ ضامن صاحب تشریف لائے، کوفتوں کا پیالہ مجھ سے دور رکھا ہوا دیکھ کر اعلیٰ حضرت سے فرمایا۔ بھائی صاحب رشید احمد کو اتنی دور ہاتھ بڑھانے میں تکلیف ہوتی ہے، اس پیالہ کو ادھر کیوں نہیں رکھ دیتے۔ اعلیٰ حضرت نے بیساختہ جواب دیا۔ اتنا بھی غنیمت ہے کہ اپنے ساتھ کھلا رہا ہوں، ''جی تو یوں چاہتا ہے کہ چوڑھوں چماروں کی طرح الگ ہاتھ پر روٹی رکھ دیتا۔'' اس فقرہ پر اعلیٰ حضرت نے میرے چہرے پر نظر ڈالی کہ کچھ غصہ تو نہیں آیا۔ الحمدللہ میرے قلب پر کچھ اثر نہ پڑا۔

بے حیا بے غیرت آدمی۔ کیا دل پر اثر پڑے گا، یعنی وہ لوگ جو اپنے مریدوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ پیر جو کچھ کہے اس کو کرو۔ اس پر غصہ نہ ہو۔ بھلے وہ اپنا کلمہ پڑھوائے۔ ایک بزرگ تھے وہ اپنا ہی کلمہ پڑھواتے تھے۔

یہی رشید احمد گنگوہی لیٹر لکھ رہے ہیں کہ:

اگر قبول ہو جائے، اقدام نعلین کی حاضری یہ خلاصہ ہے، نفع وضرر کا التفات نہیں۔ واللہ بعض اوقات اپنے مشائخ کی طرف سے علیحدگی ہو جاتی۔ پس زیادہ عرض کرنا زیادہ گستاخی اور شوم چشمی ہے۔ یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے حساب سے تحریر ہوا ہے، جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہو۔ تیرا ہی ظل ہے، تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔

اور جو میں ہوں، وہ تو ہے، جو تو ہے وہ میں ہوں شرک نہیں ہے۔

مجھے بتاؤ کیا امام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا۔

کہ حمام میں آٹھ آٹھ دن پیشاب اور پاخانے کرنے نہ جاؤ کہ وہاں انوار الٰہی نظر آتے ہیں۔

کیا امام ابوحنیفہؒ کا یہ عقیدہ تھا کہ اشرف علی تھانوی قبروں پہ فاتحہ پڑھنے جائیں تو قبروں سے باقاعدہ آواز آرہی ہے،قبر والوں سے بات ہورہی ہے،انٹرنیٹ کنکشن جڑ گیا ہے کیا بات ہورہی ہے کہ جاؤ جاؤ یہاں کیا فاتحہ پڑھنے آتے ہو۔کسی مردہ پہ جاکر فاتحہ پڑھو،یہاں کیوں آئے ہے۔

یا جنید یا جنید۔

کیا امام ابوحنیفہؒ کا یہ عقیدہ تھا۔

جس طرح سے آج عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے کہتے ہیں کہ مسلمان عیسیٰ کونہیں مانتے ہیں اسی طرح سے آج یہ حنفی کہہ رہے ہیں کہ یہ اہل حدیث ابوحنیفہ کونہیں مانتے ہیں۔

تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم عیسیٰ کے اوپر ایمان نہیں لاتے ،کیا ہم موسیٰ کے اوپر ایمان نہیں لاتے ہیں۔ہم تو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ وموسیٰ پہ ایمان نہ لائیں تو ہمارا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا ہے۔

اس کے بعد بھی وہ ہم پرالزام لگاتے ہیں کہ ہم موسیٰ کونہیں مانتے عیسیٰ کونہیں مانتے۔

آج بھی یہی یہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ کونہیں مانتے ان سے کہو کہ بیٹا،تو پوری بنیاد ہی کھود کر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے آپ کو سب سے بڑا حنفی کہہ رہا ہے،صرف نام رکھ لینے سے کچھ نہیں ہوتا،تم نے ابوحنیفہ کی طرف نسبت اس لئے کی ہے تاکہ تم اس کے پیروں میں،تم ننگا ناچ ناچو۔اگر تم لیبل امام صاحب کا نہیں لگاؤ گے تو کیا ہوگا۔ہر کوئی دوطمانچہ ادھرسے لگائے گا،اور دوطمانچہ ادھر لگائے گا جیسے قادیانیوں کو سب لوگ لگاتے ہیں۔

ایسے ہی ان کو بھی کوئی کہہ سکتا تھا لیکن چونکہ لیبل لگا ہوا ہے۔اس لئے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ ہمیں ان بزرگان دین کی عزت اور تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان جھوٹے مکار اور باطل چہروں کو کھول کر بیان کرنے کی ہم جیسے فقیروں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

وصلی اللہ علی نبینا وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.

☆☆☆

تقاریر معراج ربانی سیریز

صوفی ازم اور اسلام

پانچ مذاہب

کیا نبی ﷺ زندہ ہیں؟

غیب داں کون؟

اولیاء حق و باطل

اطاعت رسول

اسلام اور قبروں کی پوجا

ادارہ دعوۃ الاسلام مئوناتھ بھنجن، یو. پی.

حقیقة الفقه (تحقیق شدہ ایڈیشن)

تصنیف: مولانا محمد یوسف جے پوری

تعلیقات وحواشی: مولانا عبداللطیف اثری

یہ کتاب پون صدی قبل کی تصنیف ہے۔ اس میں فقہ حنفی کے ۶۱۹ مسائل حوالہ کے ساتھ درج ہیں۔ کتاب میں تقلید جامد کے معنی، اس کی ابتداء، اس کی ترقی کے اسباب کو دلنشیں انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تقلید کے مضر اثرات کو بیان کرتے ہوئے قرآن وحدیث صحابہ وتابعین ائمہ اربعہ اور فقہاء علماء کے اقوال سے تقلید کی تردید کی گئی ہے۔

کتاب میں ۱۶۳۷ ایسے مسائل کا بھی تذکرہ ہے جو فقہ حنفی میں موجود ہیں لیکن اس پر عمل موقوف ہے۔

خوبصورت ٹائٹل، عمدہ طباعت مضبوط جلد۔

قیمت صرف۔ -/156 روپئے

فتاویٰ

شیخ الحدیث علامہ محمد اسمٰعیل سلفی گوجرانوالہؒ

تقدیم مولانا محمد الاعظمی

یہ کتاب جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے مشہور سلفی داعی و عالم مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ ہے۔ لیکن یہ کتاب صرف عام فتویٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کی حیثیت تحقیقی مقالہ کی ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل فتاوے اس انداز کے ہیں جس سے فتاوی کی دوسری کتابیں خالی ہیں۔

☆ حدیث ثلاث کذبات کی تحقیق ☆ دیہات میں نماز جمعہ

☆ اہلحدیث نے ترک تقلید کی دعوت کیوں دی؟ ☆ کیا اہلحدیث وہابی ہیں؟

☆ مصاہرت کا تعلق جائز نکاح سے ہے۔ ☆ کیا تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ ہے

☆ داڑھی کا مسئلہ ☆ تحلیل بالحلالۃ درایت کے خلاف ہے۔

☆ تحریک اہلحدیث کی مشکلات و مصائب۔ ☆ رؤیت ہلال اور خبر و شہادت کی بحث۔

☆ کیا جماعت اہلحدیث نے انگریزی حکومت کا ساتھ دیا ہے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کا مفہوم۔ ☆ امام ابو حنیفہؒ کا سیاسی موقف۔

☆ قرآن مجید کی اشعار میں ترجمانی درست ہے، ترجمہ درست نہیں ہے۔

☆ امام ابو حنیفہؒ کے ایک مسئلہ پر امام ابو یوسفؒ کی تنقیدی نظر۔

اس کتاب میں بعض ان تحریروں کا جواب بھی شامل ہے جسے روشن خیال حضرات نے حدیث کی حیثیت کو کم کرنے کے لئے اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھا ہے اور پوری محنت و جانفشانی سے اپنی بات ثابت کرنے کی ناروا کوشش کی ہے۔

اسی طرح یہ کتاب معاصر فرقوں و تحریکوں کی جانب سے سلفی فکر و مسلک پر ہونے والے حملوں کا بھرپور دفاع کا فریضہ بھی انجام دیتی ہے۔ کتاب علماء، طلباء اور باحثین کے لئے ایک علمی تحفہ ہے۔

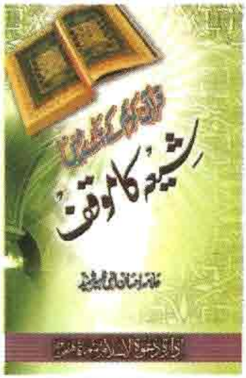
قیمت:-/98 (مجلد)

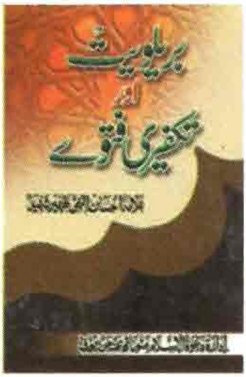
ادارۃ دعوۃ الاسلام کی مطبوعات

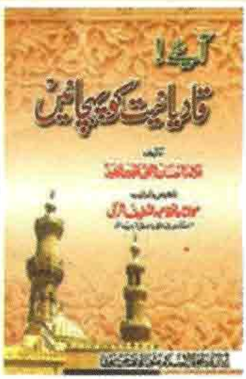
ہماری بعض اہم

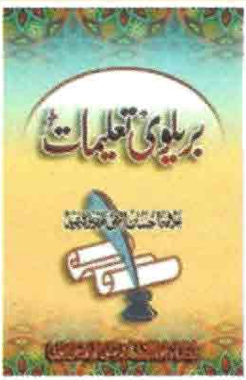
خوبصورت اور معیاری مطبوعات

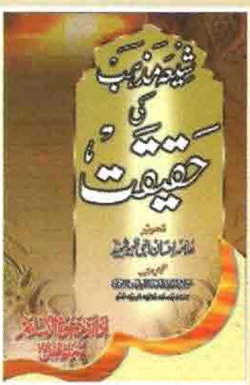
- جاذبِ نظر سرورق
- نفیس کاغذ
- عمدہ طباعت
- معیاری جلد بندی
- مناسب قیمت

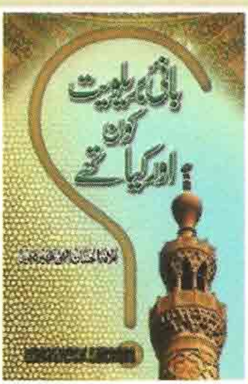












IDARA DAWATUL ISLAM

MAU NATH BHANJAN-275101 (UP)